امام نووی کی چالیس احادیث پر مشتمل کتاب بنام "الاربعین النوویہ" کی اردو زبان میں شرح بنام

شفیقیہ

اردو شرح

الاربعین النوویہ

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے :

مصنف کا تعارف

شارح کا تعارف

عربی متن مع اعراب

عربی متن کا سلیس اردو ترجمہ

راویان احادیث کے حالات

شارح

مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ دہلی

الحمدللہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ و السلام علیك یا رسول اللہ وعلی الك و اصحابك یا حبیب اللہ

شفیقیہ

شرح

الاربعین النوویہ

اس کتاب میں ہے

☆...مترجم کا تعارف ☆...مصنف کا تعارف ☆...عبارت مع اعراب

☆... سلیس اردو ترجمہ ☆...راویوں کے حالات

مصنف

شیخ الاسلام الحافظ الامام محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی (علیہ رحمۃ اللہ القوی)

مترجم: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

ناشر: مکتبۃ دار السنۃ دہلی

کتاب	:	الاربعین النوویہ
مصنف	:	شیخ الاسلام الحافظ الامام محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی (علیہ الرحمۃ)
شرح	:	شفیقیہ
مترجم	:	مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
کمپوزنگ	:	مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
صفحات	:	145
ناشر	:	مکتبۃ دار السنہ (دہلی)
پتہ:	:	(نزد فیضانِ مدینہ، تاج نگری فیس ۲ تاج گنج آگرہ یوپی الہند Pin code: 282001

اس کتاب کو چھپوانے اور حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات اس نمبر پر رابطہ کریں

calling & whats app no: +918808693818

فہرست

مصنف کا تعارُف

نام ونسب

کنیت: اَبُوزَکَرِیَّا۔ لَقَب: مُحی الدِّین۔ نام: یحییٰ بن شَرَف بن مُرِی بن حسن بن حسین بن حِزَام بن محمد بن جُمعہ الحِزامی نَوَوِی حَوْرانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی۔

وِلادت باسعادت وپرورش:

امام نَوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی ولادت باسعادت مُحَرَّمُ الحَرَام کے درمیانی عشرے میں ۶۳۱ ہجری میں دِمَشْق کے ایک علاقے حَوْرَان سے متصل ایک بستی نَوٰی میں ہوئی۔ اسی وجہ سے آپ نَوَوِی کہلائے آپ کے آباء و اَجداد حِزَام سے ہجرت کر کے یہاں آباد ہو گئے تھے۔

تعلیم وتربیت:

شیخ یاسین یوسف مَرَّاکُشِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے پہلی مرتبہ یَحْیٰی بِنْ شَرَف نَوَوِی کو اس وقت دیکھا جب وہ تقریباً دس برس کے تھے۔ بچے انہیں اپنے ساتھ کھیلنے کے لئے بُلا رہے تھے لیکن وہ کھیلنے کو تیار نہ تھے۔ جب بچوں نے زبردستی کی تو وہ روتے ہوئے قرآن پڑھنے لگے۔ میں نے یہ حالت دیکھی تو ان کے استاد سے ملاقات کی اور کہا: اس بچے پر خصوصی توجہ دیجئے! امید ہے کہ یہ اپنے زمانے کا سب سے بڑا عالم وزاہد بنے گا اور لوگ اس سے فیضیاب ہونگے۔ یہ سن کر استاد نے کہا: کیا تم نجومی ہو؟ (جو آیندہ کی خبر

دے رہے ہو) میں نے کہا: میں نجومی نہیں ہوں بلکہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے کہلوایا میں نے وہی کہا ہے۔ اس کے بعد استاد ان کے والد صاحب سے ملے اور انہیں (امام) نووی کے متعلق بتایا تو انہوں نے اپنے فرزند کی تعلیم وتربیت پر خاص توجہ دی۔ اوراس بات کی شدید حرص کی کہ میرا بیٹا بالغ ہونے سے پہلے پہلے قرآن کریم ناظرہ ختم کرلے اور پھر واقعی امام نووی نے بالغ ہونے سے پہلے ہی ناظرہ قرآن پاک ختم کرلیا۔

راہِ علم میں مشقتیں:

آپ ۶۵۹ہجری میں دِمشق آئے اور یہاں شافعی مذہب کی کتاب(تَنْبِیْہ) ساڑھے چار ماہ میں حفظ کرلی اور شافعی مذہب کے بقیہ مسائل کی کتب اسی سال کے بقیہ حصہ میں پڑھیں۔ آپ دن رات میں مختلف علوم وفنون کے بارہ(۱۲) اسباق مختلف اساتذہ سے اچھی طرح سمجھ کر پڑھتے۔ زمانہ طالب علمی میں اس قدر مشقت برداشت کی کہ دوسال تک آرام کے لئے پہلو زمین پر نہ لگایا۔

زُہد و تقوی:

آپ صرف ایک مرتبہ عشاء کے بعد تھوڑا سا کھانا کھاتے اور سحری کے وقت صرف پانی پیتے۔ برف کا ٹھنڈا پانی نہ پیتے حالانکہ وہاں کے لوگوں میں اس کا عام رواج تھا ۔ آپ نے بالکل سادہ زندگی گزاری، بہت سادہ موٹا لباس پہنتے۔ دمشق کے پھل کبھی نہ کھاتے، جب وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ یہاں کے اکثر باغات او قاف اور ان اَملاک سے متعلق ہیں جن میں ہر کسی کو تصرف کی اجازت نہیں ہوتی اور یہ پھل شبہ سے خالی نہیں ہوتے پھر

میرا دل کیسے گوارہ کر سکتا ہے کہ میں انہیں کھاؤں۔

عَلَّامَہ رَشِیْدُالدِّیْن حَنْفِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جب میں نے امام نَوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو دیکھا کہ دُنیوی آسائشوں سے بالکل دور رہتے اور انتہائی سخت مُجَاہَدَات کرتے ہیں تو میں نے ان سے کہا: مجھے خوف ہے کہ کہیں آپ ایسی بیماری میں مبتلا نہ ہو جائیں جو آپ کو دینی خدمات سے روک دے۔ آپ نے فرمایا: فلاں شخص نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اتنی عبادت کی کہ اس کی ہڈیاں خشک ہو گئیں۔ یہ سن کر میں سمجھ گیا کہ انہیں ہماری دنیا سے کوئی غرض نہیں۔ اِنہیں اِن کے حال پر چھوڑ دینا چاہئے ۔ جب آپ کے پاس کوئی اَمْرَد (خوبصورت لڑکا) پڑھنے کے لئے آتا تو آپ منع کر دیتے۔(تہذیب الاسماء ا۔۱۴)

امام نَوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تین ایسی عظیم خوبیاں عطا فرمائی تھیں کہ اگر اُن میں سے کوئی ایک خوبی بھی کسی میں پائی جائے تو وہ اس لائق ہو کہ دور دراز سے سفر کر کے اس کی زیارت کی جائے۔(۱)علم و عمل(۲)زُہد و تقویٰ(۳)اَمْرٌبِالْمَعْرُوف ونَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر(یعنی نیکی کی دعوت دینااور برائیوں سے منع کرنا)۔

آپ حصولِ علم میں مشغولیت کے ساتھ ساتھ نوافل، مسلسل روزے، زُہد ووَرَع ،عبادت وریاضت میں اپنے استاد کی پیروی کرتے ،استاد کے وصال کے بعد عبادت وریاضت میں آپ کا اِشْتِغَال مزید بڑھ گیا تھا۔

خوفِ خدا :

اَبُوعَبْدُاللہ بِنْ اَبُوالْفَتْح حَنْبَلِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ ایک رات

میں نے جامعِ دمشق میں امام نَوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو ایک ستون کے پیچھے اندھیرے میں انتہائی خشوع سے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ پر غَم و حُزن کی کیفیت طاری تھی اور بار بار یہ آیتِ کریمہ پڑھ رہے تھے۔

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ (پ۲۳، الصّٰفّٰت: ۲۴) ترجمۂ کنز الایمان: اور انہیں ٹھہراؤ، اُن سے پوچھنا ہے۔

ان کی درد بھری آواز میں قرآن کریم کی تلاوت سن کر مجھے ایسی روحانیت نصیب ہوئی کہ جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی بہتر جانتا ہے۔

عاجِزی واِنکساری:

آپ کی طبیعت میں عاجزی واِنکساری تھی۔ حُبِّ جاہ سے خوب بچتے تھے۔ آپ نے اپنے شاگردوں سے کہہ رکھا تھا کہ سب ایک ساتھ مل کر میرے پاس نہ آیا کرو کہیں طلباء کی کثرت کی وجہ سے میں حُبِّ جاہ میں مبتلا نہ ہو جاؤں کیونکہ نفس تو لوگوں کے ہجوم سے خوش ہوتا ہے۔

لوگ بادشاہوں سے ملنا اپنے لئے بہت بڑا انعام سمجھتے ہیں۔ لیکن آپ اُمراء و حُکّام سے ہمیشہ دور رہتے۔ ایک مرتبہ آپ صحنِ مسجد میں درس دے رہے تھے اتنے میں اطلاع ملی کہ بادشاہ مسجد میں نماز کے لئے آرہا ہے آپ فوراً درس موقوف کر کے وہاں سے چلے گئے اور پھر پورا دن اس مسجد میں نہ آئے تا کہ بادشاہ سے ملاقات نہ کرنی پڑے۔

تختِ سکندری پر وہ تھوکتے نہیں ہیں
بستر لگا ہوا ہے جن کا تیری گلی میں

علمِ طِب کیوں چھوڑا؟

اِمام نَوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مجھے علمِ طِبّ کا شوق ہوا چنانچہ، میں نے اَلقَانُون فِی الطِّب کتاب خریدی اور ارادہ کر لیا کہ اس علم میں خوب کوشش کرونگا۔ بس اسی دن سے میرے دل پر تاریکی چھاگئ اور کئی دن تک میری یہ حالت رہی کہ کسی بھی چیز میں دل جمعی نصیب نہ ہوتی۔ میں اس صورتِ حال سے بہت پریشان ہوا اور سوچنے لگا کہ میری یہ حالت کس وجہ سے ہوئی ہے؟ پھر مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اِلہام ہوا کہ اس کا سبب مُرَوَّجَہ علمِ طِب میں تیری بے جا مشغولیت ہے پس میں نے فوراً وہ کتاب فروخت کر دی اور اپنے گھر سے ہر وہ چیز نکال دی جس کا تعلق طب سے تھا۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہوا کہ میرا دل روشن ہو گیا اور میری پہلی والی کیفیت لوٹ آئی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِبلیس لعین کا حملہ :

امام نَوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مجھے بخار تھا اور میں اپنے والدین و دیگر احباب کے ساتھ سویا ہوا تھا۔ رات کے پچھلے پہر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے شفا عطا فرمائی تو میں اپنے آپ کو پُر سکون محسوس کرنے لگا۔ پھر میں ذکرِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مصروف ہو گیا، کبھی کبھی میری آواز کچھ بلند ہو جاتی تھی۔ اتنے میں میں نے ایک خوبصورت بزرگ کو

حوض پر وضو کرتے دیکھا وضو سے فراغت کے بعد وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا: میرے بچے! تو ذکرِ الٰہی موقوف کر دے کیونکہ اس طرح تیرے والدین اور دیگر گھر والوں کو تکلیف ہو گی۔ میں نے کہا: اے شیخ! تو کون ہے ؟ کہا: اس بات کو چھوڑ کہ میں کون ہوں ؟ بس میں تیرا خیر خواہ ہوں۔ یہ سن کر میرے دل میں یہ بات آئی کہ یہ ضرور ابلیس لعین ہے۔ میں نے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم پڑھی اور پھر بلند آواز سے ذکر کرنے لگا۔ اب ابلیس لعین مجھ سے دور ہوا اور دروازے کی طرف چلا گیا۔ اتنے میں میرے والدِ محترم اور دوسرے لوگ جاگ گئے۔ میں دروازے کی طرف گیا تو اسے بند پایا، ہر طرف دیکھا لیکن مجھے وہاں کوئی نظر نہ آیا۔ میرے والد صاحب نے پوچھا: اے یحیٰ، میرے بچے! کیا ہوا؟ میں نے صورتِ حال بتائی تو سب کو تعجب ہوا۔ اور پھر ہم سب مل کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے لگے۔

وقت کی قدر:

وقت کے قدر دان کبھی بھی اپنا وقت ضائع نہیں کرتے۔ امام نَوَوِی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی کبھی بھی اپنا وقت ضائع نہ کرتے تھے نہ دن میں نہ رات میں حتیٰ کہ راستے میں آتے جاتے ہوئے بھی کسی کتاب کا مطالعہ یا تکرار جاری رکھتے۔ اس طرح آپ نے کئی سال تحصیلِ علم میں گزارے۔ آپ نے اوقات کی تقسیم بندی کی ہوئی تھی۔ تمام وقت خیر کے کاموں میں ہی صرف ہوتا تھا۔ تصنیف و تالیف، تدریس، نوافل، تلاوتِ قرآن، اُمورِ آخرت میں غور و فکر، اور اَمْرٌ بِالْمَعروف و نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَر (یعنی نیکی کی دعوت دینے اور برائیوں سے منع

کرنے) کے لئے آپ کے اوقات مقرر تھے۔

وُسعتِ مطالعہ :

امام نَوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے کثرتِ مطالعہ کا اندازہ اس واقعہ سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ علامہ کمال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ﴿اَلْبَدْرُ السَّافِر وَتُحْفَۃُ الْمُسَافِر﴾ میں فرماتے ہیں: ایک مرتبہ امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوالِی کی مشہور کتاب اَلْوَسِیْط میں کسی مسئلے پر امام نَوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے میرا اختلاف ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم مجھ سے اس کتاب کے مسئلے میں جھگڑتے ہو جس کا میں نے چار سو مرتبہ مطالَعہ کیا ہے !

نامی کوئی بغیر مشقت نہیں ہوا
سو بار کٹا جب عقیق تب نگیں ہوا

آپ نے علمِ فقہ ابو ابراہیم اسحاق بن احمد بن عثمان مَغْرِبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے حاصل کیا آپ ان کا بہت زیادہ ادب واحترام کرتے۔ انہیں وضو و طہارت کے لئے پانی بھر کر دیا کرتے۔ آپ ان سے جو کتب پڑھتے زمانۂ طالب علمی میں ہی ان کی شرح لکھتے اور مشکل مقامات حل کرتے۔ جب استاد نے آپ کی علمی کوششیں اور دنیا سے بے رغبتی دیکھی تو آپ پر خصوصی شفقت فرمائی اور آپ کو اپنے حلقے کا مُعِیْدُالدَّرْس بنالیا۔یعنی آپ استاد سے پڑھا ہوا سبق حلقے میں دُہرایا کرتے۔

امام نووی کی چند مشہور کُتُب:

(۱) ریاض الصالحین (۲) کتاب الاذکار (۳) شرح البخاری (۴) المنهاج شرح صحیح مسلم

(۵)نکت التنبیه(۶)الایضاح فی مناسک الحج (۷)التبیان فی آداب حملة القرآن(۸) تحفة الطالب النبیه(۹)تنقیح شرح الوسیط(۱۰)نکت علی الوسیط(۱۱) التحقیق(۱۲)مهمات الاحکام (۱۳) العمدة فی تسهیل التنبیه(۱۴)التحریر فی لغات التنبیه(۱۵)المنتخب(۱۶)دقائق الروضة(۱۷)طبقات الشافعیه (۱۸) مختصر الترمذی(۱۹)قسمة القناعة (۲۰) مناقب الشافعی (۲۱) التقریب فی علم الحدیث(۲۲)املاء حدیث انما الاعمال بالنیات(۲۳)مختصر مبهمات الخطیب(۲۴) شرح سنن ابی داود(۲۵) رؤوس المسائل (۲۶)الاصول والضوابط(۲۷)الاربعین(۲۸)مختصر التنبیه (۲۹)المسائل المنثوره (۳۰)نکت المهذب(۳۱)المنهاج مختصر المحرر(۳۲)مختصر التبیان (۳۳)جزء فی الاستسقاء(۳۴) بستان العارفین (لم یتم) (۳۵)تهذیب الاسماء واللغات (۳۶)الخلاصة فی الحدیث (۳۷)الارشاد(۳۸)المجموع شرح المهذب(۳۹)جزء فی القیام لاهل الفضل۔

بیماری پر صبر:

جب آپ اپنے والد صاحب کے ساتھ حج کے لئے حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن روانہ ہوئے تو آپ کو بخار آگیا جو عَرَفَہ تک جاری رہا لیکن اس شدید تکلیف کے باوجود آپ نے کبھی بھی بے صبری کا مظاہرہ نہ کیا۔ زیارتِ حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن کے بعد جب آپ دِمَشْق آئے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ پر علم کی برسات فرمادی آپ کو دو مرتبہ حج کی سعادت نصیب ہوئی۔

تعظیمِ اولیا:

امام نَوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کا ذکر نہایت ادب واحترام اور تعظیم کے ساتھ کرتے اور ان کے فضائل و مناقب بیان فرماتے۔

متعلقین کے لئے خوشخبری:

ایک مرتبہ امام نووی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے رُفقاء نے آپ سے عرض کی: بروزِ قیامت ہمیں بھول نہ جانا۔ آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے وہاں کوئی مقام ومرتبہ عطا فرمایا تو میں اس وقت تک جنت میں نا جاؤں گا جب تک اپنے جاننے والوں کو جنت میں داخل نہ کروالوں۔

باادب بانصیب:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شیخ حضرتِ سَیِّدُنا کمال اِرْبِلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے ایک بار اپنے ساتھ کھانے کیلئے بلایا تو آپ نے عرض کی: یَا سَیِّدِی! میری معذرت قبول فرمایئے کیونکہ میرے ساتھ ایک عذر ہے۔ شیخ نے معذرت قبول فرمالی۔ بعد میں کسی نے پوچھا کہ آپ کے ساتھ کیا عُذر تھا۔ فرمایا: مجھے خوف تھا کہ کھانے کے دوران شیخ کسی لقمے کو کھانے کا ارادہ فرمائیں اور لاعلمی میں، میں اسے کھا جاؤں۔ (اور یوں مجھ سے بے ادبی صادر ہو جائے) (لواقح الانوار القدسیۃ فی بیان العھود المحمدیۃ ص۳۱)

ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے کسی مالکی شخص نے بحث کی اور سختی سے پیش آیا مگر آپ نے کوئی جوابی کاروائی نہ کی۔ جب کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا: اس کے امام میرے امام کے شیخ ہیں اس لئے اس کے ساتھ ادب سے پیش آنا اس کے امام کے ساتھ ادب سے پیش آنے کی مانند ہے۔ (المنن الکبری ۲۷۶)

اِمام نووی کی کرامات:

آپ کے والدِ محترم حضرتِ سَیِّدُنا شَرَف بن مُرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں :میرے بیٹے کی عمر تقریباً سات سال تھی رمضانُ المبارَک کی ستائیسویں شب وہ میرے ساتھ سویاہوا تھا کہ اچانک اٹھ بیٹھااور مجھے جگا کر کہا: اے میرے والد محترم! یہ نور کیسا ہے جس نے پورے گھر کو روشن کر دیاہے ؟ آواز سن کر سب گھر والے جاگ گئے لیکن ہم میں سے کسی کو بھی کوئی روشنی نظر نہ آئی۔ میں سمجھ گیا آج شبِ قدر ہے۔(اور میرے بیٹے پر اس کی نشانی ظاہر ہو گئی ہے)۔

انوکھے درندے:

ملکِ شام کے گورنر نے جامع اُمَوِی کے خزانے میں رکھی ہوئی کتابیں بِلادِ عجم میں منتقل کرنے کا ارادہ کیاتو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے سختی سے منع فرمایا۔ گورنر کو غصہ آگیا اور اس نے آپ کو پکڑنا چاہا۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کے فرش پر درندوں کی بنی ہوئی تصویروں کی طرف اشارہ کیاتو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت سے ان تصویروں نے اصلی درندوں کا روپ دھار لیااور وہ انوکھے درندے گورنر پر حملے کے لئے تیار ہوگئے یہ دیکھ کر گورنر اوراس کے ساتھی وہاں سے بھاگ گئے پھر اس گورنر نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے معافی مانگی اور قدم بوسی کی۔(المنن الکبری، ص۱۶۱)

مرض جاتا رہا:

شَیْخ وَلِیُ الدِّیْن اَبُوالْحَسَن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ میں نِقْرِس (یعنی پاؤں کے جوڑوں میں درد) کے مرض میں مبتلا ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور صبر کی تلقین کرنے لگے۔ جیسے جیسے وہ صبر کے متعلق بیان فرما رہے تھے میرا مرض دور ہو رہا تھا یہاں تک کہ درد بالکل ختم ہو گیا۔ میں سمجھ گیا کہ یہ امام نَوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی برکت سے ہوا ہے۔

راتوں رات رَوَاحِیَہ سے مکہ مکرمہ:

مُدَرَسہ رَوَاحِیَہ کے بَوّاب (چوکیدار) کا بیان ہے کہ ایک رات میں نے امام نَوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو مدرسے سے باہر جاتے ہوئے دیکھا تو میں بھی ان کے پیچھے چل دیا۔ جب آپ دروازے کے قریب پہنچے تو دروازہ بغیر چابی کے خود بخود کھل گیا اور آپ باہر تشریف لے گئے۔ میں بھی آپ کے پیچھے چلتا رہا۔ کچھ ہی دیر میں ہم مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ آپ نے طواف و سعی کی، پھر دوبارہ طواف کیا اور واپس چل دیئے میں بھی آپ کے پیچھے چلتا رہا اور کچھ ہی دیر میں ہم رَوَاحِیَہ پہنچ گئے۔

دل کی بات جان لی:

شَیْخ اَبُو الْقَاسِم مِزِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ مِزَّہ میں بہت سارے جھنڈے لہرائے جا رہے ہیں اور خوشی کا سماں ہے۔ میرے پوچھنے پر بتایا گیا کہ آج رات یَحْیٰ بِن شَرَف نَوَوِی کو قطب بنایا جائیگا۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ یَحْیٰ نَوَوِی کون

ہیں اور نہ ہی میں نے کبھی یہ نام سنا تھا۔ چنانچہ، میں ان کی تلاش میں دِمَشْق پہنچا وہاں جا کر معلوم ہوا کہ یَحْیٰ بِنْ شَرَف نَوَوِی یہاں کے استاذُ الحدیث ہیں۔ جب میں ان کے پاس پہنچا تو مجھ سے فرمایا: میرا راز اپنے پاس ہی رکھنا کسی کو نہ بتانا۔

وِصالِ پُر مَلال:

آپ نے اپنی زندگی کا اکثر حصہ دِمَشْق میں گزارا جہاں آپ تعلیم و تصنیف، نفلی عبادت، تدریس اور اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی نیکی کی دعوت دینے اور برائیوں سے منع کرنے) میں مشغول رہے۔ زندگی کے آخری ایام میں اپنے آبائی گاؤں نویٰ جانے سے پہلے دمشق میں مدفون اپنے تمام شیوخ واساتذہ کے مزارات پر حاضری دی اور اپنے متعلقین سے ملاقات کی۔ نویٰ جاکر آپ بیمار ہوئے اور بدھ کی رات ۲۴ رَجَبُ الْمُرَجَّب ۶۷۶ ہجری میں یہ عظیم مُحدّث اس دنیائے فانی میں اپنی زندگی کے تقریباً ۴۴ سال ۶ ماہ گزار کر دائمی و اُخْرَوِی منزل کی جانب کوچ کر گئے اور یوں گلشنِ اسلام میں ایک اور گُلِ زیبا کی کمی ہوگئی لیکن اس کی خوشبو سے آج بھی عالَمِ اسلام مُعَطَّر و مُعَنْبر ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اسلام کا بہت بڑا سرمایہ تھے۔ آپ کی وفات کا مسلمانوں کو بہت غم ہوا، اپنے پرائے سب ہی پر اُداسی چھاگئی۔ آپ کا مزار پُر اَنوار آپ کے آبائی گاؤں نَویٰ میں ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نفس کی مخالفت پر انعامِ خداوندی :

جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو سیب کھانے کی شدید خواہش ہوئی۔جب سیب لائے گئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نہ کھائے ۔بعدِ وصال اہلِ خانہ میں سے کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپکے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے تمام اعمال قبول فرمالئے اور میری مہمان نوازی کی گئی اور مجھے سب سے پہلے جو چیز کھانے کو دی گئی وہ سیب تھے۔

وَلی کی بے ادبی کا انجام:

ایک شخص اِمام نووی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی قبر پر آیااور ہاتھ سے اشارے کرکے کہنے لگا: تم وہی ہو جو امام اَوْزَاعی سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ میں اس مسئلہ میں یہ کہتا ہوں ابھی وہ شخص اپنی جگہ سے کھڑا ابھی نہ ہوا تھا کہ اسکے پاؤں پر بچھو نے ڈنک مار دیا۔(اور یوں اسے ایک ولی کی گستاخی کی سزا ملی۔

بِلّی نے زبان کھینچ لی:

ایک شخص آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خلاف بہت زیادہ باتیں کیا کرتا تھا جب اس کا انتقال ہوا تو جس جگہ اسے غسل دیا جارہا تھا وہاں ایک بلّی آئی اور اس کی زبان کھینچ لی۔ اس طرح یہ واقعہ لوگوں کے لئے عبرت بن گیا۔

اللہ پاک ہمیں اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی گستاخی و بے ادبی سے محفوظ رکھے۔ ان کے فُیُوض و برکات سے مُستَفِیض فرمائے۔ ان کے صدقے ہمیں دینِ متین کی خوب خوب خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ملخصا از منہاج السوی فی ترجمۃ الامام النووی ملحق تہذیب الاسماء واللغات)

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مترجم کا تعارف

نام محمد شفیق خان، والد کا نام محمد شریف خان ہے، سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانئ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے ۲۰۰۴ء میں بیعت ہونے کی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ عطاری لکھتے ہیں، آپ کی ولادت قصبہ لَلَوْلِی ضلع فتح پور ہنسوا صوبہ یوپی ہند میں ہوئی، آپ کی تاریخِ پیدائش ۱۰ جون ۱۹۸۶ء ہے۔

مولانا نے ابتداءً ہندی انگلش کی تعلیم حاصل کر کے سن ۲۰۰۰ء میں AC کا کام سیکھنے اور کرنے کے لئے بمبئی چلے گئے تھے اور وہاں پر ۴ سال قیام کیا پھر ۲۰۰۴ء میں اپنے وطن لوٹے، اور وطن میں ہی دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ملا، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد مختلف کورسز کئے اور ۲۰۰۶ء میں اپنے ہی علاقہ کے دار العلوم بنام جامعہ عربیہ گلشنِ معصوم قصبہ للولی میں قاری اقبال احمد عطاری سے قرآنِ پاک ناظرہ اور حضرت مولانا عتیق الرحمٰن مصباحی سے درسِ نظامی کے درجۂ اولی اور کچھ درجۂ ثانیہ کی کتابیں پڑھی، اس کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے چریاکوٹ ضلع مؤ تشریف لے گئے اور وہاں درجۂ ثانیہ مکمل کرنے کے بعد اہلسنت کے عظیم علمی ادارے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں مطلوبہ درجۂ ثالثہ کا ٹسٹ دیا اور بفضلہ تعالی کامیاب ہونے کے بعد درجۂ ثالثہ وہیں پڑھی، پھر درجۂ رابعہ دار العلوم غوثیہ (جو ضلع اعظم گڑھ کے گاؤں سَریّا میں واقع

ہے)میں مکمل کی پھر اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ عطار نیپال گنج، نیپال میں داخلہ لیااور درجۂ خامسہ سے دورۂ حدیث تک کی تعلیم وہیں مکمل فرمائی، ۲۰۱۴ء میں فراغت کے بعد تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لے گئے اور ایک سال وہاں تدریس فرمائی، پھر مزید تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز کے حکم پر بنگلہ دیس کے دار الحکومت ڈھاکہ کے جامعۃ المدینہ تشریف لے گئے،اور وہیں پر دعوتِ اسلامی کے جامعات کے درجۂ ثانیہ میں چلنے والی علمِ صرف کی کتاب بنام مراح الارواح کی اردو شرح بنام **شفیق المصباح** تصنیف فرمائی۔

اس کے بعد پھر جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لاکر درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ موصوف کو بے بہا برکات و ثمرات سے نوازے اور اس کارہائے نمایہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا کر کے موصوف کے لئے توشۂ آخرت بنائے آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

مترجم کی اصلاحی کتب

1☆...مافعل اللہ بک(حصہ اول)
2☆...مافعل اللہ بک(حصہ دوم)
3☆...مافعل اللہ بک(حصہ سوم)
4☆...میری سنت میری امت
5☆...کیا حال ہے؟
6☆...موت کے وقت
7☆...عقائد کی حکمتیں
8☆...پانچ نمازوں کی حکمت

9☆... قرآنی سورتوں کے مضامین
10☆... سب سے پہلے سب سے آخر
11☆... جانشینِ انبیاء کا مختصر تعارف
12☆... قصور کس کا؟
13☆... نصاب مسائلِ نماز
14☆... خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی جلد اوّل
15☆... خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی جلد دوم
16☆... خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی جلد سوم
17☆... تدریس کے ۲۶ طریقے
18☆... رفیق التدریس
19☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے
20☆... فیضانِ قرآن کورس
21☆... فیضانِ شریعت کورس
22☆... آسان فرض علوم
23☆... آسان خطباتِ محرم
24☆... تنظیمی نصاب
25☆... اعلیٰ حضرت کا چرچا رہے گا
26☆... آسان حنفی نماز (ہندی)
27☆... عیدِ میلاد النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کیوں اور کیسے؟
28☆... محمد اور احمد کے اسرار
29☆... مدینہ جانا کیوں ضروری ہے؟
30☆... ایک سے دس تک
31☆... نکتے ہی نکتے
32☆... امتِ محمدیہ کے سوالات اور قرآنی جوابات
33☆... کامیابی کے دس اصول
34☆... درسِ تصوف
35☆... علماء کو اتنی فضیلت کیوں ملی؟
36☆... درود کی حکمتیں
37☆... چاند کی گواہی

مترجم کی درسی کتب

1☆... شَفِیْقُ الْمِصْبَاح شرح مَرَاحُ الْاَرْوَاح
2☆... شَفِیْقِیَّہ شرح اَلْاَرْبَعِیْنَ النَّوَوِیَّہ

3☆... شَفِيْقُ النَّحْولحل خُلَاصَةِ النَّحْو (حصہ اول) 4☆... نُوْرُ الْمُغِيْث شرح تَيْسِيْرِ مُصْطَلَحِ الْحَدِيْث

5☆... شَفِيْقُ النَّحْولحل خُلَاصَةِ النَّحْو (حصہ دوم) 6☆... القول الاظہر شرح الفقہ الاکبر

7☆... شَارِقُ الْفَلَاح شرح نُوْرُ الْاِيْضَاح 8☆... عِرْفَانُ الْآثَار شرح مَعَانِي الْآثَار

9☆... عِنَايَةُ الْحِكْمَت لِحَلِّ بِدَايَةُ الْحِكْمَت 10☆... خَلِيْلِيَّه شرح مُنَاظَرَةُ رَشِيْدِيَّه

11☆... كَلَامُ الْوِقَايَه شرح شَرْحُ الْوِقَايَه 12☆... رَحْمَةُ الْبَارِى شرح تَفْسِيْرُ الْبَيْضَاوِى

13☆... مُخْتَارُ التَّاوِيْل شرح مَدَارِكُ التَّنْزِيْل 14☆... اَلدَّلَالَةُ الشَّاهِدَة شرح اَلْبَلَاغَةُ الْوَاضِحَة

15☆... اَلْمُعْتَبَرُ الْمُعْتَرَف لحل الْمُعْتَقَدِ الْمُنْتَقَد 16☆... سَلِيْمُ النَّظَر شرح نُزْهَةُ النَّظَر

17☆... شَفِيْقُ النُّعْمَانِ لِحَلِّ شَرْحِ الْجَامِي 18☆... عَطَايَةُ الْحِكْمَت شرح هِدَايَةُ الْحِكْمَت

19☆... نحو کے دلچسپ سوالات 20☆... صرف کے دلچسپ سوالات

21☆... تسلیم التوقیت

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ   و علی الک و اصحابک یا حبیب اللہ

مُقَدَّمَةُ الْمُؤَلِّفِ

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ (الحشر:۷)

ترجمہ کنز الایمان: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ترجمہ کنز الایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ قَيُّوْمِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرَضِيْنَ، مُدَبِّرِ الْخَلَائِقِ أَجْمَعِيْنَ، بَاعِثِ الرُّسُلِ ﴿صَلَوَاتُهُ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ﴾ إِلَى الْمُكَلَّفِيْنَ لِهِدَايَتِهِمْ وَبَيَانِ شَرَائِعِ الدِّيْنِ، بِالدَّلَائِلِ الْقَطْعِيَّةِ، وَوَاضِحَاتِ الْبَرَاهِيْنَ، أَحْمَدُهُ عَلَى جَمِيْعِ نِعَمِهِ، وَأَسْأَلُهُ الْمَزِيْدَ مِنْ فَضْلِهِ وَكَرَمِهِ، وَأَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ، الْكَرِيْمِ الْغَفَّارِ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَحَبِيْبُهُ وَخَلِيْلُهُ أَفْضَلُ الْمَخْلُوْقِيْنَ، الْمُكَرَّمُ بِالْقُرْآنِ الْعَزِيْزِ الْمُعْجِزَةِ الْمُسْتَمِرَّةِ عَلَى تَعَاقُبِ السِّنِيْنَ، وَبِالسُّنَنِ الْمُسْتَنِيْرَةِ لِلْمُسْتَرْشِدِيْنَ ، وَسَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ الْمَخْصُوْصُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَسَمَاحَةِ الدِّيْنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ وَعَلَى سَائِرِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَآلِ كُلٍّ وَسَائِرِ الصَّالِحِيْنَ۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جو تمام عالم کا رب ہے، آسمانوں اور زمینوں کا سنبھالنے والا ہے، تمام مخلوق کی تدبیر کرنے والا ہے، قطعی دلائل اور واضح براہین کے ساتھ بندوں کی ہدایت اور دین و شریعت کی وضاحت کے لئے بندوں کی جانب رسولوں کو بھیجنے والا ہے، میں اللہ کی تمام نعمتوں پر اس کی تعریف کرتا ہوں، اور میں اللہ سے اس کا مزید فضل وکرم مانگتا ہوں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس واحدِ قہار، کریم و غفار کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول اور حبیب اور دوست ہیں، (محمد ﷺ) مخلوق میں سب سے افضل ہیں، (محمد ﷺ) کو اس قرآن کے ذریعہ عزت دی گئی جو غالب، صدیاں گزرنے کے باوجود ایک باقی رہنے والا معجزہ ہے، اور (محمد ﷺ کو عزت دی گئی) ان سنن کے ذریعہ جو رشد و ہدایت کے متلاشیوں کے لئے نور ہیں، اور ہمارے سردار محمد ﷺ وہ ہیں جن کو جامع کلمات اور آسان دین کے ساتھ خاص کیا گیا (عطا کیا گیا)، اللہ کی رحمت اور اس کی سلامتی ہو محمد ﷺ پر اور تمام انبیاء و مرسلین پر اور ہر ایک کے آل پر اور تمام نیک بندوں پر۔

حلِّ لغات: ۔اُتِیَ: ماضی، افعال، مہموز و ناقص، عطا کرنا۔اَلْمُکَلَّفِیْنَ : جمع، اسمِ مفعول، تفعیل، دشوار کام کا حکم دینا، مراد بندے۔شَرَائِع: شَرِیْعَۃ کی جمع، اللہ کے مقرر کئے ہوئے احکام۔نِعَمٌ: نِعْمَۃ کی جمع، رزق وغیرہ کا انعام۔اَلْمُسْتَمِرَّۃ : اسمِ فاعل، استفعال، مضاعف، گزرنا۔اَلْمُسْتَنِیْرَۃ: اسمِ فاعل، استفعال، اجوف، روشن ہونا۔

أَمَّا بَعْدُ: حمد وصلاۃ کے بعد

فَقَدْ رُوِيْنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ وَعَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ مِنْ طُرُقٍ كَثِيْرَاتٍ بِرِوَايَاتٍ مُتَنَوِّعَاتٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثاً مِنْ أَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ)

("شعب الإيمان"، السابع عشر من شعب الإيمان، فصل في فضل العلم وشرفه، ر:١٧٢٥، ٢/٢٧٠، بتغير ما.)۔

ترجمہ: پس علی بن ابی طالب اور عبد اللہ ابن مسعود اور معاذ بن جبل اور ابو درداء اور ابن عمر اور ابن عباس اور انس بن مالک اور ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم نے ہمیں کثیر طرق وروایاتِ متنوعہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (جس نے میری امت کے لئے میری امت کے دین کے معاملہ کی چالیس حدیثیں یاد کرلی اللہ عزوجل اسے قیامت کے دن فقہاء اور علماء کے زمرے میں اٹھائے گا)۔

وَفِي رِوَايَةٍ: ﴿بَعَثَهُ اللهُ فَقِيْهاً عَالِماً﴾

("ميزان الاعتدال"، حرف العين، من اسمه عمر، ر:٦٥٨٤، ٣/١٩٨.)۔

ترجمہ: اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ اللہ عزوجل اسے اس حال میں اٹھائے گا کہ وہ فقیہ وعالم ہوگا۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الدَّرْدَاءِ: ﴿وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعاً وَّشَهِيْداً﴾

("شعب الإيمان"، السابع عشر من شعب الإيمان، فصل في فضل العلم وشرفه، ر:١٧٢٦ـ٢/٢٧٠.)

ترجمه: اور ابو درداء کی روایت میں ہے کہ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) میں اس کے لئے قیامت کے دن شفاعت کرنے والا اور گواہ ہوں گا۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: ﴿قِيْلَ لَهُ: أُدْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ﴾

("حلية الأولياء"، زر بن حبيش، ر:٥٢٨٠، ٤/٢١٠.)۔

ترجمه: اور ابنِ مسعود کی روایت میں ہے کہ (اس شخص سے کہا جائے گا تو جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جا)۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ: ﴿كُتِبَ فِي زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِي زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ﴾

("العلل المتناهية"، كتاب العلم، أبواب ما يتعلق بالحديث، باب ثواب من حفظ أربعين حديثاً، ر:١٧٧، ١/١٢٤.)

ترجمه: اور ابنِ عمر کی روایت میں ہے کہ (اس کو علماء کے زمرے میں لکھا جائے گا اور اس کو شہداء کے زمرے میں اٹھایا جائے گا)۔

حلِّ لغات: ـرُوِّيْنَا :ماضی مجہول، ض، لفیف، روایت کرنا۔ مُتَنَوِّعَات :اسمِ فاعل، تفعّل، اجوف، قسم قسم، الگ الگ۔

وضاحت: حضرتِ سیّدُنا شیخ عبد الحق مُحَدِّث دہلوی علیہ رحمۃ القوی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: "علماء کرام فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اِرشاد سے مُراد و مقصود لوگوں تک چالیس اَحادیث کا پہنچانا ہے۔ چاہے وہ اسے یاد نہ بھی ہوں اور اِن کا معنیٰ بھی اِسے معلوم نہ ہو۔" (اشعة اللمعات، ج١، ص١٨٦)

مُفَسِّر شہیر حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "اِس حدیث کے بہت پہلو ہیں؛چالیس حدیثیں یاد کر کے مسلمان کو سنانا، چھاپ کر اِن میں تقسیم کرنا، ترجمہ یا شرح کر کے لوگوں کو سمجھانا، رَاوِیوں سے سن کر کتابی شکل میں جمع کرنا سب ہی اِس میں داخل ہیں یعنی جو کسی طرح دینی مسائل کی چالیس حدیثیں میری اُمّت تک پہنچادے تو قیامت میں اس کا حَشر علمائے دین کے زمرے میں ہو گا اور میں اُس کی خُصُوصی شفاعت اور اس کے ایمان اور تقوے کی خصوصی گواہی دوں گا ورنہ عُمُومی شفاعت اور گواہی تو ہر مسلمان کو نصیب ہو گی۔اِسی حدیث کی بنا پر تقریباً تمام مُحَدِّثین نے جہاں حدیثوں کے دفتر لکھے وہاں عَلٰیحدہ چہَل حدیث جسے اَرْبَعِیْنِیَّہ کہتے ہیں جمع کیں۔" (مرأۃ المناجیح، ج۱، ص۲۲۱)

وَاتَّفَقَ الْحُفَّاظُ عَلٰى أَنَّهٗ حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ كَثُرَتْ طُرُقُهٗ. وَقَدْ صَنَّفَ الْعُلَمَاءُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فِي هٰذَا الْبَابِ مَا لَا يُحْصٰى مِنَ الْمُصَنَّفَاتِ فَأَوَّلُ مَنْ عَلِمْتُهٗ صَنَّفَ فِيْهِ هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ أَسْلَمَ الطُّوْسِيُّ الْعَالِمُ الرَّبَّانِيُّ، ثُمَّ الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ النَّسَائِيُّ، وَأَبُوْ بَكْرٍ الْآجُرِّيُّ، وَأَبُوْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ الْأَصْفَهَانِيُّ، وَالدَّارَقُطْنِيُّ، وَالْحَاكِمُ ، وَأَبُوْ نُعَيْمٍ، وَأَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ، وَأَبُوْ سَعِيْدٍ الْمَالِيْنِيُّ، وَأَبُوْ عُثْمَانَ الصَّابُوْنِيُّ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ، وَأَبُوْ بَكْرٍ الْبَيْهَقِيُّ، وَخَلَائِقُ لَا يُحْصَوْنَ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ وَالْمُتَأَخِّرِيْنَ، وَقَدِ اسْتَخَرْتُ اللهَ تَعَالٰى فِي جَمْعِ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا اِقْتِدَاءً بِهٰؤُلَاءِ الْأَئِمَّةِ الْأَعْلَامِ وَحُفَّاظِ الْإِسْلَامِ۔

ترجمہ: اور اس حدیث کے کثیر طرق ہونے کے باوجود حفاظِ احادیث اس بات پر متفق ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے،(لیکن اس حدیث کے ضعیف ہونے کے باوجود) علماء نے اس باب میں اتنی کتابیں تصنیف کی ہیں جن کو شمار نہیں کیا جاسکتا، پس میری معلومات کے مطابق وہ پہلے شخص جس نے اس باب میں کتاب تصنیف فرمائی وہ عبد اللہ بن مبارک ہیں، پھر محمد بن اسلم طوسی عالمِ ربّانی ہیں، پھر حسن بن سفیان نسائی ہیں، اور ابو بکر آجری، اور ابو محمد بن ابراہیم اصفہانی، اور دار قطنی، اور حاکم، اور ابو نعیم، اور ابو عبد الرحمٰن سلمی، اور ابو سعید مالینی، اور ابو عثمان صابونی، اور عبد اللہ بن محمد انصاری، اور ابو بکر بیہقی ہیں، اور متقدمین و متاخرین میں سے ایک خلقِ کثیر ہے جنہوں نے (اس باب میں) کتابیں تصنیف فرمائی ہیں جن کو شمار نہیں کیا جا سکتا، اور میں نے ان ائمّہ ء اعلام اور حفاظِ اسلام کی اقتداء کرتے ہوئے چالیس احادیث کو جمع کرنے میں اللہ عزوجل سے استخارہ کیا۔

حلِّ لغات: ۔لَایُحْصیٰ: مضارع منفی مجہول، افعال، ناقص، شمار کرنا۔ قَدْ اِسْتَخَرْتُ: ماضی، استفعال، ناقص، استخارہ کرنا۔

وَقَدْ اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى جَوَازِ الْعَمَلِ بِالْحَدِيْثِ الضَّعِيفِ فِي فَضَائِلِ الْأَعْمَالِ، وَمَعَ هٰذَا فَلَيْسَ اِعْتِمَادِيْ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ، بَلْ عَلٰى قَوْلِهٖ صلى الله عليه وآله وسلم فِي الْأَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ: ﴿لِيُبَلِّغْ الشَّاهِدُ مِنْكُم الْغَائِبَ﴾

("صحيح البخاري"، كتاب العلم، باب ليبلغ العلم الشاهد الغائب، ر:١٠٤، ٥٦/١).

وَقَوْلِهٖ صلى الله عليه وآله وسلم: ﴿نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَوَعَاهَا فَأَدَّاهَا كَمَا سَمِعَهَا﴾

("كشف الخفاء"، حرف النون، ر:٢٨١٢، ٢/٢٨٦.).

ثُمَّ مِنَ الْعُلَمَاءِ مَنْ جَمَعَ الْأَرْبَعِيْنَ فِي أُصُوْلِ الدِّيْنِ، وَبَعْضُهُمْ فِي الْفُرُوْعِ، وَبَعْضُهُمْ فِي الْجِهَادِ، وَبَعْضُهُمْ فِي الزُّهْدِ، وَبَعْضُهُمْ فِي الْآدَابِ، وَبَعْضُهُمْ فِي الْخُطَبِ، وَكُلُّهَا مَقَاصِدُ صَالِحَةٌ رَضِيَ اللهُ عَنْ قَاصِدِيْهَا.

ترجمہ: اور علماء فضائلِ اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنے کے جواز پر متفق ہیں، اور اس بات کے باوجود میرا اعتماد اس حدیث پر نہیں ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان پر ہے جو احادیثِ صحیحہ میں مذکور ہے (تم میں کا حاضر غائب تک ضرور پہنچا دے)۔ اور رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان پر (اللہ عزوجل اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے میری بات سنی پس اس کو یاد رکھا اور جس طرح سنا تھا اسے ویسے ہی (آگے) پہنچا دیا۔ پھر بعض علماء نے اصولِ دین میں چالیس احادیث جمع فرمائیں، اور بعض نے فروعِ دین میں، اور بعض نے جہاد کے موضوع میں، اور بعض نے زہد کے موضوع میں، اور بعض نے آدابِ دین کے موضوع میں، اور بعض نے خطبہ کو جمع کیا، اور یہ تمام کے تمام نیک مقاصد ہیں اللہ عزوجل ان کی کاوشوں سے راضی ہو جائے آمین۔

حلِّ لغات:۔وَعَا: ماضی، ض، لفیف، یاد کرنا۔ اَدَّا: ماضی، تفعیل، مہموز وناقص، ادا کرنا۔

وَقَدْ رَأَيْتُ جَمْعَ أَرْبَعِيْنَ أَهَمَّ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ، وَهِيَ أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثاً مُشْتَمِلَةً عَلٰى جَمِيْعِ ذٰلِكَ، وَكُلُّ حَدِيْثٍ مِنْهَا قَاعِدَةٌ عَظِيْمَةٌ مِنْ قَوَاعِدِ الدِّيْنِ قَدْ وَصَفَهُ الْعُلَمَاءُ بِأَنَّ مَدَارَ الْإِسْلَامِ عَلَيْهِ، أَوْ هُوَ نِصْفُ الْإِسْلَامِ أَوْ ثُلُثُهُ أَوْ نَحْوُ ذٰلِكَ. ثُمَّ

أَلْتَزِمُ فِي هٰذِهِ الْأَرْبَعِيْنَ أَنْ تَكُوْنَ صَحِيْحَةً، وَمعظمهَا فِي صَحِيْحَيِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ، وَأَذْكُرُهَا مَحْذُوْفَةَ الْأَسَانِيْدِ، لِيَسْهَلَ حِفْظُهَا، وَيَعُمَّ الْاِنْتِفَاعُ بِهَا ﴿إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى﴾ ثُمَّ أُتْبِعُهَا بِبَابٍ فِي ضَبْطِ خَفِيِّ أَلْفَاظِهَا.

ترجمہ: اور میں نے ان تمام میں سے اہم ایسی چالیس احادیث جمع کرنے کا خیال کیا جو ان تمام موضوعات پر مشتمل ہوں، اور ان میں سے ہر حدیث قوائدِ دین میں سے ایک عظیم قاعدہ ہو جن کی علماء نے تعریف و توصیف کی ہو کہ بیشک اس حدیث پر اسلام کا مدار ہے، یا وہ نصف اسلام ہے یا ایک تہائی اسلام ہے یا اس جیسی اور کوئی بات فرمائی ہو، پھر میں ان چالیس احادیث میں ان کے صحیح ہونے کا التزام کروں گا، اور اکثر احادیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی ہیں، اور میں ان احادیث کو بغیر اسانید کے ذکر کروں گا (اسانید حذف کروں گا) تاکہ ان کو یاد کرنے اور ان سے نفع اٹھانے میں آسانی ہو (ان شاء اللہ عزوجل)، پھر میں ایک باب میں ان کے الفاظ کے پوشیدہ معانی بیان کروں گا۔

وَيَنْبَغِيْ لِكُلِّ رَاغِبٍ فِي الْآخِرَةِ أَنْ يَّعْرِفَ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثَ، لِمَا اِشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْمُهِمَّاتِ، وَاِحْتَوَتْ عَلَيْهِ مِنَ التَّنْبِيْهِ عَلٰى جَمِيْعِ الطَّاعَاتِ وَذٰلِكَ ظَاهِرٌ لِمَنْ تَدَبَّرَهٗ، وَعَلَى اللّٰهِ اِعْتِمَادِيْ، وَإِلَيْهِ تَفْوِيْضِيْ وَاسْتِنَادِيْ وَلَهُ الْحَمْدُ وَالنِّعْمَةُ، وَبِهِ التَّوْفِيْقُ وَالْعِصْمَةُ۔

ترجمہ: اور آخرت کی رغبت رکھنے والے کے لئے ان احادیث کی معرفت رکھنا بہت مناسب ہے، کیونکہ یہ احادیث اہم امور پر مشتمل ہیں، اور تمام طاعات پر متنبہ کرنے والی ہیں، اور یہ بات اس شخص کے لئے ظاہر ہے جو اس کے بارے میں غور کرے، اور میرا اعتماد (بھروسہ) اللہ عزوجل پر ہے، اور اسی کو اپنے کام سونپتا ہوں، اور اسی پر بھروسہ کرتا ہوں، اور اسی کے لئے تعریف ونعمت ہے اور توفیق وعصمت اسی کی جانب سے ہے۔

حلِّ لغات: ۔تَدَبَّرَ: ماضی، تفعّل، صحیح، غور و فکر کرنا۔تَفْوِیْض: مصدر، تفعیل، اجوف، سونپنا۔اِسْتِنَاد: مصدر، افتعال، صحیح، بھروسہ کرنا۔

اَلْحَدِیْثُ الْاَوَّلُ

عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَبِي حَفْصٍ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا، أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

"صحيح البخاری"، كتاب الإيمان، باب ما جاء أن الأعمال بالنية والحسبة...إلخ، ر:۱، ۵٤/۱، ۳٤.

"صحيح مسلم"، كتاب الإمارة، باب قوله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم إنما الأعمال بالنية، ر:۱۹۰۷، ص۱۰۵٦.

ترجمہ: امیر المؤمنین حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اعمال نِیّت ہی پر ہیں، ہر شخص کیلئے وہی ہے جو اُس نے نِیّت کی، جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ہی کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا کی طرف ہو تا کہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت کے لئے ہو جس سے وہ نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔

راوی کے حالات

آپ کا نام شریف عمر ابن خطاب ابن نُفیل ہے، کنیت ابو حفص، لقب فاروق اعظم، خطاب امیر المؤمنین۔ آپ قرشی عدوی ہیں، کعب ابن لوی میں حضور سے مل جاتے

ہیں، آپ کے فضائل بے حد و بے شمار ہیں۔ جلیل القدر صحابی، قدیم الاسلام مؤمن ہیں، آپ کے ایمان سے مسلمانوں کا چالیس کا عدد پورا ہوا، آپ کے ایمان لانے پر فرشتوں میں مبارکباد کی دھوم مچی اور یہ آیت اُتری: '' یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ '' ابو بکر صدیق کے بعد ۱۳ ہجری میں آپ کی بیعت کی گئی، آپ کے زمانہ میں اسلام بہت پھیلا، بہت ممالک فتح ہوئے، قرآن کریم کی بہت سی آیتیں آپ کی رائے کے مطابق اتریں، دس سال چھ مہینے خلافت کی تریسٹھ سال عمر شریف ہوئی، ۲۶ ذوالحجہ ۲۳ ہجری، بدھ کے دن مسجد نبوی محراب النبی میں مصلّیٰ مصطفی ﷺ پر نماز فجر پڑھاتے ہوئے شہید کیئے گئے، مغیرہ ابن شعبہ کے یہودی غلام ابو لؤلؤنے خنجر کا وار کیا، آپ کی شہادت پر درو دیوار سے اسلام کے رونے کی آواز آتی تھی کہ آج اسلام و مسلمین یتیم ہوگئے، حضرت صہیب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی، گنبد خضری میں پہلوئے مصطفیٰ ﷺ میں دفن ہوئے، آپ کی روایتیں پانچ سو سینتیس ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(مراۃ۔ج۔ا۔ص۴۰)

وضاحت: مصنفینِ حدیث عُموماً اپنی کتاب کی ابتداء میں اس حدیث کو لاکر اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ تحصیلِ علم سے قبل نیت کی دُرستگی ضروری ہے۔

(مأخوذ از اشعۃ اللمعات ،ج۱،ص۳۵)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اعمال کا ثواب نیت پر ہی ہے، بغیر نیت کسی عمل پر ثواب کا استحقاق (یعنی حق) نہیں۔ اعمال عمل کی جمع ہے اور اس کا اطلاق اعضاء، زبان اور دل تینوں کے افعال پر ہوتا ہے اور یہاں اعمال سے مراد اعمالِ صالحہ (یعنی نیک اعمال)اور مباح

افعال ہیں۔اور نیت لغوی طور پر دل کے پختہ ارادے کو کہتے ہیں اور شرعاً عبادت کے ارادے کو نیت کہا جاتا ہے۔یادرکھئے کہ عبادت کی دو قسمیں ہیں:

(۱)مقصودہ: جیسے نماز،روزہ کہ ان سے مقصود حصولِ ثواب ہے انہیں اگر بغیر نیت ادا کیا جائے تو یہ صحیح نہ ہوں گے اس لئے کہ ان سے مقصود ثواب تھا اور جب ثواب مفقود ہو گیا تو اس کی وجہ سے اصل شے ہی ادا نہ ہو گی۔

(۲)غیر مقصودہ:وہ جو دوسری عبادتوں کے لئے ذریعہ ہوں جیسے نماز کے لئے چلنا ،وضو، غسل وغیرہ۔ان عباداتِ غیر مقصودہ کو اگر کوئی نیتِ عبادت کے ساتھ کرے گا تو اسے ثواب ملے گا اور اگر بلانیّت کرے گا تو ثواب نہیں ملے گا مگر ان کا ذریعہ یا وسیلہ بننا اب بھی درست ہو گا اور ان سے نماز صحیح ہو جائے گی۔

(ماخوذ از نزھۃالقاری شرح صحیح البخاری ،ج۱،ص۲۲۶)

ایک عمل میں جتنی نیّتیں ہوں گی اتنی نیکیوں کا ثواب ملے گا،مثلاً محتاج قرابت دار کی مدد کرنے میں اگر نیت فقط لوجہ اللہ (یعنی اللہ عزوجل کے لئے) دینے کی ہو گی تو ایک نیت کا ثواب پائے گا اور اگر صلہِ رحمی کی نیّت بھی کرے گا تو دوہرا ثواب پائے گا۔

(اشعۃ اللمعات،ج۱،ص۳٦)

اسی طرح مسجد میں نماز کے لئے جانا بھی ایک عمل ہے اس میں بہت سی نیّتیں کی جاسکتی ہیں ، امامِ اہلسنّت الشاہ مولانا احمد رضاخان علیہ رحمۃ الرحمن نے فتاویٰ رضویہ جلد۵ صفحہ ٦٧٣ میں اس کے لئے چالیس نیّتیں بیان کیں اور فرمایا:بے شک جو علمِ نیّت جانتا ہے ایک ایک فعل کو اپنے لئے کئی کئی نیکیاں کر سکتا ہے۔

بلکہ مباح کاموں میں بھی اچھی نیت کرنے سے ثواب ملے گا، مثلاً خوشبو لگانے میں اتباعِ سنت، تعظیمِ مسجد، فرحتِ دماغ اور اپنے اسلامی بھائیوں سے ناپسندیدہ بُو دور کرنے کی نیّتیں ہوں تو ہر نیّت کا الگ ثواب ہوگا۔ (اشعۃ اللمعات، ج۱، ص۳۷)

مدینہ: اچھی اچھی نیّتوں سے متعلق رَہنمائی کیلئے، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا سنّتوں بھرا بیان "نیّت کا پھل" اور نیتوں سے متعلق آپ کے مُرتّب کردہ کارڈ یا پمفلٹ مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ھدیۃً حاصل فرمائیں۔

فکرِ مدینہ: کیا آپ نے آج کچھ نہ کچھ جائز کاموں سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کیں؟ نیز کم از کم دو کو اس کی ترغیب دلائی۔

دعا: یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہمیں ہر جائز کام میں کچھ نہ کچھ اچھی نیّتیں کرنے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلانے کی توفیق عطا فرما۔ یا اللہ! عَزَّوَجَلّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ یا اللہ! عَزَّوَجَلّ ہماری بے حِساب مغفرت فرما۔ یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت عطا فرما۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشِقِ رسول بنا۔ یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ اُمَّتِ محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بخشش فرما۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

رَوَاہُ اِمَامَا الْمُحَدِّثِیْنَ اَبُوْعَبْدُ اللہِ مُحَمَّدُبْنُ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ الْمُغِیْرَۃَ بْنِ بَرْدِزْبَہ اَلْبُخَارِیُّ، وَاَبُوْ الْحُسَیْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُشَیْرِیُّ النِّیْسَابُوْرِیُّ، فِی صَحِیْحَیْھِمَا اللَّذَیْنِ ھُمَا اَصَحُّ الْکُتُبِ الْمُصَنَّفَۃِ۔

ترجمہ: اس کو محدثین کے دو اماموں (۱) حضرتِ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ البخاری (۲) اور ابو حسین مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری نیساپوری نے اپنی اپنی ان صحیح میں روایت کی ہے جو لکھی گئی اصح کتب میں سے ہیں۔

حلِّ لغات: ۔اماما: اصل میں امامان تثنیہ کا صیغہ تھا اضافت کی وجہ سے نون تثنیہ گر گیا۔

دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ النِّيَّةَ مِعْيَارٌ لِتَصْحِيْحِ الْاَعْمَالِ، فَحَيْثُ صَلَحَتِ النِّيَّةُ صَلَحَ الْعَمَلُ، وَحَيْثُ فَسَدَتْ فَسَدَ الْعَمَلُ، وَاِذَا وُجِدَ الْعَمَلُ وَقَارَنَتْهُ النِّيَّةُ فَلَهُ ثَلَاثَةُ اَحْوَالٍ۔ اَلْاَوَّلُ: اَنْ يَّفْعَلَ ذٰلِكَ خَوْفاً مِّنَ اللهِ تَعَالٰى وَهٰذِهٖ عِبَادَةُ الْعَبِيْدِ۔ اَلثَّانِيْ: اَنْ يَّفْعَلَ ذٰلِكَ لِطَلَبِ الْجَنَّةِ وَالثَّوَابِ وَهٰذِهٖ عِبَادَةُ التُّجَّارِ۔ اَلثَّالِثُ: اَنْ يَّفْعَلَ ذٰلِكَ حَيَاءً مِّنَ اللهِ تَعَالٰى وَتَأْدِيَةً لِحَقِّ الْعُبُوْدِيَّةِ وَتَأْدِيَةً لِلشُّكْرِ، وَيَرٰى نَفْسَهُ مَعَ ذٰلِكَ مُقَصِّراً، وَيَكُوْنُ مَعَ ذٰلِكَ قَلْبُهُ خَائِفاً لِاَنَّهُ لَا يَدْرِيْ هَلْ قُبِلَ عَمَلُهُ مَعَ ذٰلِكَ أَمْ لَا، وَهٰذِهٖ عِبَادَةُ الْاَحْرَارِ۔

ترجمہ: یہ حدیثِ پاک اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نیّت اعمال کی درستگی کے لئے معیار (کسوٹی) ہے، پس جہاں نیّت درست ہوگی تو عمل بھی درست ہوگا، اور جہاں نیّت خراب ہوگی تو عمل بھی خراب ہوگا، اور جب عمل پایا جائے اور اس عمل کے ساتھ نیّت ملی ہوئی ہو تو اس کی تین حالتیں ہیں۔ (۱) پہلی حالت: اس عمل کو اللہ تعالی کے خوف سے کرنا، اور یہ غلاموں کی عبادت ہے۔ (۲) دوسری حالت: اس عمل کو طلبِ جنّت اور طلبِ ثواب

کے لئے کرنا اور یہ تاجروں کی عبادت ہے۔(۳) تیسری حالت: اس عمل کو اللہ تعالی سے حیا کی وجہ سے، اور غلامی کے حق کو ادا کرنے کے لئے اور شکر ادا کرنے کے لئے کرنا، اور (عمل کرنے والا) اپنے آپ کو اس عمل کے باوجود کمی کرنے والا جانے، اور اس عمل کے باوجود اس کا دل خوف زدہ ہو اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ کیا اس کا عمل اس کیفیت کے ساتھ قبول کیا گیا ہے یا قبول نہیں کیا گیا ہے، اور یہ آزاد بندوں کی عبادت ہے۔

وَ اِلَيْهَا اَشَارَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَمَّا قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حِيْنَ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! ﷺ أَتَتَكَلَّفُ هٰذَا وَ قَدْ غَفَرَ اللهُ تَعَالٰى لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَ مَا تَأَخَّرَ قَالَ ﴿أَ فَلَا أَكُوْنُ عَبْداً شَكُوْراً﴾ اِنْ قِيْلَ : هَلِ الْاَفْضَلُ الْعِبَادَةِ مَعَ الْخَوْفِ أَوْ مَعَ الرَّجَاءِ قِيْلَ: قَالَ الْغَزَالِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ :اَلْعِبَادَةُ مَعَ الرَّجَاءِ أَفْضَلُ، لِاَنَّ الرَّجَاءَ يُوْرِثُ الْمَحَبَّةَ وَ الْخَوْفَ يُوْرِثُ الْقُنُوْطَ۔

ترجمه: اور اسی جانب رسول اللہ ﷺ نے اشارہ فرمایا ہے، جب حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے عرض کیا جس وقت رسول اللہ ﷺ رات میں قیام فرمایا کرتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دونوں قدم مبارک سوج جاتے تھے۔ یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ اس کی تکلیف اٹھاتے ہیں حالانکہ اللہ تعالی نے آپ ﷺ کے صدقہ اگلے پچھلوں کی بخشش فرمائی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو کیا میں (اپنے رب کا) شکر گزار بندہ

نہ بنوں؟ اگر کہا جائے کہ کیا خوف کے ساتھ عبادت افضل ہے یا رجاء(امّید) کے ساتھ عبادت افضل ہے؟ کہا گیا ہے کہ امامِ غزالی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ رجاء کے ساتھ عبادت کرنا افضل ہے، اس لئے کہ رجاء محبت کی باعث بنتی ہے اور خوف مایوسی کا باعث ہوتا ہے۔

وَ هٰذِهِ الْاَقْسَامُ الثَّلَاثَةُ فِی حَقِّ الْمُخْلِصِیْنَ، وَ اعْلَمْ اَنَّ الْاِخْلَاصَ قَدْ یُعْرِضُ لَهُ آفَةُ الْعُجُبِ، فَمَنْ اَعْجَبَ بِعَمَلِهِ حُبِطَ عَمَلُهُ، وَ كَذٰلِكَ مَنِ اسْتَكْبَرَ حُبِطَ عَمَلُهُ۔ اَلْحَالُ الثَّانِیْ: اَنْ یَّفْعَلَ ذٰلِكَ لِطَلَبِ الدُّنْیَا وَ الْآخِرَةِ جَمِیْعِهِمَا، فَذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰی اَنَّ عَمَلَهُ مَرْدُوْدٌ وَ اسْتَدَلَّ بِقَوْلِهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِی الْخَبَرِ الرَّبَّانِیِّ: یَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰی: ﴿أَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ فَمَنْ عَمِلَ عَمَلاً صَالِحاً اَشْرَكَ فِیْهِ غَیْرِیْ فَأَنَا بَرِیْءٌ مِّنْهُ﴾۔

ترجمہ: اور یہ تینوں قسمیں مخلصین کے حق میں ہیں، اور جان لو کہ بے شک کبھی کبھی اخلاص کو عجب(فخر و غرور) کی آفت عارض (لاحق) ہوتی ہے، پس جس نے اپنے عمل پر عجب کیا تو اس کا عمل اکارت کر دیا گیا، اور ایسے ہی وہ شخص جس نے تکبر کیا تو اس کا عمل بھی اکارت کر دیا گیا۔ دوسری حالت: اس عمل کو دنیا اور آخرت دونوں کو طلب کرنے کی وجہ سے کرنا، پس بعض اہلِ علم اس طرف گئے ہیں کہ اس کا عمل مردود ہے، اور ان بعض اہلِ علم نے اس کا استدلال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے کیا ہے جو اللہ تعالی کی خبر میں مذکور ہے: اللہ

تعالی ارشاد فرماتا ہے:(میں شرکاء سے بے نیاز ہوں، پس جس نے نیک عمل کیا اور اس عمل میں میرے علاوہ کسی کو شریک کر لیا تو میں اس سے بری ہوں)۔

وَ اِلٰی هٰذَا ذَهَبَ الْحَارِثُ الْمُحَاسَبِیُّ فِی کِتَابِ الرِّعَایَةِ فَقَالَ: اَلْاِخْلَاصُ اَنْ تُرِیْدَہٗ بِطَاعَتِهٖ وَ لَا تُرِیْدُ سِوَاهُ۔ اَلرِّيَاءُ نَوْعَانِ : أَحَدُهُمَا: لَا يُرِيْدُ بِطَاعَتِهٖ اِلَّا النَّاسَ ، وَ الثَّانِیْ اَنْ يُّرِيْدَ النَّاسَ وَ رَبَّ النَّاسِ، وَ كِلَاهُمَا مُحْبِطٌ لِلْعَمَلِ، وَ نَقَلَ هٰذَا الْقَوْلَ الْحَافِظُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِی الْحِلْيَةِ عَنْ بَعْضِ السَّلَفِ، وَ اِسْتَدَلَّ بَعْضُهُمْ عَلٰی ذٰلِكَ أَيْضاً بِقَوْلِهٖ تَعَالٰی :﴿اَلْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ الحشر:۲۳۔ فَكَمَا اَنَّهٗ تَكَبَّرَ عَنِ الزَّوْجَةِ وَ الْوَلَدِ وَ الشَّرِيْكِ، تَكَبَّرَ اَنْ يَّقْبَلَ عَمَلاً أُشْرِكَ فِيْهِ غَيْرُهٗ، فَهُوَ تَعَالٰی اَكْبَرُ وَ كَبِيْرٌ وَ مُتَكَبِّرٌ۔

ترجمہ: اور اسی قول کی جانب حضرتِ حارث محاسبی بھی گئے ہیں جو کتاب الرعایہ میں مذکور ہے، پس انہوں نے فرمایا: اخلاص (یہ ہے کہ) تیرا اللہ کی فرماں برداری سے صرف اللہ کا ارادہ کرنا، اور تو اللہ کے سوا کسی کا ارادہ نہ کرے۔ ریا کی دو قسمیں ہیں: ان میں سے ایک: (یہ ہے کہ) بندہ اللہ کی اطاعت سے ارادہ نہ کرے مگر لوگوں کا۔ اور دوسری قسم: (یہ ہے کہ اس اطاعت سے) لوگوں اور لوگوں کے رب کا ارادہ کرنا۔ اور یہ دونوں عمل کو اکارت (برباد) کرنے والی ہیں۔ اور اس قول کو حافظ ابو نعیم نے اپنی مصنفہ الحلیہ میں بعض سلف سے نقل فرمایا ہے، اور وہ بعض سلف نے بھی اس قول پر اللہ تعالی کے (اس ارشاد سے)

استدلال کیا ہے:﴿اَلْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ الحشر:۲۳۔(عظمت والا تکبر والا اللہ کو پاکی ہے ان کے شرک سے)۔پس ایسے ہی اللہ تعالی بیوی، لڑکا، اور شرک سے پاک وبے نیاز (بلند وبڑا) ہے، اور اللہ تعالی اس عمل کو قبول کرنے سے بھی پاک ہے جس میں اللہ کے غیر کو شریک کیا گیا ہو، پس اللہ بلند و بالا ہے بہت بڑا ہے کبیر اور متکبر (تکبر کرنے والا) ہے۔

وَ قَالَ السَّمَرْقَنْدِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : مَا فُعِلَهُ لِلّٰهِ تَعَالىٰ قُبِلَ وَ مَا فُعِلَهُ مِنْ أَجْلِ النَّاسِ رُدَّ۔ وَ مِثَالُ ذٰلِكَ مَنْ صَلَّى الظُّهْرَ مَثَلاً وَ قَصَدَ أَدَاءَ مَّا فَرَضَ اللهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَ لٰكِنَّهُ طَوَّلَ اَرْكَانَهَا وَ قِرَائَتَهَا وَ حَسَّنَ هَيْئَتَهَا مِنْ أَجْلِ النَّاسِ ، فَأَصْلُ الصَّلٰوةِ مَقْبُوْلٌ، وَ أَمَّا طُوْلُهُ وَ حُسْنُهُ مِنْ أَجْلِ النَّاسِ فَغَيْرُ مَقْبُوْلٍ لِأَنَّهُ قَصَدَ بِهِ النَّاسَ۔

ترجمہ: حضرتِ سمرقندی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:جو عمل اللہ تعالی کے لئے کیا گیا تو وہ قبول کیا گیا، اور جو عمل لوگوں کے لئے کیا گیا تو وہ ردّ کیا گیا۔ اور اس کی مثال (یہ ہے کہ) جس نے ظہر کی نماز پڑھی اور اس سے اس فرض کو ادا کرنے کا قصد کیا جو اللہ تعالی نے اس پر فرض فرمایا ہے، لیکن اس شخص نے لوگوں کے لئے نماز کے ارکان اور قرائت کو لمبا کیا اور نماز کی ہیئت کو اچھا (حسین) کیا، تو اصلِ نماز مقبول ہے اور رہا لوگوں کے لئے نماز کو لمبا، اور اس کو اچھا کرنا تو (یہ) مقبول نہیں ہے، اس لئے کہ اس شخص نے اس سے لوگوں کا قصد کیا ہے۔

وَ سُئِلَ الشَّیْخُ عَزُّ الدِّیْنِ ابْنُ عَبْدِ السَّلَامِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْهِ : عَمَّنْ صَلّٰی فَطَوَّلَ صَلَاتَهُ مِنْ أَجْلِ النَّاسِ ﷺ فَقَالَ : أَرْجُوْ أَنْ لَّا یُحْبِطَ عَمَلُهُ، هٰذَا کُلُّهُ اِذَا حَصَلَ التَّشْرِیْکُ فِی صِفَةِ الْعَمَلِ، فَاِنْ حَصَلَ فِی اَصْلِ الْعَمَلِ بِاَنَّ صَلَّی الْفَرِیْضَةَ مِنْ أَجْلِ اللهِ تَعَالیٰ وَ النَّاسِ ، فَلَا تُقْبَلُ صَلَاتُهُ لِأَجْلِ التَّشْرِیْکِ فِی اَصْلِ الْعَمَلِ ، وَ کَمَا اَنَّ الرِّیَاءَ فِی الْعَمَلِ یَکُوْنُ فِی تَرْکِ الْعَمَلِ۔

ترجمه : اور شیخ عز الدین ابنِ عبد السلام رحمۃ اللہ علیہ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس نے نماز پڑھی تو اس نے اپنی نماز کو لوگوں کے لئے طویل کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: میں اس کے عمل کے اکارت (برباد) نہ ہونے کی امید کرتا ہوں۔ یہ تمام کا تمام معاملہ اس وقت ہے جب شرکت عمل کی صفت میں حاصل ہو۔ اور اگر شرکت اصلِ عمل میں حاصل ہو اس طور پر کہ اس نے فریضہ اللہ تعالی اور لوگوں کے لئے ادا کیا تو اس کی نماز اصلِ عمل میں شرکت کی وجہ سے قبول نہیں کی جائے گی۔ اور ریا جس طرح عمل (کے کرنے) میں ہوتا ہے ایسے ہی عمل کو ترک کرنے میں ہوتا ہے۔

قَالَ الْفُضَیْلُ بْنُ عِیَاضٍ: تَرْکُ الْعَمَلِ مِنْ أَجْلِ النَّاسِ رِیَاءٌ وَ الْعَمَلُ مِنْ أَجْلِ النَّاسِ شِرْکٌ، وَ الْاِخْلَاصُ اَنْ یُّعَافِیَکَ اللهُ مِنْهُمَا۔ وَ مَعْنٰی کَلَامِهٖ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْهِ اَنَّ مَنْ عَزَمَ عَلٰی عِبَادَةٍ وَ تَرَکَهَا مُخَافَةً اَنْ یَّرَاهَا النَّاسُ وَهُوَ مُرَاءٍ لِاَنَّهٗ تَرَکَ الْعَمَلَ لِأَجْلِ النَاسِ، اَمَّا لَوْ تَرَکَهَا لِیُصَلِّیَهَا فِی الْخَلْوَةِ فَهٰذَا مُسْتَحَبٌّ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ

فَرِيْضَةً، اَوْ زَكَاةً وَاجِبَةً، اَوْ يَكُوْنُ عَالِماً يُقْتَدٰى بِهٖ، فَالْجَهْرُ بِالْعِبَادَةِ فِي ذٰلِكَ اَفْضَلُ، وَ كَمَا اَنَّ الرِّيَاءَ مُحْبِطٌ لِلْعَمَلِ كَذٰلِكَ التَّسْمِيْعُ، وَهُوَ اَنْ يَّعْمَلَ لِلّٰهِ فِي الْخَلْوَةِ ثُمَّ يُحَدِّثُ النَّاسَ بِمَا عَمِلَ، قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ﴿مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ وَ مَنْ رَاءٰى رَاءٰى اللّٰهُ بِهٖ﴾۔

ترجمہ: فضیل بن عیاض نے فرمایا: لوگوں کے لئے عمل کو ترک کرنا ریا ہے، اور لوگوں کے لئے عمل کرنا شرک ہے۔ اور اللہ تعالی کا تجھ کو ان دونون سے عافیت عطا کرنا اخلاص ہے۔ اور فضیل بن عیاض کے کلام کا معنی یہ ہے کہ جس نے کسی عبادت کا عزم (پکا ارادہ) کیا اور پھر اس کو لوگوں کے دیکھنے کے ڈر سے چھوڑ دیا لہذا وہ ریاکار ہے اس لئے کہ اس نے لوگوں کی وجہ سے عمل کو چھوڑا ہے۔ اور رہی یہ بات کہ اس نے اس کو خلوت میں پڑھنے کی وجہ سے ترک کیا ہے تو یہ مستحب ہے مگر اس عمل کا فرض ہونا، یا زکاۃِ واجبہ کا ہونا، یا ایسے عالم کا ہونا جس کی پیروی کی جاتی ہو (یعنی اگر وہ عمل ان تینوں قسم میں سے ہو) تو عبادت کا جہر کرنا عمل کو خلوت میں کرنے سے افضل ہے۔ اور جس طرح ریا عمل کو اکارت کرنے والی ہے ایسے ہی تسمیع (دوسرے کو سنانا) بھی عمل کو اکارت کرنے والی ہے۔ اور تسمیع یہ ہے کہ خلوت میں اللہ تعالی کے لئے کوئی عمل کرنا اور پھر لوگوں سے اس عمل کو بیان کرنا جو اس نے کیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سنایا اللہ تعالی بھی اسے سنائے گا، اور جس نے دکھاوا کیا اللہ تعالی بھی اسے دکھائے گا۔

قَالَ الْعُلَمَاءُ: فَاِنْ كَانَ عَالِماً يُقْتَدٰى بِهٖ وَ ذَكَرَ ذٰلِكَ تَنْشِيْطاً لِلسَّامِعِيْنَ لِيَعْمَلُوْا بِهٖ فَلَا بَأسَ۔ قَالَ الْمَرْزَبَانِيُّ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ: يَحْتَاجُ الْمُصَلِّيْ اِلٰى اَرْبَعِ خِصَالٍ حَتّٰى تَرْفَعَ صَلَاتُهُ: (۱) حُضُوْرُ الْقَلْبِ۔ (۲) وَ شُهُوْدُ الْعَقْلِ۔ (۳) وَ خُضُوْعُ الْاَرْكَانِ۔ (۴) وَ خُشُوْعُ الْجَوَارِحِ، فَمَنْ صَلّٰى بِلَا حُضُوْرِ قَلْبٍ فَهُوَ مُصَلٍّ لَاهٍ، وَ مَنْ صَلّٰى بِلَا شُهُوْدِ عَقْلٍ فَهُوَ مُصَلٍّ سَاهٍ، وَ مَنْ صَلّٰى بِلَا خُضُوْعِ الْاَرْكَانِ فَهُوَ مُصَلٍّ جَافٍ، وَ مَنْ صَلّٰى بِلَا خُشُوْعِ الْجَوَارِحِ فَهُوَ مُصَلٍّ خَاطِئٌ، وَ مَنْ صَلّٰى بِهٰذِهِ الْاَرْكَانِ فَهُوَ مُصَلٍّ وَافٍ۔

ترجمہ: علماء نے فرمایا: کہ اگر ایسا عالم ہو جس کی پیروی کی جاتی ہو اور وہ سامعین کی چستی کے لئے کسی عمل کا ذکر کرے تاکہ سامعین اس عمل کو کریں تو (اس میں) کوئی حرج نہیں ہے۔ اور مرزبانی نے فرمایا: مصلّی چار خصلتوں کا محتاج ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کی نماز بلند ہو جائے۔ (۱) دل کا حاضر ہونا۔ (۲) عقل کا موجود ہونا۔ (۳) ارکان کا مائل بغروب ہونا۔ (۴) اعضاء کا پست ہونا۔ پس جس نے حضورِ قلب کے بغیر نماز پڑھی تو وہ غافل نمازی ہے۔ اور جس نے بغیر شہودِ عقل نماز پڑھی تو وہ بھولنے والا نمازی ہے۔ اور جس نے بغیر خضوعِ ارکان نماز پڑھی تو وہ اعراض کرنے والا نمازی ہے۔ اور جس نے بغیر خشوعِ جوارح کے نماز پڑھی تو وہ غلطی کرنے والا نمازی ہے۔ اور جس نے ان ارکان کے ساتھ نماز پڑھی تو وہ پورا کرنے والا نمازی ہے۔

قَوْلُهُ ﷺ : ﴿اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ﴾ اَرَادَ بِهَا اَعْمَالَ الطَّاعَاتِ دُوْنَ اَعْمَالِ الْمُبَاحَاتِ، قَالَ الْحَارِثُ الْمُحَاسَبِيُّ : اَلْاِخْلَاصُ لَا يَدْخُلُ فِي مُبَاحٍ، لِاَنَّهُ لَا يَشْتَمِلُ عَلٰى قُرْبَةٍ وَلَا يُؤَدِّيْ اِلٰى قُرْبَةٍ ، كَرَفْعِ الْبُنْيَانِ لَا لِغَرْضٍ بَلْ لِغَرَضِ الرُّعُوْنَةِ ، اَمَّا اِذَا كَانَ لِغَرَضٍ كَالْمَسَاجِدِ وَ الْقَنَاطِرِ وَ الْاَرْبَطَةِ فَيَكُوْنُ مُسْتَحَبّاً ۔ قَالَ : وَلَا اِخْلَاصَ فِي مُحَرَّمٍ وَ لَا مَكْرُوْهٍ، كَمَنْ يَنْظُرُ اِلٰى مَا لَا يُحِلُّ لَهُ النَّظْرَ اِلَيْهِ ، وَ يَزْعَمُ اَنَّهُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ لِيَتَفَكَّرَ فِي صُنْعِ اللهِ تَعَالٰى ، كَالنَّظْرِ اِلَى الْاَمْرَدِ، وَ هٰذَا لَا اِخْلَاصَ فِيْهِ بَلْ لَا قُرْبَةَ اَلْبَتَّةَ۔

ترجمه :رسول اللہ ﷺ کا فرمان:(اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ)کے لفظ (الاعمال) سے فرماں برداری والے اعمال مراد لیا ہے نہ کہ مباح اعمال،حارث محاسبی نے فرمایا: اخلاص مباح اعمال میں داخل نہیں ہوتا،اس لئے کہ اخلاص قربت(تقرب الی اللہ والے اعمال)پر مشتمل ہوتا ہے،اور مباح اعمال قربت کی جانب نہیں لے جاتے،جیسے عمارت بنانا کسی غرض کے لئے نہ ہو بلکہ بیوقوفی کی غرض کے لئے ہو،رہا اس وقت جب عمارت کو کسی غرض کے لئے بنایا جائے جیسے مساجد اور پل اور قلعہ،تو(اس مقصد کے تحت بنانا)مستحب ہو جائے گا،نیز حارث محاسبی نے فرمایا:حرام کردہ چیزوں میں اور مکروہ میں بھی اخلاص داخل نہیں ہوتا،جیسے کسی شخص کا اس چیز کی جانب نظر کرنا جس کی جانب نظر کرنا اس کے لئے حلال نہ ہو،اور وہ دیکھنے والا گمان کرتا ہو کہ اللہ تعالی کی بنائی ہوئی چیزوں میں غور و فکر کرنے کے لئے

دیکھ رہا ہوں، جیسے امرد کی طرف دیکھنا، اور یہ ایسا فعل ہے جس میں اخلاص نہیں ہوتا بلکہ قربت بھی یقیناً نہیں ہوتی ہے۔

قَالَ: فَالصِّدْقُ فِي وَصْفِ الْعَبْدِ فِي اِسْتِوَاءِ السِّرِّ وَ الْعَلَانِيَّةِ وَ الظَّاهِرِ وَ الْبَاطِنِ، وَ الصِّدْقُ يَتَحَقَّقُ بِتَحَقُّقِ جَمِيْعِ الْمَقَامَاتِ وَ الْاَحْوَالِ حَتّٰى اَنَّ الْاِخْلَاصَ يَفْتَقِرُ اِلَى الصِّدْقِ، وَ الصِّدْقُ لَا يَفْتَقِرُ اِلٰى شَيْءٍ۔ لِاَنَّ حَقِيْقَةَ الْاِخْلَاصِ هُوَ اِرَادَةُ اللهِ تَعَالٰى بِالطَّاعَةِ، فَقَدْ يُرِيْدُ اللهَ بِالصَّلَاةِ وَ لٰكِنَّهُ غَافِلٌ عَنْ حُضُوْرِ الْقَلْبِ فِيْهَا، وَ الصِّدْقُ هُوَ اِرَادَةُ اللهِ تَعَالٰى بِالْعِبَادَةِ مَعَ حُضُوْرِ الْقَلْبِ اِلَيْهِ، فَكُلُّ صَادِقٍ مُخْلِصٌ، وَ لَيْسَ كُلُّ مُخْلِصٍ صَادِقاً۔ وَهُوَ مَعْنَى الْاِتِّصَالِ وَ الْاِنْفِصَالِ، لِاَنَّهُ اِنْفَصَلَ عَنْ غَيْرِ اللهِ وَ اِتَّصَلَ بِالْحُضُوْرِ بِاللهِ، وَ هُوَ مَعْنَى التَّخَلِّيْ عَمَّا سِوَى اللهِ وَ التَّحَلِّيْ بِالْحُضُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالٰى۔

ترجمہ: فرمایا: صدق عبد (بندہ) کے وصف میں سے ہے جو پوشیدہ اور اعلانیہ، ظاہر اور باطن کے درمیان ہوتا ہے، اور صدق احوال کے تمام مقامات کے پائے جانے کے ساتھ پایا جاتا ہے یہاں تک کہ اخلاص صدق کا محتاج ہوتا ہے، اور (لیکن) صدق کسی چیز کا محتاج نہیں ہوتا، اس لئے کہ اخلاص کی حقیقت طاعت سے اللہ تعالی کا ارادہ کرنا ہے، اور کبھی نماز سے اللہ تعالی کا ارادہ کیا جاتا ہے لیکن مصلّی نماز میں حضورِ قلب سے غافل ہوتا ہے۔ اور صدق (نام ہے) عبادت سے اللہ تعالی کی طرف حضورِ قلب کے ساتھ اللہ تعالی کا ارادہ کرنا۔ پس ہر

صادق مخلص ہوتا ہے اور ہر مخلص صادق نہیں ہوتا ہے، اور یہ اتصال اور انفصال کا معنی ہے، اس لئے کہ وہ اللہ کے غیر سے جدا ہو گیا اور اللہ سے حضورِ قلب کے ذریعہ متصل (مل) گیا، اور یہی معنی ماسوا اللہ سے خلوت (چھوڑنا) اختیار کرنے کا ہے، اور یہی معنی تحلّی (مٹھاس) کا ہے کہ حضورِ قلب کے ساتھ اللہ تعالی (جو پاک اور بلند وبالا ہے) کے حضور حاضر رہنا۔

قَوْلُهُ ﷺ: ﴿اِنَّمَا الْاَعْمَالُ﴾ يَحْتَمِلُ: اِنَّمَا صِحَّةُ الْاَعْمَالِ اَوْ تَصْحِيْحُ الْاَعْمَالِ اَوْ قُبُوْلُ الْاَعْمَالِ اَوْ كَمَالُ الْاَعْمَالِ، وَ بِهٰذَا اَخَذَ الْاِمَامُ اَبُوْحَنِيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَ يَسْتَثْنِيْ مِنَ الْاَعْمَالِ مَا كَانَ قَبِيْلَ التُّرُوْكِ كَاِزَالَةِ النَّجَاسَةِ، وَ رَدِّ الْغُصُوْبِ وَ الْعَوَارِيْ وَ اِيْصَالِ الْهَدْيَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ، فَلَا يَتَوَقَّفُ صِحَّتُهَا عَلَى النِّيَّةِ الْمُصَحِّحَةِ، وَ لٰكِنْ يَتَوَقَّفُ الثَّوَابُ فِيْهَا عَلٰى نِيَّةِ التَّقَرُّبِ، وَ مِنْ ذٰلِكَ مَا اِذَا اَطْعَمَ دَابَّتَهُ، اِنْ قَصَدَ بِاِطْعَامِهَا اِمْتِثَالَ اَمْرِ اللهِ تَعَالٰى فَاِنَّهُ يُثَابُ، وَ اِنْ قَصَدَ بِاِطْعَامِهَا حِفْظَ الْمَالِيَةِ فَلَا ثَوَابَ۔

ترجمه: رسول اللہ ﷺ کا فرمان: (اِنَّمَا الْاَعْمَالُ) یہ الفاظ اعمال کے درست ہونے یا اعمال کو درست کرنے یا اعمال کو قبول کرنے یا اعمال کو مکمل کرنے کا احتمال رکھتا ہے، اور اسی سے امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے اخذ کیا ہے، اور ان اعمال کا استثناء کیا ہے جو ترک کرنے کے قبیل سے ہیں، جیسے نجاست کو زائل کرنا، اور غصب کی ہوئی چیز کو واپس کرنا، اور منگنی پر لی ہوئی چیز کو واپس کرنا، اور ہدیہ کو پہونچانا، اور بھی اس کے علاوہ۔ پس ان افعال

(اعمال) کا درست ہونا درست نیت پر موقوف نہیں ہوتا، لیکن ان اعمال میں تقرب کی نیت پر ثواب موقوف ہوتا ہے، اور اسی قبیل سے یہ مسئلہ بھی ہے کہ جب کسی شخص نے اپنے جانور کو کھلایا، اور اگر اس کو کھلانے سے اللہ تعالی کے حکم کی فرماں برداری کرنے کا قصد کیا تو بے شک ثواب دیا جائے گا، اور اگر اس کو کھلانے سے مال کی حفاظت کرنے کا قصد کیا تو (اس پر) ثواب نہیں ہوگا (ملے گا)۔

ذَكَرَهُ الْقَرَافِيُّ وَيَسْتَثْنِيْ مِنْ ذٰلِكَ فَرَسَ الْمُجَاهِدِ، اِذَا رَبَطَهَا فِي سَبِيْلِ اللهِ فَاِنَّهَا اِذَا شَرِبَتْ وَهُوَ لَا يُرِيْدُ سَقِيَهَا اُثِيْبَ عَلٰى ذٰلِكَ كَمَا فِي صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ، وَكَذٰلِكَ الزَّوْجَةُ وَكَذٰلِكَ اِغْلَاقُ الْبَابِ وَاِطْفَاءُ الْمِصْبَاحِ عِنْدَ النَّوْمِ اِذَا قَصَدَ بِهِ اِمْتِثَالَ اَمْرِ اللهِ اُثِيْبَ وَاِنْ قَصَدَ اَمْراً آخَرَ فَلَا۔

ترجمہ: اس کو قرافی نے بھی ذکر کیا ہے اور اس سے مجاہد کے گھوڑے کو مستثنی کرتے ہیں، جبکہ مجاہد نے گھوڑے کو اللہ تعالی کے راستہ میں باندھا ہو، پس جب گھوڑے نے پیا اور مجاہد نے گھوڑے کو سیر اب کرنے کا ارادہ نہ کیا ہو تو اس (پلانے) پر (مجاہد کو) ثواب دیا جائے گا، ایسے ہی صحیح بخاری میں مذکور ہے، اور ایسے ہی (ثواب دیا جائے گا) بیوی (کو کھلانے پلانے پر)، اور ایسے ہی (ثواب دیا جائے گا) دروازہ کو بند کرنا (کرنے پر)، اور سوتے وقت چراغ کو بجھانا (بجھانے پر)، جبکہ ان (افعال) سے اللہ تعالی کے حکم کی فرماں برداری کرنے کا قصد کیا ہو، اور اگر (ان افعال سے کسی) دوسرے امر کا قصد کیا تو ثواب نہیں دیا جائے گا (ملے گا)۔

وَ اعْلَمْ اَنَّ النِّيَّةَ لُغَةً: اَلْقَصْدُ يُقَالُ نَوَاكَ اللهُ بِخَيْرٍ: اَىْ قَصَدَكَ بِهِ۔ وَ النِّيَّةُ شَرْعاً: قَصْدُ الشَّيْءِ مُقْتَرِناً بِفِعْلِهِ ، فَاِنْ قَصَدَ وَ تَرَاخٰى عَنْهُ فَهُوَ عَزْمٌ، وَ شُرِعَتِ النِّيَّةُ لِتَمْيِيْزِ الْعَادَةِ مِنَ الْعِبَادَةِ اَوْ لِتَمْيِيْزِ رُتَبِ الْعِبَادَةِ بَعْضَهَا عَنْ بَعْضٍ، مِثَالُ الْاَوَّلِ : اَلْجُلُوْسُ فِي الْمَسْجِدِ قَدْ يُقْصَدُ لِلْاِسْتِرَاحَةِ فِي الْعَادَةِ، وَ قَدْ يُقْصَدُ لِلْعِبَادَةِ بِنِيَّةِ الْاِعْتِكَافِ، فَالْمُمَيِّزُ بَيْنَ الْعِبَادَةِ وَ الْعَادَةِ هُوَ النِّيَّةُ، وَكَذٰلِكَ الْغُسْلُ: قَدْ يُقْصَدُ بِهِ تَنْظِيْفُ الْبَدَنِ فِي الْعَادَةِ، وَ قَدْ يُقْصَدُ بِهِ الْعِبَادَةَ فَالْمُمَيِّزُ هُوَ النِّيَّةُ۔

ترجمہ: اور جان لیجئے کہ نیّت لغت میں قصد کو کہتے ہیں، اور کہا جاتا ہے اللہ تعالی نے آپ کے ساتھ بھلائی کی نیّت کی یعنی اللہ تعالی نے تیرے ساتھ بھلائی کا قصد کیا۔ اور نیّت شرع میں شیئ کا قصد کرنا اس حال میں کہ قصد کے ساتھ فعل ملا ہوا ہو، کو کہتے ہیں۔ پس اگر اس نے قصد کیا (لیکن) فعل قصد سے دور (مقترن نہ) ہو، تو وہ پختہ ارادہ ہے۔ اور نیّت کو عادت اور عبادت میں فرق کرنے کے لئے یا بعض عبادت سے بعض عبادت کے مرتبوں کے فرق کے لئے بنانا گیا ہے۔ پہلے کی مثال: مسجد میں بیٹھنا، کبھی عادت میں آرام کرنے کا قصد کیا جاتا ہے اور کبھی اعتکاف کی نیّت سے عبادت کا قصد کیا جاتا ہے، پس عادت اور عبادت کے درمیان فرق کرنے والی (شیء) وہ نیّت ہے، اور ایسے ہی غسل: کہ کبھی اس سے عادت میں

بدن کی صفائی کا قصد کیا جاتا ہے اور کبھی اس سے عبادت کا قصد کیا جاتا ہے پس تمیز کرنے والی شیٔ وہ نیّت ہے۔

وَاِلٰی هٰذَا الْمَعْنٰی اَشَارَ النَّبِیُّ ﷺ حِیْنَ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ یُقَاتِلُ رِیَاءً وَیُقَاتِلُ حَمِیَّةً وَیُقَاتِلُ شُجَاعَةً، اَیُّ ذٰلِكَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی ﷻ فَقَالَ: ﴿مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْیَا فَهُوَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی﴾ وَ مِثَالُ الثَّانِی وَهُوَ الْمُمَیِّزُ رُتَبُ الْعِبَادَةِ ، كَمَنْ صَلّٰی اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ قَدْ یَقْصُدُ اِیْقَاعَهَا عَنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَ قَدْ یَقْصُدُ اِیْقَاعَهَا عَنِ السُّنَنِ فَالْمُمَیِّزُ هُوَ النِّیَّةُ، وَكَذٰلِكَ الْعِتْقُ قَدْ یَقْصُدُ بِهٖ غَیْرَهَا كَالنَّذْرِ وَنَحْوِهٖ، فَالْمُمَیِّزُ هُوَ النِّیَّةُ۔

ترجمہ: اور اسی معنی کی جانب رسول اللہ ﷺ نے اشارہ فرمایا ہے جس وقت اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ ایک دکھاوے کے لئے قتال کرتا ہے اودوسرا مروت کے لئے قتال کرتا ہے اور تیسرا بہادری کے لئے قتال کرتا ہے، پس ان میں سے کون اللہ تعالی کے راستہ میں ہے؟ تو فرمایا: جس نے اللہ تعال کے کلمہ کے لئے قتال کیا کہ وہ بلند ہو تو وہ شخص اللہ تعالی کے راستہ میں ہے۔ اور دوسرے کی مثال اور یہ عبادت کے مرتبوں کی تمیز کرنے والا ہے، جیسے کسی نے چار رکعات نماز پڑھی، پس کبھی نماز سے نمازِ ظہر (کے فرض) کے وقوع کا قصد کرتا ہے اور کبھی نماز سے سنن کے وقوع کا قصد کرتا ہے، لہذا تمیز کرنے والی

شیٔ وہ نیّت ہے، اور ایسے ہی غلام آزاد کرنا ہے کہ کبھی اس سے اس کے علاوہ کا قصد کیا جاتا ہے جیسے منّت اور اس کے جیسے دیگر، پس (ان کے درمیان) تمیز کرنے والی شیٔ وہ نیّت ہے۔

وَ فِی قَوْلِهٖ ﷺ ﴿وَ اِنَّمَا لِكُلِّ امْرِیءٍ مَا نَوٰی﴾ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّهٗ لَا تَجُوْزُ النِّیَابَةُ فِی الْعِبَادَاتِ، وَلَا التَّوْكِیْلُ مِنْ نَفْسِ النِّیَّةِ، وَقَدْ اُسْتُثْنِیَ مِنْ ذٰلِكَ تَفْرِقَةُ الزَّكَاةِ وَ ذِبْحُ الْاُضْحِیَّةِ، فَیَجُوْزُ التَّوْكِیْلُ فِیْهِمَا فِی النِّیَّةِ وَ الذِّبْحِ، وَ التَّفْرِقَةُ مَعَ الْقُدْرَةِ عَلٰی النِّیَّةِ، وَفِی الْحَجِّ: لَا یَجُوْزُ ذٰلِكَ مَعَ الْقُدْرَةِ وَ دَفْعِ الدَّیْنِ، اَمَّا اِذَا كَانَ عَلٰی جِهَةٍ وَاحِدَةٍ لَمْ یَحْتَجْ اِلٰی نِیَّةٍ، وَ اِنْ كَانَ عَلٰی جِهَتَیْنِ كَمَنْ عَلَیْهِ اَلْفَانِ بِاَحَدِهِمَا رَهَنَ فَاَدّٰی اَلْفاً قَالَ جَعَلْتُهٗ عَنْ اَلْفِ الرَّهْنِ، صَدَقَ، فَاِنْ لَمْ یَنْوِ شَیْئاً حَالَةَ الدَّفْعِ، ثُمَّ نَوٰی بَعْدَ ذٰلِكَ، وَ جَعَلَهٗ عَمَّا شَاءَ وَ لَیْسَ لَنَا نِیَّةٌ تَتَاَخَّرُ عَنِ الْعَمَلِ وَ تَصِحُّ اِلَّا هُنَا۔

ترجمہ: اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان: ﴿وَ اِنَّمَا لِكُلِّ امْرِیءٍ مَا نَوٰی﴾ میں اس بات پر دلیل ہے کہ عبادات میں نیابت جائز نہیں ہوتی، اور نہ نفسِ نیّت میں وکیل بنانا جائز ہے، اور اس سے زکاۃ کو جدا جدا دینے اور قربانی کے جانور ذبح کرنے کو مستثنیٰ کیا گیا ہے، پس ان دونوں میں نیّت اور ذبح کا وکیل بنانا جائز ہے، اور زکاۃ کو جدا جدا دینا نیّت پر قدرت کے باوجود ہے، اور حج میں قدرت ہونے کے ساتھ وکیل بنانا جائز نہیں ہے اور قرض کو ادا کرنے میں، اور رہا اس وقت جب یہ ایک جہت پر ہو تو نیّت کی حاجت نہیں ہوتی، اور اگر دو جہت پر ہو

جیسے وہ شخص جس پر دو ہزار قرض ہوں تو اس نے ایک ہزار کے بدلے رہن رکھا تو اس نے ایک ہزار ادا کر دیا اور کہا کہ میں نے اس ایک ہزار کو رہن کا ایک ہزار بنایا ہے، اس نے سچ کہا، اور اگر دینے کی حالت میں اس نے کسی چیز کی نیّت نہیں کی، پھر اس کے بعد نیّت کی اور اس کو اس سے بنایا جو اس نے چاہا، اور ہمارے لئے درست نہیں ہے کہ نیّت عمل سے مؤخر ہو، اور صحیح ہوتی ہے مگر یہاں۔

قَوْلُهُ ﷺ: ﴿فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا، أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَىٰ مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ﴾ اَصْلُ الْمُهَاجَرَةِ الْمُجَافَاةُ وَالتَّرْكُ، فَاسْمُ الْهِجْرَةِ يَقَعُ عَلٰى أُمُوْرٍ: (١) اَلْأُوْلٰى: هِجْرَةُ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْحَبْشَةِ حِيْنَ آذَى الْمُشْرِكُوْنَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَفَرُّوْا مِنْهُ اِلَى النَّجَاشِيِّ، وَكَانَتْ هٰذِهٖ بَعْدَ الْبِعْثَةِ بِخَمْسِ سِنِيْنَ، قَالَهُ الْبَيْهَقِيُّ۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کا فرمان: (فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا، أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَىٰ مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ) ہجرت کرنے کی اصل علیحدہ ہونا اور چھوڑنا ہے، پس ہجرت کا اسم چند امور پر واقع ہوتا ہے، (۱) پہلا: صحابہ کی ہجرت مکہ سے حبشہ کی جانب جس وقت مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کو اذیت دی تو صحابہ کرام مکہ سے نجاشی کی جانب چلے گئے، اور یہ ہجرت بعثت کے پانچ سال بعد ہوئی، اس قول کو بیہقی نے کہا ہے۔

(٢) الثَّانِيَةُ: اَلْهِجْرَةُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَ كَانَتْ هٰذِهِ بَعْدَ الْبِعْثَةِ بِثَلَاثَ عَشَرَةَ سَنَةً، وَ كَانَ يَجِبُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ بِمَكَّةَ اَنْ يُهَاجِرَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلَى الْمَدِيْنَةِ، وَ اَطْلَقَ جَمَاعَةٌ اَنَّ الْهِجْرَةَ كَانَتْ وَاجِبَةً مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ ، وَ هٰذَا لَيْسَ عَلَى اِطْلَاقِهِ فَاِنَّهُ لَا خُصُوْصِيَّةَ لِلْمَدِيْنَةِ، وَ اِنَّمَا الْوَاجِبُ الْهِجْرَةُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ، قَالَ اِبْنُ الْعَرَبِيِّ: قَسَّمَ الْعُلَمَاءُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمُ الذَّهَابَ فِي الْاَرْضِ هَرَباً وَ طَلَباً، فَالْاَوَّلُ يَنْقَسِمُ إِلَى سِتَّةِ اَقْسَامٍ۔

ترجمہ: (۲) دوسری ہجرت مکہ سے مدینہ کی جانب، اور یہ بعثت کے تیرہ سال بعد ہوئی، اور یہ ہجرت کرنا ہر مسلمان پر مکہ سے مدینہ رسول اللہ ﷺ کی جانب واجب تھی، اور ایک جماعت نے اس ہجرت کو مطلق رکھا ہے کہ مکہ سے مدینہ کی جانب ہی ہجرت کرنا واجب تھا، اور یہ اپنے اطلاق پر نہ رہا، لہٰذا مدینہ کی کوئی خصوصیت نہ رہی، اور واجب تو صرف رسول اللہ ﷺ کی جانب ہجرت کرنا ہے، ابنِ عربی نے کہا: کہ علما نے بھاگتے ہوئے اور طلب کرتے ہوئے زمین میں جانے کی (مختلف) اقسام کی ہیں، پس پہلی قسم چھ اقسام کی طرف منقسم ہوتی ہے۔

اَلْاَوَّلُ: اَلْخُرُوْجُ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ إِلَى دَارِ الْاِسْلَامِ وَ هِيَ بَاقِيَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَ الَّتِي انْقَطَعَتْ بِالْفَتْحِ فِي قَوْلِهِ ﷺ ﴿لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ﴾ هِيَ الْقَصْدُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَيْثُ كَانَ۔ الثَّانِي: اَلْخُرُوْجُ مِنْ اَرْضِ الْبِدْعَةِ، قَالَ ابْنُ

الْقَاسِمِ: سَمِعْتُ مَالِكاً يَقُوْلُ: لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُّقِيْمَ بِاَرْضٍ يُسَبُّ فِيْهَا السَّلْفُ۔ اَلثَّالِثُ: اَلْخُرُوْجُ مِنْ اَرْضٍ يَغْلِبُ عَلَيْهَا الْحَرَامُ، فَاِنَّ طَلَبَ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ۔

ترجمہ: (۱) پہلی قسم: دار الحرب سے دار الاسلام کی جانب نکلنا اور یہ قیامت کے دن تک باقی رہے گی، اور وہ ہجرت جو رسول اللہ ﷺ کے فرمان (لَاهِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ) فتحِ مکہ کے بعد کوئی ہجرت نہیں ہے۔ میں فتحِ مکہ سے ختم ہو چکی وہ رسول اللہ ﷺ کی جانب قصد کرنا ہے جہاں آپ ﷺ ہیں۔ (۲) دوسری قسم: بدعت والی زمین سے نکلنا، ابنِ قاسم نے کہا کہ میں نے امامِ مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ وہ ایسی زمین میں اقامت کرے جس میں سلف کو گالیاں دی جاتی ہوں۔ (۳) تیسری قسم: اس زمین سے نکلنا جس میں حرام غالب ہو گیا ہو، پس حلال کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

اَلرَّابِعُ: اَلْفِرَارُ مِنَ الْاَذِيَّةِ فِى الْبَدَنِ، وَ ذٰلِكَ فَضْلٌ مِّنَ اللهِ تَعَالٰى اَرْخَصَ فِيْهِ، فَاِذَا خَشِيَ عَلٰى نَفْسِهِ فِى مَكَانٍ فَقَدْ اَذِنَ اللهُ تَعَالٰى لَهُ فِى الْخُرُوْجِ عَنْهُ، وَ الْفِرَارُ بِنَفْسِهِ يُخَلِّصُهَا مِنْ ذٰلِكَ الْمَحْذُوْرِ، وَ اَوَّلُ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَيْثُ خَافَ مِنْ قَوْمِهِ فَقَالَ: ﴿اِنِّىْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّىْ﴾ العنکبوت: ۲۶۔ وَ قَالَ تَعَالٰى مُخْبِراً عَنْ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفاً يَتَرَقَّبُ﴾ القصص: ۲۱۔

ترجمہ: (۴) چوتھی قسم: بدن میں اذیّت سے فرار اختیار کرنا، اور یہ اللہ تعالی کے فضل میں سے ہے کہ اللہ تعالی نے اس میں رخصت دی ہے، پس جب کوئی اپنی جان پر کسی مکان میں خوف محسوس کرے تو اللہ تعالی نے اس کو وہاں سے نکلنے کی اجازت دی ہے، اور اپنی جان کے ساتھ بھاگنا وہ اپنی جان کو اس مصیبت سے نجات دلاتا ہے، اور سب سے پہلا شخص جس نے اس کو کیا وہ حضرتِ ابراہیم علیہ السلام ہیں جہاں آپ اپنی قوم سے خوف زدہ ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا: (اور ابراہیم نے کہا میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرتا ہوں)۔ اور اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کے بارے میں خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: (تو اس شہر سے نکلا ڈرتا ہوا اس انتظار میں کہ اب کیا ہوتا ہے)۔

اَلْخَامِسُ: اَلْخُرُوْجُ خَوْفَ الْمَرَضِ فِي الْبِلَادِ الْوَخْمَةِ اِلَى الْاَرْضِ النُّزْهَةِ، وَ قَدْ اَذِنَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِلْعُرَنِيِّيْنَ فِي ذٰلِكَ حِيْنَ اِسْتَوْخَمُوْا الْمَدِيْنَةَ اَنْ يُّخْرَجُوْا اِلَى الْمَرْجِ۔ اَلسَّادِسُ: اَلْخُرُوْجُ خَوْفاً مِنَ الْاَذِيَّةِ فِي الْمَالِ ، فَاِنَّ حُرْمَةَ مَالِ الْمُسْلِمِ كَحُرْمَةِ دَمِهٖ۔ وَ اَمَّا قِسْمُ الطَّلَبِ ، فَاِنَّهٗ يَنْقَسِمُ اِلٰى عَشَرَةٍ: طَلَبُ الدِّيْنِ وَ طَلَبُ الدُّنْيَا ، وَ طَلَبُ الدِّيْنِ يَنْقَسِمُ اِلٰى تِسْعَةِ اَنْوَاعٍ۔ اَلْاَوَّلُ سَفَرُ الْعِبْرَةِ قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿اَوَ لَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ الروم: ۹۔ وَ قَدْ طَافَ ذُوْ الْقَرْنَيْنِ فِي الدُّنْيَا لِيَرَى عَجَائِبَهَا۔

ترجمہ: (۵) پانچوی قسم: بیماری والی زمین سے خوشگوار زمین کی طرف بیماری کے خوف سے نکلنا، اور رسول اللہ ﷺ نے اہلِ عرینہ کو اس میں اجازت عطا فرمائی ہے جس وقت وہ مدینہ میں بیمار ہوئے چراگاہ کی طرف نکلنے کا۔ (٦) چھٹی قسم: مال مین اذیت کے خوف سے نکلنا، پس مسلمان کے مال کی حرمت اس کے خون کی حرمت کے جیسے ہے۔ اور رہی طلب کی قسم تو یہ دس اقسام کی طرف منقسم ہوتی ہے۔ دین کو طلب کرنا، دنیا کو طلب کرنا۔ اور دین کو طلب کرنا نو قسموں کی طرف منقسم ہوتی ہے۔ (۱) عبرت کا سفر اللہ تعالی نے فرمایا کیا وہ زمین میں سفر نہین کرتے کہ دیکھیں ان سے پہلے کا انجام کیا ہوا۔ اور ذوالقرنین نے دنیا میں چکر لگایا تاکہ وہ دنیا کے عجائب دیکھیں۔

اَلثَّانِي: سَفَرُ الْحَجِّ۔ اَلثَّالِثُ: سَفَرُ الْجِهَادِ۔ اَلرَّابِعُ: سَفَرُ الْمَعَاشِ۔ اَلْخَامِسُ: سَفَرُ التِّجَارَةِ وَ الْكَسْبِ الزَّائِدِ عَلَى الْقُوْتِ، وَهُوَ جَائِزٌ لِقَوْلِهِ تَعَالىٰ: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلاً مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ البقرة: ۱۹۸۔ اَلسَّادِسُ: طَلَبُ الْعِلْمِ۔ اَلسَّابِعُ: قَصْدُ الْبِقَاعِ الشَّرِيْفَةِ، قَالَ ﷺ: ﴿لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلىٰ ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ﴾۔ اَلثَّامِنُ: قَصْدُ الثُّغُوْرِ لِلرِّبَاطِ بِهَا۔

ترجمہ: (۲) حج کا سفر۔ (۳) جہاد کا سفر۔ (۴) معاش کا سفر۔ (۵) تجارت اور ایسے کسب کا سفر جو خراک سے زائد ہو۔ اور یہ سفر جائز ہے اللہ تعالی کے فرمان (تم پر کوئی حرج نہیں ہے کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو) کی وجہ سے۔ (٦) علم کے طلب کا سفر۔ (٧) مقدس

علاقوں کے قصد کا سفر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کجاوے نہیں کسے جائیں گے مگر تین مساجد کی طرف۔(۸) سرحدوں کا قصد کرنا اس میں حفاظت کے لئے قیام کرے۔

اَلتَّاسِعُ: زِيَارَةُ الْاِخْوَانِ فِي اللهِ تَعَالٰى، قَالَ ﷺ: ﴿زَارَ رَجُلٌ اَخاً لَهُ فِي قَرْيَةٍ، فَاَرْصَدَ اللهُ لَهُ مَلَكاً عَلٰى مَدْرَجَتِهِ، فَقَالَ: اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ: اُرِيْدُ اَخاً لِي فِي هٰذِهِ الْقَرْيَهِ، فَقَالَ: هَلْ لَهُ عَلَيْكَ مِنْ نِعْمَةٍ تُؤَدِّيْهَا قَالَ: لَا، اِلَّا اَنِّي اُحِبُّهُ فِي اللهِ تَعَالٰى، قَالَ: فَاِنِّي رَسُوْلُ اللهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللهَ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهُ﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ غَيْرُهُ۔ (۳) اَلثَّالِثَةُ: هِجْرَةُ الْقَبَائِلِ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِيَتَعَلَّمُوْا الشَّرَائِعَ وَ يَرْجِعُوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَيُعَلِّمُوْهُمْ۔ (۴) اَلرَّابِعَةُ: هِجْرَةُ مَنْ اَسْلَمَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ لِيَأْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهِ۔

ترجمہ:(۹) اللہ تعالی کی محبت میں بھائیوں کی زیارت کا سفر، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص اپنے بھائی سے ملاقات کرنے کے لئے ایک بستی میں گیا، تو اللہ تعالی نے اس کے لئے اس کے راستہ میں ایک فرشتہ کو کھڑا کر دیا، تو فرشتہ نے کہا تو کہاں کا ارادہ رکھتا ہے؟ اس نے کہا میں اپنے ایک بھائی کا ارادہ رکھتا ہوں جو اس بستی میں رہتا ہے، فرشتہ نے کہا کیا تجھ پر اس کی کوئی نعمت ہے جس کو تو ادا کرنے جارہا ہے؟ اس نے جواب دیا، نہیں مگر میں اس سے اللہ تعالی کی رضا کے لئے محبت کرتا ہوں، فرشتہ نے کہا بے شک میں تیری طرف اللہ تعالی کا بھیجا ہوا ہوں پس اللہ تعالی تجھ سے ایسے ہی محبت کرتا ہے جیسے تو اس سے محبت کرتا ہے۔ اس

حدیث کو مسلم اور ان کے علاوہ دیگر محدثین نے روایت کیا ہے۔ (۳) تیسری قسم: قبائل کا رسول اللہ ﷺ کی جانب ہجرت کرنا تاکہ وہ شریعت کو سیکھیں اور پھر اپنی قوم کی جانب لوٹیں تو ان کو سکھائیں۔ (۴) چوتھی قسم: اس شخص کا ہجرت کرنا جو اہلِ مکہ میں سے اسلام لایا تاکہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے پھر اپنی قوم کی طرف لوٹ جائے۔

(۵) اَلْخَامِسَةُ: اَلْهِجْرَةُ مِنْ بِلَادِ الْكُفْرِ اِلٰى بِلَادِ الْاِسْلَامِ ، فَلَا يُحِلُّ لِلْمُسْلِمِ الْاِقَامَةُ بِدَارِ الْكُفْرِ، قَالَ الْمَاوَرْدِيُّ: فَاِنْ صَارَ لَهُ بِهَا اَهْلٌ وَعَشِيْرَةٌ ، وَاَمْكَنَهُ اِظْهَارُ دِيْنِهِ، لَمْ يَجُزْ لَهُ اَنْ يُّهَاجِرَ، لِاَنَّ الْمَكَانَ الَّذِي هُوَ فِيْهِ قَدْ صَارَ دَارَ اِسْلَامٍ۔

(٦) اَلسَّادِسُ: هِجْرَةُ الْمُسْلِمِ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةٍ، بِغَيْرِ سَبَبٍ شَرْعِيٍّ، وَهِيَ مَكْرُوْهَةٌ فِي الثَّلَاثَةِ، وَفِيْمَا زَادَ حَرَامٌ اِلَّا لِضَرُوْرَةٍ۔

ترجمه : (۵) پانچویں قسم: کفر کے شہروں سے اسلام کے شہروں کی طرف ہجرت کرنا، پس کسی مسلمان کے لئے دار الکفر میں اقامت کرنا حلال نہیں ہے، ماوردی نے کہا ہے کہ اگر اس شخص کے گھر والے اور رشتہ دار دار الکفر میں ہوں اور اس کو اپنے دین کا اظہار کرنا ممکن بھی ہو تو اس کے لئے ہجرت کرنا جائز نہیں ہے، اس لئے کہ وہ مکان جس میں وہ ہے اب وہ دارالاسلام ہو گیا، (٦) چھٹی قسم: کسی مسلمان کا اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ بغیر کسی سببِ شرعی کے ہجرت (دور رہنا) اور یہ تین دن تک مکروہ ہے اور تین دن سے زیادہ حرام ہے مگر ضرورت کے لئے۔

وَحُكِيَ أَنَّ رَجُلاً هَجَرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِ هٰذِهِ الْأَبْيَاتِ:

يَا سَيِّدِي عِنْدَكَ لِي مَظْلِمَةٌ فَاسْتَفْتِ فِيهَا ابْنَ أَبِي خَيْثَمَةَ

فَإِنَّهُ يَرْوِيهِ عَنْ جَدِّهِ مَا قَدْ رَوَى الضَّحَّاكُ عَنْ عِكْرِمَةَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْمُصْطَفٰى نَبِيِّنَا الْمَبْعُوثِ بِالْمَرْحَمَةِ

إِنَّ صُدُودَ الْإِلْفِ عَنْ إِلْفِهِ فَوْقَ ثَلَاثٍ رَبُّنَا حَرَّمَهُ

(۷) اَلسَّابِعَةُ: هِجْرَةُ الزَّوْجِ الزَّوْجَةَ إِذَا تَحَقَّقَ نُشُوْزُهَا قَالَ تَعَالٰى: ﴿وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ﴾ النساء: ۳۴۔ وَ مِنْ ذٰلِكَ هِجْرَةُ أَهْلِ الْمَعَاصِي فِي الْمَكَانِ وَ الْكَلَامِ، وَ جَوَابِ السَّلَامِ وَ ابْتِدَاؤُهُ۔ (۸) اَلثَّامِنَةُ: هِجْرَةُ مَا نَهَى اللهُ عَنْهُ، وَهُوَ أَعَمُّ الْهِجْرِ۔

ترجمہ: اور حکایت بیان کی گئی ہے کہ ایک آدمی نے اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ جدائی اختیار کی تو اس نے اس کی طرف یہ اشعار لکھے:

اے میرے سردار تجھ سے میری ایک شکایت ہے۔ پس میں نے اس معاملہ میں ابنِ حیثمہ سے فتوی طلب کیا۔

تو انہوں نے اس حدیث کو اپنے دادا سے روایت کی۔ جس کو ضحاک نے عکرمہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے ابنِ عباس سے اور وہ مصطفی ﷺ سے۔ جو ہمارے نبی ہیں اور رحمت کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں۔

بے شک دوست کا اپنے دوست سے اعراض کرنا۔ تین دن سے زیادہ اس کو ہمارے رب نے حرام فرمایا ہے۔

(۷) ساتویں قسم: شوہر کا (اپنی) بیوی سے ہجرت کرنا (دور رہنا) جب کہ اس کی نفرت متحقق ہو جائے۔ اللہ تعالی نے فرمایا: (اور ان سے الگ سوؤ)۔ اور اسی سے اہلِ معاصی کا مکان میں، اور کلام میں، اور جوابِ سلام میں اور ابتدائے سلام میں ہجرت کرنا۔ (۸) آٹھویں قسم: اس چیز سے ہجرت کرنا جس سے اللہ تعالی نے منع فرمایا ہے، اور یہ ہجرت عام ہے۔

قَوْلُهُ ﷺ ﴿فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللهِ وَ رَسُوْلِهِ﴾ اَیْ نِيَّةً وَ قَصْداً فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللهِ وَ رَسُوْلِهِ حُكْماً وَ شَرْعاً۔ ﴿وَ مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا...الخ﴾ نَقَلُوْا اَنَّ رَجُلاً هَاجَرَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَا يُرِيْدُ بِذٰلِكَ فَضِيْلَةَ الْهِجْرَةِ وَ اِنَّمَا هَاجَرَ لِيَتَزَوَّجَ اِمْرَأَةً تُسَمّٰى اُمُّ قَيْسٍ فَسُمِّيَ مُهَاجِرُ اُمِّ قَيْسٍ، فَاِنْ قِيْلَ: اَلنِّكَاحُ مِنْ مَطْلُوْبَاتِ الشَّرْعِ فَلِمَ كَانَ مِنْ مَطْلُوْبَاتِ الدُّنْيَا ؟ قِيْلَ فِي الْجَوَابِ: اِنَّهُ لَمْ يَخْرُجْ فِي الظَّاهِرِ لَهَا، وَ اِنَّمَا خَرَجَ فِي الظَّاهِرِ لِلْهِجْرَةِ، فَلَمَّا اَبْطَنَ خِلَافَ مَا اَظْهَرَ اِسْتَحَقَّ الْعِتَابَ وَ اللَّوْمَ، وَ قِيْسَ بِذٰلِكَ مَنْ خَرَجَ فِي الصُّوْرَةِ الظَّاهِرَةِ لِطَلَبِ الْحَجِّ وَ قَصْدِ التِّجَارَةِ، وَ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ لِطَلَبِ الْعِلْمِ اِذَا قُصِدَ بِهِ حُصُوْلُ رِيَاسَةٍ اَوْ وِلَايَةٍ۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کا فرمان: ﴿فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللهِ وَ رَسُوْلِهِ﴾ یعنی نیّت کرنا اور قصد کرنا، پس اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی جانب ہے حکماً اور شرعاً، اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان: ﴿وَ مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا...الخ﴾ انہوں نے نقل کیا ہے کہ ایک آدمی نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی (لیکن) اس نے اس (فعل) سے ہجرت کی فضیلت کا ارادہ نہیں کیا تھا اور محض اس نے ہجرت کی تا کہ ایک عورت سے نکاح کرے جس کا نام اُمِّ قَیس تھا پس اس کا نام مہاجر اُمِّ قَیس رکھا گیا۔ پس اگر کہا جائے کہ نکاح تو شریعت کے مطلوبات میں سے ہے تو کیسے دنیا کے مطلوبات میں سے ہو گیا؟ تو جواب میں کہا گیا ہے کہ وہ اس کے لئے ظاہر میں نہیں نکلا (بلکہ) محض ظاہر میں ہجرت کے لئے نکلا، پس جب اس نے اس کے خلاف کو چھپایا جس کو اس نے ظاہر کیا تو وہ عتاب اور ملامت کا مستحق ہو گیا، اور اسی پر اس کو قیاس کیا گیا ہے جو ظاہر صورت میں طلبِ حج کے لئے نکلا اور تجارت کا بھی قصد کیا، اور ایسے ہی طلبِ علم کے لئے نکلنا جب کہ اس سے حصولِ ریاست یا ولایت کا قصد کیا۔

قَوْلُهُ ﷺ: ﴿فَهِجْرَتُهُ اِلَى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ﴾ يَقْتَضِى اَنَّهُ لَا ثَوَابَ لِمَنْ قَصَدَ بِالْحَجِّ التِّجَارَةِ وَ الزِّيَارَةِ ، وَيَنْبَغِى حَمْلُ الْحَدِيْثِ عَلَى مَا اِذَا كَانَ الْمُحَرِّكُ وَ الْبَاعِثُ لَهُ عَلَى الْحَجِّ اِنَّمَا هُوَ التِّجَارَةُ، فَاِنْ كَانَ الْبَاعِثُ لَهُ الْحَجُّ فَلَهُ الثَّوَابُ ، وَ التِّجَارَةُ تَبْعٌ لَهُ اِلَّا اَنَّهُ نَاقِصُ الْأَجْرِعَمَّنْ اَخْرَجَ نَفْسَهُ لِلْحَجِّ ، وَ اِنْ كَانَ الْبَاعِثُ لَهُ كِلَيْهِمَا فَيَحْتَمِلُ حُصُوْلَ الثَّوَابِ ، لِاَنَّ هِجْرَتَهُ لَمْ تَتَمَحَّضْ لِلدُّنْيَا ، وَ يَحْتَمِلُ خِلَافَهُ، لِاَنَّهُ

قَدْ خَلَطَ عَمَلَ الْآخِرَةِ بِعَمَلِ الدُّنْيَا، لٰكِنَّ الْحَدِيْثَ رَتَّبَ فِيْهِ الْحُكْمُ عَلَى الْقَصْدِ الْمُجَرَّدِ، فَاَمَّا مَنْ قَصَدَ هُمَا لَمْ يَصْدُقْ عَلَيْهِ اَنَّهُ قَصْدُ الدُّنْيَا فَقَطُّ، وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کا فرمان: ﴿فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ﴾ تقاضا کرتا ہے کہ ثواب نہ ملے اس شخص کو جس نے حج سے تجارت اور زیارت کا قصد کیا ہو، اور مناسب ہے کہ حدیث کو اس پر محمول کیا جائے جس نے اس کو حج پر حرکت دی اور باعث بنا اور محض وہ تجارت ہے، پس اگر اسے ابھارنے والا حج ہو تو اس کے لئے ثواب ہو گا، اور اگر تجارت حج کے تابع ہو مگر یہ کہ وہ ناقص الاجر ہو گا اس سے جس نے اپنے آپ کو حج کے لئے ہی نکالا، اور اگر اس کا باعث دونوں ہوں تو ثواب کے حاصل ہونے کا احتمال رکھتا ہے، اس لئے کہ اس کی ہجرت محض دنیا کے لئے نہیں ہے، اور اس کے خلاف کا بھی احتمال رکھتا ہے، اس لئے کہ اس نے عملِ آخرت کو عملِ دنیا سے ملا دیا ہے، لیکن حدیثِ پاک میں صرف قصد پر حکم مرتّب ہوتا ہے، پس رہا وہ شخص جس نے دونوں کا قصد کیا اس پر صادق نہ آیا کہ اس نے صرف دنیا کا قصد کیا ہے، اللہ جس کے لئے پاکی ہے اور جو بلند و بالا ہے خوب جاننے والا ہے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْبِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

اَلْحَدِیْثُ الثَّانِیْ

عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ تَعَالَی عَنْهُ أَیضاً قَالَ: بَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لاَ یُرَی عَلَیْه أَثَرُ السَّفَرِ وَلاَ یَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتّٰی جَلَسَ إِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَأَسْنَدَ رُکْبَتَیْهِ إِلَی رُکْبَتَیْهِ وَوَضَعَ کَفَّیْهِ عَلٰی فَخِذَیْهِ وَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِیْ عَنِ الإِسْلاَمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اَلإِسْلاَمُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَّسُولُ اللهِ، وَتُقِیْمَ الصَّلاَةَ، وَتُؤْتِیَ الزَّکَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ البَیْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَیْهِ سَبِیْلاً، قَالَ: صَدَقْتَ. فَعَجِبْنَا لَهُ یَسْأَلُهُ وَیُصَدِّقُهُ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِیْ عَنِ الإِیْمَانِ ، قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلاَ ئِکَتِهِ، وَکُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْیَوْمِ الآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالقَدَرِ خَیْرِهِ وَشَرِّهِ، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِیْ عَنِ الإِحْسَانِ، قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللهَ کَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَکُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ یَرَاكَ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَةِ، قَالَ: مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِیْ عَنْ أَمَارَاتِهَا، قَالَ: أَنْ تَلِدَ الأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَی الْحُفَاةَ العُرَاةَ العَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی البُنْیَانِ ، ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِیّاً ثُمَّ قَالَ: یَا عُمَرُ أَتَدْرِی مَن

السَّائِلُ؟ قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّهُ جِبْرِيْلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ»، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان الإیمان والإسلام والإحسان...إلخ، ر:۸، ص:۲۱.

ترجمہ: حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک صاحب ہمارے سامنے نمودار ہوئے جن کے کپڑے بہت سفید اور بال خوب کالے تھے اُن پر آثارِ سفر ظاہر نہ تھے اور ہم میں سے کوئی اُنہیں پہچانتا بھی نہ تھا یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے اور اپنے گھٹنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں شریف سے مَس کردیئے اور اپنے ہاتھ اپنے زانو پر رکھے اور عرض کیا اَے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مجھے اسلام کے متعلق بتایئے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرو، زکوۃ دو، رمضان کے روزے رکھو، کعبہ کا حج کرو اگر وہاں تک پہنچ سکو، عرض کیا کہ سچ فرمایا ہم کو ان پر تعجب ہوا کہ حضور سے پوچھتے بھی ہیں اور تصدیق بھی کرتے ہیں عرض کیا کہ مجھے ایمان کے متعلق بتایئے فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور آخری دن کو مانو اور اچھی بُری تقدیر کو مانو، عرض کیا آپ سچے ہیں عرض کیا مجھے احسان کے متعلق بتایئے فرمایا اللہ کی عبادت ایسے کرو کہ گویا اُسے دیکھ رہے ہو اگر یہ نہ ہوسکے تو خیال کرو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے عرض کیا کہ قیامت کی خبر دیجئے فرمایا کہ جس سے پوچھ رہے ہو وہ قیامت کے بارے میں سائل سے زیادہ خبردار نہیں عرض کیا کہ قیامت کی کچھ

نشانیاں ہی بتادیجئے فرمایا کہ لونڈی اپنے مالک کو جنے گی اور ننگے پاؤں ننگے بدن والے فقیروں، بکریوں کے چرواہوں کو محلوں میں فخر کرتے دیکھو گے راوی فرماتے ہیں کہ پھر سائل چلے گئے میں کچھ دیر ٹھہرا رہا، حضور ﷺ نے (مجھ سے) فرمایا اے عمر! جانتے ہو یہ سائل کون ہیں؟ مَیں نے عرض کیا اللہ اوراس کا رسول زیادہ جانتے ہیں فرمایا یہ حضرت جبریل تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

راوی کے حالات

آپ کا نام شریف عمر ابن خطاب ابن نفیل ہے، کنیت ابو حفص، لقب فاروق اعظم، خطاب امیر المؤمنین۔ آپ قرشی عدوی ہیں، کعب ابن لوی میں حضور سے مل جاتے ہیں، آپ کے فضائل بے حد و بے شمار ہیں۔ جلیل القدر صحابی، قدیم الاسلام مؤمن ہیں، آپ کے ایمان سے مسلمانوں کا چالیس کا عدد پورا ہوا، آپ کے ایمان لانے پر فرشتوں میں مبارکباد کی دھوم مچی اور یہ آیت اُتری: يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ابو بکر صدیق کے بعد ۱۳ ہجری میں آپ کی بیعت کی گئی، آپ کے زمانہ میں اسلام بہت پھیلا، بہت ممالک فتح ہوئے، قرآن کریم کی بہت سی آیتیں آپ کی رائے کے مطابق اتریں، دس سال چھ مہینے خلافت کی تریسٹھ سال عمر شریف ہوئی، ۲۶ ذوالحجہ ۲۳ ہجری، بدھ کے دن مسجد نبوی محراب النبی میں مصلیٰ مصطفی ﷺ پر نماز فجر پڑھاتے ہوئے شہید کیئے گئے، مغیرہ ابن شعبہ کے یہودی غلام ابو لؤلؤ نے خنجر کا وار کیا، آپ کی شہادت پر درو دیوار سے اسلام کے رونے کی آواز آتی تھی کہ آج اسلام و مسلمین یتیم ہوگئے، حضرت صہیب

نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی، گنبد خضری میں پہلوئے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں دفن ہوئے، آپ کی روایتیں پانچ سو سینتیس ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(مراۃ۔ج۔۱۔ص۴۰)

قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِسْلَامِ﴾ اَلْاِيْمَانُ فِي اللُّغَةِ: هُوَ مُطْلَقُ التَّصْدِيْقِ، وَ فِي الشَّرْعِ: عِبَارَةٌ عَنْ تَصْدِيْقٍ خَاصٍّ، وَ هُوَ التَّصْدِيْقُ بِاللّٰهِ، وَ مَلَائِكَتِهِ، وَ كُتُبِهِ، وَ رُسُلِهِ، وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ، وَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَ شَرِّهِ۔ وَ اَمَّا الْاِسْلَامُ فَهُوَ عِبَارَةٌ عَنْ فِعْلِ الْوَاجِبَاتِ ، وَ هُوَ الْاِنْقِيَادُ اِلَى عَمَلِ الظَّاهِرِ، قَدْ غَايَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَيْنَ الْاِيْمَانِ وَ الْاِسْلَامِ كَمَا فِي الْحَدِيْثِ ،قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا﴾ الحجرات:۱۴۔

ترجمہ: حضرتِ جبریل علیہ السلام کا قول: (اَخْبِرْنِي عَنِ الْاِسْلَامِ) آپ مجھے اسلام کے بارے میں خبر دیجئے۔ ایمان لغت میں مطلق تصدیق کو کہتے ہیں، اور شرع میں ایک خاص قسم کی تصدیق کا نام ہے، اور وہ اللہ تعالیٰ کی اور اس کے فرشتوں کی اور اس کے کتابوں کی اور اس کے رسولوں کی اور آخری دن (قیامت) کی اور اچھی اور بری تقدیر کی تصدیق کرنا ہے۔ اور رہا اسلام تو وہ واجبات کو کرنے کا نام ہے، اور وہ عملِ ظاہر کی جانب نمایا (تابعدار) ہونا ہے ، اور اللہ تعالیٰ نے ایمان اور اسلام کے درمیان مغایرت فرمائی ہے جیسے کہ حدیثِ پاک میں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: گنوار بولے ہم ایمان لائے تم فرماؤ تم ایمان تو نہ لائے ہاں یوں کہوں کہ ہم مطیع ہوئے۔

وَ ذٰلِكَ اَنَّ الْمُنَافِقِیْنَ كَانُوْا یُصَلُّوْنَ وَ یَصُوْمُوْنَ وَ یَتَصَدَّقُوْنَ، وَ بِقُلُوْبِهِمْ یُنْكِرُوْنَ، فَلَمَّا اِدَّعُوْا الْاِیْمَانَ كَذَّبَهُمُ اللهُ تَعَالٰى فِیْ دَعْوَاهِمُ الْاِیْمَانِ لِاِنْكَارِهِمْ بِالْقُلُوْبِ، وَ صَدَّقَهُمْ فِیْ دَعْوَى الْاِسْلَامِ لِتَعَاطِیْهِمْ اِیَّاهُ۔ قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿ اِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى۔﴿ وَ اللهُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ لَكٰذِبُوْنَ﴾ المنافقون:۱۔ اَیْ فِیْ دَعْوَاهِمِ الشَّهَادَةِ بِالرِّسَالَةِ مَعَ مُخَالِفَةِ قُلُوْبِهِمْ، لِاَنَّ اَلْسِنَتَهُمْ لَمْ تُوَاطِیْ ءُقُلُوْبَهُمْ، وَ شَرْطُ الشَّهَادَةِ بِالرِّسَالَةِ : اَنْ یُّوَاطِیَ اللِّسَانُ الْقَلْبَ فَلَمَّا كَذَبُوْا فِیْ دَعْوَاهِمْ بَیَّنَ اللهُ تَعَالٰى كِذْبَهُمْ۔

ترجمہ: اور وہ بے شک منافقین نماز پڑھتے تھے اور روزہ رکھتے تھے اور صدقہ دیتے تھے اور اپنے دلوں سے انکار کرتے تھے، پس جب انہوں نے ایمان کا دعوی کیا تو اللہ تعالی نے ان کی ان کے ایمان کے دعوی میں ان کے اپنے دل سے انکار کرنے کی بناء پر تکذیب فرمائی، اور اللہ تعالی نے ان کے اسلام کو لینے (قبول کرنے) کی وجہ سے اسلام کے دعوی میں ان کی تصدیق فرمائی، اور فرمایا: (جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں) اللہ تعالی کے فرمان تک (اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں)۔ یعنی اپنے دلوں کی مخالفت کے ساتھ شہادت بالرّسالت کے اپنے دعوی میں، اس لئے کہ ان کی زبانیں ان کے دلوں کی موافقت نہیں کی، اور شہادت بالرّسالت کی شرط زبان کا دل کے موافق ہونا ہے، پس جب وہ لوگ اپنے دعوی میں جھوٹے ہوئے تو اللہ تعالی نے ان کے کذب کو ظاہر فرمادیا۔

وَ لَمَّا كَانَ الْإِيمَانُ شَرْطاً فِي صِحَّةِ الْإِسْلَامِ اِسْتَثْنَى اللهُ تَعَالَى مِنَ الْمُؤمِنِينَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿فَأَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ الذاريات: ٣٥، ٣٦۔ فَهٰذَا اِسْتِثْنَاءٌ مُتَّصِلٌ لِمَا بَيْنَ الشَّرْطِ وَ الْمَشْرُوطِ مِنَ الْإِتِّصَالِ وَ لِهٰذَا سَمَّى اللهُ تَعَالَى الصَّلَاةَ اِيْمَاناً۔ قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَ مَا كَانَ اللهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ﴾ البقرة: ١٤٣۔ وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَ لَا الْإِيْمَانُ﴾ الشورى: ٥٢۔ أَيْ الصَّلَاةُ۔

ترجمہ: اور جب ایمان اسلام کے صحیح ہونے میں شرط ہوا تو اللہ تعالی نے مؤمنین سے مسلمین کو مستثنی فرما دیا اللہ تعالی نے فرمایا: (تو ہم نے اس شہر میں جو ایمان والے تھے نکال لئے۔ تو ہم نے وہاں ایک ہی گھر مسلمان پایا)۔ پس یہ اس کے لئے استثنائے متصل ہے جو اتصال سے شرط اور مشروط کے درمیان ہے اور اسی وجہ سے اللہ تعالی نے نماز کا نام ایمان رکھا، اللہ تعالی نے فرمایا: (اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان اکارت کرے)۔ اور اللہ تعالی نے فرمایا: (اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکام شرع کی تفصیل) یعنی نماز۔

قَوْلُهُ ﷺ: ﴿وَ تُؤمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَ شَرِّهِ﴾ بِفَتْحِ الدَّالِ وَ سُكُوْنِهَا لُغَتَانِ، وَ مَذْهَبُ أَهْلِ الْحَقِّ: إِثْبَاتُ الْقَدَرِ، وَ مَعْنَاهُ أَنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى قَدَّرَ الْأَشْيَاءَ فِي الْقِدَمِ، وَ عَلِمَ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى أَنَّهَا سَتَقَعُ فِي أَوْقَاتٍ مَعْلُوْمَةٍ عِنْدَهُ

سُبْحَانَهُ وَ تَعَالٰى، وَفِي اَمْكِنَةٍ مَعْلُوْمَةٍ وَهِيَ تَقَعُ عَلٰى حَسْبِ مَا قَدَّرَهُ اللهُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالٰى۔ وَ اعْلَمْ اَنَّ التَّقَادِيْرَ اَرْبَعَةٌ۔

ترجمه: رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمان: اور تیرا اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لانا، دال کے فتحہ اور اس کے سکون کے ساتھ دونوں لغتیں ہیں، اور اہلِ حق کا مذہب تقدیر کا ثابت کرنا (پہچاننا) ہے، اور اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے زمانۂ قدیم میں ہی چیزوں کو مقدر فرما دیا، اور اللہ سبحانہ و تعالی جانتا ہے کہ عنقریب وہ اوقاتِ معلومہ میں وقوع پذیر ہوں گی، اور ممکنۂ معلومہ میں، اور وہ اس اعتبار سے وقوع پذیر ہوں گی جس اعتبار سے اللہ سبحانہ و تعالی نے انہیں مقدر فرمایا ہے۔ اور جان لیجئے کہ تقدیر چار قسم کی ہیں۔

(١) اَلْاَوَّلُ: اَلتَّقْدِيْرُ فِي الْعِلْمِ، وَلِهٰذَا قِيْلَ: اَلْعِنَايَةُ قَبْلَ الْوِلَايَةِ، وَ السَّعَادَةُ قَبْلَ الْوِلَادَةِ، وَ اللَّوَاحِقُ مَبْنِيَّةٌ عَلَى السَّوَابِقِ، قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ﴾ الذاريات: ٩۔ اَيْ يُصَرَّفُ عَنْ سِمَاعِ الْقُرْآنِ وَعَنِ الْاِيْمَانِ بِهِ فِي الدُّنْيَا مَنْ صُرِّفَ عَنْهُ فِي الْقِدَمِ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ﴿لَا يَهْلِكُ عَلَى اللهِ اِلَّا هَالِكاً﴾ اَيْ مَنْ كُتِبَ فِي عِلْمِ اللهِ تَعَالٰى اَنَّهُ هَالِكٌ۔ (٢) اَلثَّانِي: اَلتَّقْدِيْرُ فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ، وَهٰذَا التَّقْدِيْرُ يُمْكِنُ اَنْ يَّتَغَيَّرَ، قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿يَمْحُوا اللهُ مَا يَشَآءُ وَ يُثْبِتُ وَ عِنْدَهُ اُمُّ الْكِتٰبِ﴾ الرعد: ٣٩۔ وَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُعَائِهِ: ﴿اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِي شَقِيّاً فَامْحُنِي وَ اكْتُبْنِي سَعِيْداً﴾۔

ترجمہ:(ا) پہلی قسم: وہ تقدیر جو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے، اور اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ حفاظت کرنا والی ہونے سے پہلے ہے، اور سعادت مند ہونا پیدا ہونے سے پہلے ہے، اور بعد میں آنے والے پہلے آنے والے پر بنیاد رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:(اس قرآن سے وہی اوندھا کیا جاتا ہے جس کی قسمت ہی میں اوندھایا جانا ہو)یعنی قرآن کے سننے سے پھیرا جاتا ہے اور اس کے سبب دنیا میں ایمان سے پھیرا جاتا ہے جس کو زمانۂ قدیم میں ایمان سے پھر گیا، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:(نہیں ہلاک ہو گا اللہ کے یہاں مگر جس کی قسمت میں تباہی ہے)یعنی جو اللہ تعالیٰ کے علم میں لکھا گیا ہے بے شک وہ ہلاک ہو گا۔ (۲) دوسری قسم: وہ تقدیر جو لوحِ محفوظ میں لکھی ہے، اور اس تقدیر کا بدل جانا ممکن ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :(اللہ جو چاہے مٹاتا اور ثابت کرتا ہے اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے)۔ اور حضرتِ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ اپنی دعا میں کہا کرتے تھے:(اے اللہ اگر تو نے مجھے بد بخت لکھا ہے تو میرے لئے اسے مٹادے اور مجھے سعادت مند لکھ دے۔

﴿۳﴾ اَلثَّالِثُ: اَلتَّقْدِیْرُ فِی الرَّحِمِ ، وَ ذٰلِکَ اَنَّ الْمَلَکَ یُؤمَرُ بِکَتْبِ رِزْقِهٖ وَ اَجَلِهٖ وَ عَمَلِهٖ وَ شَقِیٍّ اَوْ سَعِیْدٍ۔ ﴿۴﴾ اَلرَّابِعُ: اَلتَّقْدِیْرُ وَھُوَ سُوْقُ الْمَقَادِیْرِ اِلَی الْمَوَاقِیْتِ، وَ اللّٰهُ تَعَالٰی خَلَقَ الْخَیْرَ وَ الشَّرَّ وَ قَدَّرَ مَجِیْئَهُ اِلَی الْعَبْدِ فِی اَوْقَاتٍ مَعْلُوْمَةٍ۔ وَ الدَّلِیْلُ عَلٰی اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ الْخَیْرَ وَ الشَّرَّ قَوْلُهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ فِی ضَلٰلٍ وَ سُعُرٍ﴾ اِلٰی قَوْلِهٖ تَعَالٰی ﴿بِقَدَرٍ﴾ القمر: ۴۷-۴۸-۴۹۔ نُزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فِی

الْقَدَرِيَّةِ، يُقَالُ لَهُمْ ذٰلِكَ فِي جَهَنَّمَ، وَقَالَ تَعَالىٰ: ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ الفلق: ۱-۲۔ وَهٰذَا الْقِسْمُ اِذَا حَصَلَ اللُّطْفُ بِالْعَبْدِ صُرِفَ عَنْهُ قَبْلَ اَنْ يَّصِلَ اِلَيْهِ۔

ترجمہ: (۳) تیسری قسم: وہ تقدیر جو ماں کے رحم (پیٹ) میں ہوتی ہے، اور بے شک فرشتہ کو اس کے رزق اور اس کی موت اور اس کے عمل اور اس کے بد بخت اور نیک بخت ہونے کو لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ (۴) چوتھی قسم: وہ تقدیر جو مقدر کی ہوئی چیزوں کو وقتوں کی جانب لے جاتی ہے، اور اللہ تعالی نے خیر (بھلائی) اور شر (برائی) کو پیدا فرمایا اور بندے تک اس کے آنے کو معلوم وقتوں میں مقدر فرمایا، اللہ تعالی نے ہی خیر اور شر کو پیدا فرمایا ہے اس بات پر دلیل اللہ تعالی کا فرمان ہے: (بیشک مجرم گمراہ اور دیوانے ہیں (۴۷) جس دن آگ میں اپنے مونہوں پر گھسیٹے جائیں گے اور فرمایا جائے گا چکھو دوزخ کی آنچ (۴۸) بیشک ہم نے ہر چیز ایک اندازہ سے پیدا فرمائی (۴۹)۔ یہ آیت فرقۂ قدریہ کے حق میں نازل ہوئی ہے، ان کو کہا گیا ہے کہ وہ لوگ جہنم میں ہیں، اور اللہ تعالی نے فرمایا: (تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے (۱) اس کی سب مخلوق کے شر سے (۲)۔ اور یہ قسم جب بندے کو توفیق حاصل ہو گئی تو بندے سے پھیرا گیا اس تک پہنچنے سے پہلے۔

وَفِي الْحَدِيْثِ: ﴿اِنَّ الصَّدَقَةَ وَصِلَةَ الرَّحِمِ تَدْفَعُ مَيْتَةَ السُّوْءِ وَتُقْلِبُهُ سَعَادَةً﴾ وَفِي الْحَدِيْثِ: ﴿اِنَّ الدُّعَاءَ وَالْبَلَاءَ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ يَقْتَتَلَانِ، وَيَدْفَعُ

الدُّعَآءُ الْبَلَآءَ قَبْلَ اَنْ یَّنْزِلَ﴾۔ وَ زَعَمَتِ الْقَدَرِیَّۃُ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَمْ یُقَدِّرِ الْاَشْیَاءَ فِی الْقِدَمِ، وَلَا سَبَقَ عِلْمُہٗ بِھَا، وَ اَنَّھَا مُسْتَأْنِفَۃٌ، وَ اَنَّہٗ تَعَالٰی یَعْلَمُھَا بَعْدَ وُقُوْعِھَا ، وَ کَذَّبُوْا عَلَی اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی جَلَّ عَنْ اَقْوَالِھِمُ الْکَاذِبَۃِ وَ تَعَالٰی عُلُوًّا کَبِیْرًا، وَ ھٰؤُلَآءِ اِنْقَرَضُوْا وَ صَارَتِ الْقَدَرِیَّۃُ فِی الْاَزْمَانِ الْمُتَأَخِّرَۃِ یَقُوْلُوْنَ : اَلْخَیْرُ مِنَ اللّٰہِ وَ الشَّرُّ مِنْ غَیْرِہٖ، تَعَالَی اللّٰہُ عَنْ قَوْلِھِمْ۔

ترجمہ: اور حدیثِ پاک میں ہے (کہ صدقہ اور صلہ رحمی (رشتہ داروں کے ساتھ مہربانی کرنا) بری موت کو دور کر دیتا ہے اور اس کو سعادت مندی سے بدل دیتا ہے)۔ اور ایک دوسری حدیثِ پاک میں ہے کہ (بے شک دعاء اور بلاء آسمان اور زمین کے درمیان لڑتے ہیں اور دعا بلا کو نازل ہونے سے پہلے دور کر دیتی ہے)۔ اور فرقۂ قدریہ والوں نے گمان کیا کہ اللہ تعالی نے زمانۂ قدیم میں کسی چیز کو مقدر نہیں فرمایا اور نہ اللہ تعالی کا علم ان چیزوں سے سبقت لے گیا، بلکہ وہ اشیاء از سر نو ہوئی ہیں، اور اللہ تعالی ان کو ان کے وقوع پذیر ہونے کے بعد جانتا ہے (معاذ اللہ) اور انہوں نے اللہ (سبحانہ و تعالی جو ان کے جھوٹی باتوں سے بلند و بالا ہے) پر جھوٹ باندھا، اور اللہ تعالی بہت بلند و بالا ہے، اور یہ سب ہلاک ہو گئے، اور زمانۂ آخرہ میں پھر سے قدریہ ہو گئے وہ کہتے ہیں کہ: خیر اللہ تعالی کی جانب سے ہے اور شر اللہ کے غیر کی جانب سے ہے، اللہ ان کے قول سے بلند و بالا ہے۔

وَصَحَّ عَنْهُ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ﴿اَلْقَدَرِيَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ﴾ سَمَّاهُمْ مَجُوْساً لِمُضَاهَاةِ مَذْهَبِهِمْ مَذْهَبَ الْمَجُوْسِ، وَ زَعَمَتِ الثَّنُوِيَّةُ اَنَّ الْخَيْرَ مِنْ فِعْلِ النُّوْرِ وَ الشَّرَّ مِنْ فِعْلِ الظُّلْمَةِ فَصَارُوْا ثَنُوِيَّةً، كَذٰلِكَ الْقَدَرِيَّةُ يُضِيْفُوْنَ الْخَيْرَ اِلَى اللهِ وَ الشَّرَّ اِلٰى غَيْرِهٖ وَ هُوَ تَعَالٰى خَالِقُ الْخَيْرِ وَ الشَّرِّ۔ قَالَ اِمَامُ الْحَرَمَيْنِ فِي كِتَابِ الْاِرْشَادِ: اِنَّ بَعْضَ الْقَدَرِيَّةِ تَقُوْلُ: لَسْنَا بِقَدَرِيَّةٍ بَلْ اَنْتُمُ الْقَدَرِيَّةُ لِاِعْتِقَادِكُمْ اَخْبَارَ الْقَدَرِ، وَ رُدَّ عَلٰى هٰؤُلَآءِ الْجَهَلَةِ بِاَنَّهُمْ يُضِيْفُوْنَ الْقَدَرَ اِلٰى اَنْفُسِهِمْ، وَ مَنْ يَدَّعِى الشَّرَّ لِنَفْسِهٖ وَ يُضِيْفُهُ اِلَيْهَا اَوْلٰى بِاَنْ يُّنْسَبَ اِلَيْهِ مِمَّنْ يُّضِيْفُهُ لِغَيْرِهٖ وَ يَنْفِيْهِ عَنْ نَفْسِهٖ۔

ترجمہ: اور نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:(قدریہ اس امت کے مجوسی ہیں) نبی ﷺ نے ان کا نام مجوسی رکھا ان کے مذہب کے مجوسیوں کے مذہب سے مشابہت رکھنے کی وجہ سے، اور فرقۂ ثنویہ نے گمان کیا کہ خیر نور کے فعل سے ہے اور شر ظلمت کے فعل سے ہے پس وہ ثنویہ ہو گئے، اور ایسے ہی قدریہ خیر کی نسبت اللہ تعالی کی جانب کرتے ہیں اور شر کی نسبت اللہ تعالی کے غیر کی جانب کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالی خیر اور شر دونوں کا خالق ہے۔ امام الحرمین نے کتاب الارشاد میں فرمایاہے: کہ بعض قدریہ کہتے ہیں کہ ہم قدریہ نہیں ہیں بلکہ تمہارے تقدیر کی خبروں پر یقین رکھنے کی وجہ سے تم لوگ قدریہ ہو، اور ان کی نادانی پر ان کا رد کیا گیاہے کہ یہ لوگ تقدیر کی نسبت اپنی جانب کرتے

ہیں، اور جو شر کا اپنے لئے دعوی کرتا ہے اور اس کی نسبت اپنی طرف کرتا ہے تو یہ اولی ہے اس طور پر کہ وہ اپنی طرف اس چیز کی نسبت کرتے ہیں جس چیز کی نسبت اپنے غیر کے لئے کرتے ہیں اور اس چیز کی اپنے نفس سے نفی کرتے ہیں۔

قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ، قَالَ: اَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ﴾ وَ هٰذَا مَقَامُ الْمُشَاهَدَةِ لِاَنَّ مَنْ قَدَرَ اَنْ يُّشَاهِدَ الْمَلِكَ اِسْتَحْيٰ اَنْ يَّلْتَفِتَ اِلٰى غَيْرِهٖ فِي الصَّلَاةِ وَ اَنْ يَّشْغُلَ قَلْبُهُ بِغَيْرِهٖ وَ مَقَامُ الْاِحْسَانِ مَقَامُ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ قَدْ تَقَدَّمَ فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ اَلْاِشَارَةُ اِلٰى ذٰلِكَ۔ قَوْلُهُ ﷺ: ﴿فَاِنَّهُ يَرَاكَ﴾ غَافِلاً اِنْ غَفَلْتَ فِي الصَّلَاةِ وَ حَدَّثْتَ النَّفْسَ فِيْهَا۔ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَةِ، قَالَ: مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ﴾ هٰذَا الْجَوَابُ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهُ ﷺ كَانَ لَا يَعْلَمُ مَتٰى السَّاعَةُ ؎ بَلْ عِلْمُ السَّاعَةِ مِمَّا اِسْتَأْثَرَ اللهُ تَعَالٰى بِهٖ ، قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ اللهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾ لقمان: ۳۴۔ وَ قَالَ تَعَالٰى: ﴿ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَا تَأْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً﴾ الاعراف: ۱۸۷۔ وَ قَالَ تَعَالٰى: ﴿وَ مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْباً﴾ الاحزاب: ۶۳۔

ترجمہ: حضرتِ جبریل علیہ السلام کا قول: ﴿فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ، قَالَ: اَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ﴾ یہ مشاہدہ (معاینہ کرنے) کا مقام ہے اس لئے کہ جو بادشاہ کا مشاہدہ کرنے پر قدرت رکھتا ہو تو وہ نماز میں اس کے غیر کی جانب التفات کرنے سے اور بادشاہ کے غیر کے

ساتھ اس کے دل کے مشغول رہنے سے حیا محسوس کرتا ہے، اور احسان کا مقام صدّیقین کا مقام ہے جو کہ پہلی حدیث میں گزر چکا جس میں اس کی جانب اشارہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان: (فَاِنَّہٗ یَرَاکَ) غافل ہو کر اگر تو نماز میں غافل رہا اور نماز میں خود سے بات کی۔ جبریل علیہ السلام کا قول: ﴿فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَۃِ، قَالَ: مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْھَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ﴾ یہ جواب اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نہیں جانتے تھے کہ قیامت کب آئے گی؟ بلکہ قیامت کا علم ان چیزوں میں سے ہے جن کو اللہ تعالی نے اپنے لئے مخصوص کر لیا ہے، اللہ تعالی نے فرمایا: (بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم)، اور (ایک دوسری جگہ) اللہ تعالی نے فرمایا: (بھاری پڑ رہی ہے آسمانوں اور زمین میں تم پر نہ آئے گی مگر اچانک)، (مزید) اللہ تعالی نے فرمایا: (اور تم کیا جانو شاید قیامت پاس ہی ہو)۔

وَ مَنْ اِدَّعٰی اَنَّ عُمَرَ الدُّنْیَا سَبْعُوْنَ اَلْفِ سَنَۃً وَ اَنَّہٗ بَقِیَ مِنْھَا ثَلَاثَۃٌ وَ سِتُّوْنَ اَلْفِ سَنَۃً فَھُوَ قَوْلٌ بَاطِلٌ، حَکَاہُ الطَّوْخِیُّ فِی اَسْبَابِ التَّنْزِیْلِ عَنْ بَعْضِ الْمُنْجِبِیْنَ وَ اَھْلِ الْحِسَابِ، وَ مَنْ اِدَّعٰی اَنَّ عُمَرَ الدُّنْیَا سَبْعَۃُ آلَافِ سَنَۃً فَھٰذَا یَسُوْفُ عَلَی الْغَیْبِ وَ لَا یَحِلُّ اِعْتِقَادُہٗ۔ قَوْلُہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ: ﴿فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِھَا، قَالَ: اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَھَا﴾ اَلْاَمَارُ وَ الْاَمَارَۃُ بِاِثْبَاتِ التَّاءِ وَ حَذْفِھَا لُغَتَانِ، وَ رُوِیَ رَبَّھَا وَ رَبَّتَھَا، قَالَ الْاَکْثَرُوْنَ ھٰذَا اِخْبَارٌ عَنْ کَثْرَۃِ السَّرَارِیْ وَ اَوْلَادِھِنَّ، فَاِنَّ وَلَدَھَا مِنْ

سَیِّدِهَا بِمَنْزِلَةِ سَیِّدِهَا لِاَنَّ مَالَ الْاِنْسَانِ صَائِرٌ اِلٰی وَلَدِهٖ، وَ قِیْلَ مَعْنَاهُ اَلْاِمَاءُ یَلِدْنَ الْمُلُوْكَ فَتَكُوْنُ اُمُّهٗ مِنْ جُمْلَةِ رَعِیَّتِهٖ۔

ترجمہ: اور جس نے یہ دعوی کیا کہ دنیا کی عمر ستر ہزار سال ہے اور اس مین سے صرف ترسٹھ ہزار سال باقی رہ گئے ہیں پس یہ باطل قول ہے،اس کو طوخی نے اسباب التنزیل میں بعض اہلِ حساب اور بعض نجومیوں سے نقل کیاہے، اور جس نے یہ دعوی کیا کہ دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے پس یہ (قائل) غیب پر صبر کرتاہے اور اس کا اعتقاد رکھنا حلال نہیں ہے۔ جبرئیل علیہ السلام کا قول: ﴿فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِهَا ، قَالَ: اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا﴾ اَلْاَمَارُ وَ الْاَمَارَةُ تاء کے اثبات کے ساتھاور تاء کے حذف کے ساتھ دونوں لغتیں ہیں،اور رَبُّهَا وَ رَبَّتُهَا دونوں روایت کیا گیا ہے،اور اکثر لوگوں نے کہا ہے کہ یہ باندیوں اور ان کی اولاد کی کثرت کے بارے مین خبر دیناہے، پس یقیناً ان کالڑکا ان کے آقا(کے نطفہ)سے ہوگا جو ان کے آقا کی منزل میں ہوگا اس لئے کہ انسان کا مال اس کے لڑکے کی جانب مائل (لوٹتا)ہے، اور کہا گیاہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ باندیاں بادشاہوں کو جنے گیں پس ان کی ماں ان کی جملہ رعایہ میں سے ہوگی۔

وَ یَحْتَمِلُ اَنْ یَّكُوْنَ الْمَعْنٰی: اَنَّ الشَّخْصَ یَسْتَوْلِدُ الْجَارِیَةَ وَلَداً وَ یَبِیْعُهَا فَیَكْبُرُ الْوَلَدُ وَ یَشْتَرِیْ اُمَّهٗ ، وَ هٰذَا مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ۔ قَوْلُهٗ ﷺ: ﴿وَ اَنْ تَرَی الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ﴾ اِذِ الْعَالَةُ هُمُ الْفُقَرَاءُ ، وَ الْعَائِلُ

الْفَقِیْرُ، وَ الْعَیْلَۃُ الْفَقْرُ، وَعَالَ الرَّجُلُ یَعِیْلُ عَیْلَۃً اَیْ: اِفْتَقَرَ، وَ الرِّعَاءُ بِکَسْرِ الرَّاءِ وَ بِالْمَدِّ وَ یُقَالُ فِیْہِ: رُعَاۃٌ، بِضَمِّ الرَّاءِ وَ زِیَادَۃِ تَاءٍ بَلَا مَدٍّ مَعْنَاہُ اَنَّ اَہْلَ الْبَادِیَّۃِ وَ اَشْبَاہِہِمْ مِنْ اَہْلِ الْحَاجَۃِ وَ الْفَاقَۃِ یَتَرَقُّوْنَ فِی الْبُنْیَانِ وَ الدُّنْیَا تُبْسَطُ لَہُمْ حَتّٰی یَتَبَاہُوْا فِی الْبُنْیَانِ۔

ترجمہ: اور یہ معنی ہونے کا بھی احتمال رکھتا ہے کہ ایک شخص باندی سے لڑکا چاہے گا پھر اس باندی کو بیچے گا پس لڑکا بڑا ہو جائے گا اور وہ اپنی ماں کو خریدے گا، اور یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان: (وَ اَنْ تَرَی الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الْعَالَۃَ رِعَاءَ الشَّاءِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ) اس لئے کہا اَلْعَالَۃ وہ فقراء ہیں، اور اَلْعَاءِلُ الْفَقِیْر کے معنی میں ہے، اور العَیْلَۃ الفَقْرُ کے معنی میں ہے اور عَالَ الرَّجُلُ یَعِیْلُ عَیْلَۃ یعنی آدمی فقیر ہو گیا (باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے ہے) اور الرِّعَاءُ راء کے کسرہ کے ساتھ اور مد کے ساتھ اور اس میں کہا جاتا ہے رُعَاۃُ راء کے ضمہ کے ساتھ اور مد کے بغیر تاء کی زیادتی کے ساتھ، اس کا معنی یہ ہے کہ صحراء اور جنگل کے رہنے والے اور ان کے مشابہ حاجت اور فاقہ والے عمارت اور دنیا میں چڑھیں گے اور ان کے لئے پھیلا دیا جائے گا یہاں تک کہ عمارت میں فخر کریں گے۔

قَوْلُہُ: ﴿فَلَبِثَ مَلِیّاً﴾ ہُوَ بِفَتْحِ الثَّاءِ عَلٰی اَنَّہُ لِلْغَائِبِ، وَ قِیْلَ: فَلَبِثْتُ بِزِیَادَۃِ تَاءِ الْمُتَکَلِّمِ، وَ کِلَاہُمَا صَحِیْحٌ۔ وَ مَلِیّاً بِتَشْدِیْدِ الْیَاءِ مَعْنَاہُ وَقْتاً طَوِیْلاً، وَفِی رِوَایَۃِ اَبِی دَاؤُدَ وَ التِّرْمِذِیِّ ، اَنَّہُ قَالَ: بَعْدَ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ۔ وَ فِی شَرْحِ التَّنْبِیْہِ لِلْبَغْوِی اَنَّہُ

قَالَ: بَعْدَ ثَلَاثٍ فَأَكْثَرَ، وَ ظَاهِرُ هٰذَا اَنَّهُ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ۔ وَفِي ظَاهِرِ هٰذَا مُخَالَفَةٌ لِقَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي حَدِيْثِهِ، ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿رُدُّوْا عَلَيَّ الرَّجُلَ﴾ فَأَخَذُوْا يُرَدُّوْنَهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئاً فَقَالَ ﷺ: ﴿هٰذَا جِبْرِيْلُ﴾۔ فَيُمْكِنُ الْجَمْعُ بَيْنَهُمَا بِأَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَحْضُرْ ﴿عِنْدَ﴾ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُمْ فِي الْحَالِ، بَلْ كَانَ قَدْ قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ ﷺ الْحَاضِرِيْنَ فِي الْحَالِ، وَأَخْبَرُوْا عُمَرَ بَعْدَ ثَلَاثٍ إِذْ لَمْ يَكُنْ حَاضِراً عِنْدَ إِخْبَارِ الْبَاقِيْنَ۔

ترجمہ: ان کا قول: (فَلَبِثَ مَلِيّاً) ثاء کے فتحہ کے ساتھ اس طور پر کہ یہ غائب کے لئے ہے، اور فَلَبِثْتُ بھی کہا گیا ہے تائے متکلم کی زیادتی کے ساتھ، اور یہ دونوں درست ہیں، اور مَلِيّاً یاء کی تشدید کے ساتھ اس کا معنی طویل وقت ہے، اور ابو داؤد اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ تین دن بعد، امامِ بغوی کی شرح التنبیہ میں ہے کہ انہوں نے کہا تین دن سے زیادہ کے بعد، اور ظاہر یہ ہے کہ تین راتوں کے بعد، اور ظاہر میں یہ قول حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث مین ان کے قول کی مخالفت کرتا ہے، پھر وہ شخص واپس چلا گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اس آدمی کو میرے پاس لاؤ) تو لوگوں نے اس کو پکڑنا چاہا لیکن انہوں نے کچھ (کسی کو) نہ دیکھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (یہ جبریل ہیں) پس اس کے ما بین جمع کرنا ممکن ہے بایں طور کہ نبی ﷺ کا صحابہ سے فوراً فرمانے کے وقت حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ وہاں پر حاضر نہ تھے بلکہ مجلس سے کھڑے ہو گئے تھے پھر نبی ﷺ نے

حاضرین کو ترنت خبر دی، اور صحابہ نے حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کو تین دن بعد خبر دی اس لئے کہ حضرتِ عمر بقیہ خبر دینے کے وقت حاضر نہ تھے۔

وَ قَوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ﴿هٰذَا جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْاِيْمَانَ، وَ الْاِسْلَامَ وَ الْاِحْسَانَ، تُسَمّٰى كُلُّهَا دِيْناً، وَ فِيْ الْحَدِيْثِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْاِيْمَانَ بِالْقَدَرِ وَاجِبٌ، وَ عَلٰى تَرْكِ الْخَوْضِ فِي الْاُمُوْرِ، وَ عَلٰى وُجُوْبِ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ، دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى ابْنِ حَنْبَلٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ، فَقَالَ: عِظْنِيْ، فَقَالَ لَهُ: اِنْ كَانَ اللهُ تَعَالٰى قَدْ تَكَفَّلَ بِالرِّزْقِ فَاهْتِمَامُكَ لِمَاذَا ﴿﴾ وَ اِنْ كَانَ الْخَلْفُ عَلَى اللهِ حَقّاً فَالْبُخْلُ لِمَاذَا ﴿﴾ وَ اِنْ كَانَتِ الْجَنَّةُ حَقّاً فَالرَّاحَةُ لِمَاذَا ﴿﴾ وَ اِنْ كَانَتِ النَّارُ حَقّاً فَالْمَعْصِيَّةُ لِمَاذَا ﴿﴾ وَ اِنْ كَانَ سُؤَالُ مُنْكَرٍ وَ نَكِيْرٍ حَقّاً فَالْاُنُسُ لِمَاذَا ﴿﴾ وَ اِنْ كَانَتِ الدُّنْيَا فَانِيَّةً فَالطُّمَأْنِيْنَةُ لِمَاذَا ﴿﴾ وَ اِنْ كَانَ الْحِسَابُ حَقّاً فَالْجَمْعُ لِمَاذَا ﴿﴾ وَ اِنْ كَانَ كُلُّ شَيْئٍ بِقَضَاءٍ وَ قَدَرٍ فَالْخَوْفُ لِمَاذَا ﴿﴾

ترجمہ: اور رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا فرمان: (هٰذَا جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ) اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ اسلام اور ایمان اور احسان ان سب کا نام دین رکھا جاتا ہے، اور حدیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ ایمان بالقدر (تقدیر پر ایمان لانا) واجب ہے، اور معاملات میں مشغول ہونے (نکتہ چینی کرنے) کو ترک کرنے پر، اور رضا بقضاء (تقدیر پر راضی رہنے) پر بھی یہ حدیث دلیل ہے، ایک آدمی حضرتِ امام ابنِ حنبل رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا

اور عرض کی آپ مجھے نصیحت کریں، تو آپ نے اس سے فرمایا: اگر اللہ تعالی رزق کا کفیل ہے تو تیرا اہتمام کرنا کیسا؟ اور اگر اللہ تعالی کا وعدہ پورا کرنا (بدلہ دینا) حق ہے تو بخل کیسا؟ اور اگر جنت حق ہے تو تو (دنیوی) راحت کیسے؟ اور اگر جہنم حق ہے تو نافرمانی کیسی؟ اور اگر منکر نکیر کے سؤال حق ہیں تو انسیت کیسی؟ اور اگر دنیا فانی ہے تو (دنیا میں) طمانیت کیسی؟ اور اگر حساب حق ہے تو (مال کا) جمع کرنا کیسا؟ اور اگر ہر چیز قضا اور قدر سے ہے تو خوف کیسا؟

فَائِدَةٌ: ذَكَرَ صَاحِبُ مَقَامَاتِ الْعُلَمَآءِ اَنَّ الدُّنْيَا كُلَّهَا مَقْسُوْمَةٌ عَلٰى خَمْسَةٍ وَّ عِشْرِيْنَ قِسْماً: خَمْسَةٌ بِالْقَضَاءِ وَ الْقَدَرِ، وَ خَمْسَةٌ بِالْاِجْتِهَادِ، وَ خَمْسَةٌ بِالْعَادَةِ، وَ خَمْسَةٌ بِالْجَوْهَرِ، وَ خَمْسَةٌ بِالْوِرَاثَةِ، فَاَمَّا الْخَمْسَةُ الَّتِى بِالْقَضَاءِ وَ الْقَدَرِ: فَالرِّزْقُ، وَ الْوَلَدُ، وَ الْاَهْلُ، وَ السُّلْطَانُ، وَ الْعُمُرُ۔ وَ الْخَمْسَةُ الَّتِى بِالْاِجْتِهَادِ: فَالْجَنَّةُ، وَ النَّارُ، وَ الْعِفَّةُ، وَ الْفُرُوْسِيَّةُ، وَ الْكِتَابَةُ، وَ الْخَمْسَةُ الَّتِى بِالْعَادَةِ: فَالْاَكْلُ، وَ النَّوْمُ، وَ الْمَشِيُّ، وَ النِّكَاحُ، وَ التَّغَوُّطُ،۔

ترجمہ: فائدہ: صاحبِ مقاماتِ علماء نے ذکر کیا ہے کہ تمام دنیا پچیس قسموں پر تقسیم کی ہوئی ہے، پانچ قضاء و قدر کے ساتھ، اور پانچ اجتہاد کے ساتھ، اور پانچ عادت کے ساتھ، اور پانچ جوہر کے ساتھ، اور پانچ وراثت کے ساتھ۔ پس رہے وہ پانچ جو قضاء و قدر کے ساتھ ہیں تو وہ (۱) رزق، (۲) لڑکا (بال بچے)، (۳) گھر والے، (۴) بادشاہ، اور (۵) عمر ہیں، اور وہ پانچ جو اجتہاد کے ساتھ ہیں تو وہ (۱) جنت، (۲) دوزخ، (۳) پاک دامنی، (۴) شہسواری، (۵)

لکھائی ہیں۔ اور وہ پانچ جو عادت کے ساتھ ہیں تو وہ (۱) کھانا، (۲) سونا، (۳) چلنا، (۴) نکاح کرنا، (۵) پاخانہ کرنا ہیں۔

وَ الْخَمْسَةُ الَّتِي بِالْجَوْهَرِ: فَالزُّهْدُ، وَ الذَّكَاءُ، وَ الْبَذْلُ، وَ الْجَمَالُ، وَ الْهَيْبَةُ۔ وَ الْخَمْسَةُ الَّتِي بِالْوِرَاثَةِ: فَالْخَيْرُ، وَ التَّوَاصِلُ، وَالسَّخَاءُ، وَ الصِّدْقُ، وَ الْاَمَانَةُ۔ وَ هٰذَا كُلُّهُ لَا يُنَافِيْ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ﴿كُلُّ شَيْءٍ بِقَضَاءٍ وَ قَدَرٍ﴾ وَ اِنَّمَا مَعْنَاهُ: اَنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ يَكُوْنُ مُرَتَّباً عَلٰى سَبَبٍ، وَ بَعْضُهَا يَكُوْنُ بِغَيْرِ سَبَبٍ، وَ الْجَمِيْعُ بِقَضَاءٍ وَ قَدَرٍ۔

ترجمہ: اور وہ پانچ جو جوہر کے ساتھ ہیں تو وہ (۱) زہد، (۲) عقل مندی، (۳) خرچ کرنا یعنی سخاوت، (۳) جمال یعنی خوبصورتی، (۴) اور ہیبت ہیں۔ اور وہ پانچ جو وراثت کے ساتھ ہیں تو وہ (۱) خیر یعنی بھلائی، (۲) تعلّق رکھنا، (۳) فیاضی کرنا، (۴) سچ بولنا، (۵) اور امانت ادا کرنا ہیں۔ اور تمام کی تمام چیزیں نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے فرمان (کُلُّ شَیْءٍ بِقَضَاءٍ وَ قَدَرٍ) کے منافی نہیں ہیں، اور محض اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ بیشکان اشیاء میں سے بعض کسی نہ کسی سبب پر مرتب ہوتی ہیں اور بعض بلا سبب مرتب ہوتی ہیں، اور تمام کی تمام چیزیں قضاء و قدر سے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

اَلْحَدِيْثُ الثَّالِثُ

عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ بُنِيَ الإِسْلامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلاةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ۔ "صحيح البخاري"، كتاب الإيمان، باب دعائكم إيمانكم، ر:۸، ۱/۱٤۔

(صحيح مسلم "، كتاب الإيمان، باب بيان أركان الإسلام...إلخ، ر:۱٦، ص۲۷.)

ترجمہ: حضرت ابوعبدالرحمٰن عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اسلام پانچ چیزوں پر قائم کیا گیا اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوۃ دینا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

راوی کی حالات

آپ کا نام عبداللہ بن عمر ہے، ظہور نبوت سے ایک سال پہلے پیدا ہوئے ۷۳ھ میں شہادتِ ابن زبیر سے تین ماہ بعد وفات پائی، ذی طویٰ کے مقبرہ مہاجرین میں دفن ہوئے، چوراسی سال عمر شریف پائی، بڑے متقی اور اعمل بالسنۃ تھے۔ رضی اللہ عنہ۔

(مراۃ۔جلد۔۱۔ص۴۵)

قَوْلُهُ ﷺ: ﴿بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ﴾ اَیْ:فَمَنْ أَتٰى بِهٰذِهِ الْخَمْسِ فَقَدْ تَمَّ اِسْلَامُهُ، كَمَا اَنَّ الْبَيْتَ يَتِمُّ بِاَرْكَانِهِ كَذٰلِكَ الْاِسْلَامُ يَتِمُّ بِاَرْكَانِهِ وَ هِيَ خَمْسٌ، وَ هٰذَا بِنَاءٌ مَعْنَوِيٌّ شَبَّهَ بِالْحِسِّيِّ، وَ وَجْهُ التَّشْبِيْهِ اَنَّ الْبِنَاءَ الْحِسِّيَّ اِذَا انْهَدَمَ بَعْضُ اَرْكَانِهِ لَمْ يَتِمَّ، فَكَذٰلِكَ الْبِنَاءُ الْمَعْنَوِيُّ، وَ لِهٰذَا قَالَ ﷺ: ﴿اَلصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّيْنِ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ هَدَمَ الدِّيْنَ﴾ وَ كَذٰلِكَ يُقَاسُ الْبَقِيَّةُ، وَ مِمَّا قِيْلَ فِي الْبِنَاءِ الْمَعْنَوِيِّ:

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کا فرمان: یعنی جو شخص ان پانچ چیزوں کو بجالایا پس تحقیق کہ اس نے اپنے اسلام کو مکمل کر لیا، جیسے کہ گھر اپنے ارکان کے ساتھ مکمل ہو جاتا ہے ایسے ہی اسلام اپنے ارکان کے ساتھ مکمل ہو جاتا ہے، اور اسلام کے ارکان پانچ ہیں، اور یہ بنائے معنوی بنائے حسّی کے مشابہ ہے اور دونوں کے درمیان وجہ تشبیہ یہ ہے کہ بنائے حسّی جب اس کے بعض ارکان منہدم (گر) ہو جائیں تو وہ مکمل نہیں ہوتا پس ایسے ہ بنائے معنوی بھی ہے، اور اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (نماز دین کا ستون ہے پس جس نے اس کو چھوڑ دیا تو اس نے دین کو ڈھا (گرا) دیا) اور ایسے ہی بقیہ کو قیاس کیا جائے گا۔ اور اسی میں سے یہ بھی ہے جو بنائے معنوی میں کہا گیا ہے (شعر)۔

بَنَا الْاُمُوْرَ بِاَهْلِ الدِّيْنِ مَا صَلَحُوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَبِالْاَشْرَارِ تُنْقَادُ

لَا يُصْلِحُ النَّاسُ فَوْضٰى لَا سَرَاةَ لَهُمْ وَ لَا سَرَاةَ اِذَا جُهَّالُهُمْ سَادُوْا

وَ الْبَيْتُ لَا يَبْتَنِیْ اِلَّا لَهُ عَمَدٌ   وَلَا عِمَادَ اِذَا لَمْ تُرْسَ اَوْتَادُ

وَ قَدْ ضَرَبَ اللهُ مَثَلاً لِلْمُؤمِنِيْنَ وَ الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالَ تَعَالٰى: ﴿أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللهِ وَ رِضْوَانٍ﴾ التوبة: ١٠٩۔ شُبِّهَ بِنَاءُ الْمُؤمِنِ بِالَّذِی وَضَعَ بُنْيَانَهُ عَلٰى وَسْطِ طَوْدٍ اَیْ: جَبَلٍ رَاسِخٍ، وَ شُبِّهَ بِنَاءُ الْكَافِرِ بِمَنْ وَضَعَ بُنْيَانَهُ عَلٰى طَرْفِ جُرُفِ بَحْرٍ هَارٍ، لَا ثُبَاتَ لَهُ فَاَكَلَهُ الْبَحْرُ فَانْهَارُ الْجُرُفِ فَانْهَارُ بُنْيَانِهِ فَوَقَعَ بِهِ فِی الْبَحْرِ، فَغَرَقَ، فَدَخَلَ جَهَنَّمَ۔

ترجمه: (اللہ نے)معاملات کی بنیاد رکھی ہے دین والوں کے ذریعہ جب تک وہ نیک رہیں۔ اور اگر انہوں نے منہ پھیر اتو برے لوگوں کے ذریعہ (انہیں) جھکایا جائے گا۔

(اس وقت تک)لوگ لا دینی کو درست نہیں کرتے(جب تک) ان کے لئے سردار نہ ہو۔ اور (اس وقت تک) سردار نہیں ہوتا(جب تک)ان کے جاہل لوگ سرداری کریں۔ اور گھر نہیں بنایا جاتا مگر اس کے لئے ستون ہوتے ہیں۔ اور ستون (اس وقت تک) نہیں ہوتے جب تک کیلوں سے مضبوط نہ کیا جائے۔

اور اللہ تعالی نے مؤمنین اور منافقین کی مثال بیان فرمائی ہے، پس اللہ تعالی نے فرمایا:(تو کیا جس نے اپنی بنیاد رکھی اللہ سے ڈر اور اس کی رضا پر)۔ مؤمن کی عمارت کو اس کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جس نے اپنی عمارت (کی بنیاد) بڑے پہاڑ کے وسط(بیچ) میں رکھی گئی ہو، یعنی مضبوط پہاڑ، اور منافقین کی عمارت کو اس کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جس نے اپنی

عمارت (کی بنیاد) گرنے والے سمندر کے کگار کے کنارے پر رکھی گئی ہو، پس اس کے لئے کوئی پائیداری نہیں ہوتی، پس سمندر اس کو کھا گیا، پس (جو نہی) کگار بہی تو اس کی عمارت بھی بہہ جائے گی لہذا وہ عمارت کے ساتھ سمندر میں جا پڑے گا، پس وہ غرق ہو گا اور جہنم میں داخل ہو گا۔

قَوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ﴾ اَیْ: بِخَمْسٍ عَلٰى اَنْ تَكُوْنَ عَلٰى: بِمَعْنٰى الْبَاءِ وَ اِلَّا فَالْمَبْنِيُّ غَيْرُ الْمَبْنِيِّ عَلَيْهِ فَلَوْ اَخَذْنَا بِظَاهِرِهِ لَكَانَتِ الْخَمْسَةُ خَارِجَةً عَنِ الْاِسْلَامِ وَ هُوَ فَاسِدٌ، وَ يَحْتَمِلُ اَنْ تَكُوْنَ بِمَعْنٰى مِنْ كَقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ﴾ المؤمنون:٦- اَیْ مِنْ اَزْوَاجِهِمْ- اَلْخَمْسَةُ الْمَذْكُوْرَةُ فِي الْحَدِيْثِ اُصُوْلُ الْبِنَاءِ وَ اَمَّا التَّتِمَّاتُ الْمُكَمَّلَاتُ كَبَقِيَّةِ الْوَاجِبَاتِ وَ سَائِرِ الْمُسْتَحَبَّاتِ فَهِيَ زِيْنَةٌ لِلْبِنَاءِ-

ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمان: یعنی پانچ کے ساتھ اس طور پر کہ عَلٰی باء کے معنی میں ہے ورنہ تو مبنی اس پر غیر مبنی ہو گا، پس اگر ہم اس کے ظاہر کو لیں تو ضرور پانچ اسلام سے خارج ہو گا اور یہ فاسد ہے، اور عَلٰی مِنْ کے معنی میں ہونے کا بھی احتمال رکھتا ہے جیسے اللہ تعالی کا فرمان: (مگر اپنی بیبیوں پر) یعنی مِنْ اَزْوَاجِہِمْ۔ حدیث میں ذکر کی ہوئی پانچ چیزیں عمارت کی جڑ ہیں اور رہے تمّاتِ مکمّلات جیسے بقیہ واجبات اور تمام مستحبات تو وہ عمارت کی زینت ہیں۔

وَ قَدْ وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ اَنَّهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: ﴿اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّ سَبْعُوْنَ شُعْبَةً اَعْلَاهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، قَالَ: وَ اَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ﴾۔ قَوْلُهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ﴿وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ﴾ هٰكَذَا جَآءَ فِی هٰذِهِ الرِّوَايَةِ بِتَقْدِيْمِ الْحَجِّ عَلَى الصَّوْمِ، وَ هٰذَا مِنْ بَابِ التَّرْتِيْبِ فِی الذِّكْرِ دُوْنَ الْحُكْمِ، لِاَنَّ صَوْمَ رَمَضَانَ وَجَبَ قَبْلَ الْحَجِّ وَ قَدْ جَآءَ فِی الرِّوَايَةِ الْاُخْرٰی تَقْدِيْمُ الصَّوْمِ عَلَى الْحَجِّ۔

ترجمه: اور حدیثِ پاک میں وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ایمان کے ستّر سے زائد شعبہ ہیں ان میں کا اعلیٰ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنا ہے، اور فرمایا: ان میں کا ادنی راستہ کی تکلیف دہ چیز کو دور کرنا ہے)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: ایسے ہی اس روایت میں روزہ پر حج کی تقدیم آئی ہے، اور یہ تقدیم ذکر میں ترتیب کے باب سے ہے نہ حکم میں، اس لئے کہ ماہِ رمضان کے روزے حج سے پہلے فرض ہوئے ہیں اور ایک دوسری روایت میں حج پر روزے کی تقدیم آئی ہے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ

عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ: ﴿إِنَّ أَحَدَکُمْ یُجْمَعُ خَلْقُهُ فِیْ بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِیْنَ یَوْماً نُطْفَةً، ثُمَّ یَکُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ یَکُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ یُرْسَلُ إِلَیْهِ المَلَكُ فَیَنفُخُ فِیْهِ الرُّوْحَ، وَیُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ کَلِمَاتٍ: بِکَتْبِ رِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَشَقِیٌّ أَوْ سَعِیْدٌ. فَوَاللهِ الَّذِی لاَ إِلَهَ غَیْرُهُ إِنَّ أَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهلِ الجَنَّةِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَهُ وَبَیْنَهَا إِلاّ ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْهِ الكِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهلِ النَّارِ فَیَدْخُلُهَا، وَإِنَّ أَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهلِ النَّارِ حَتّٰی مَا یَکُونُ بَیْنَهُ وَبَیْنَهَا إِلاّ ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْهِ الكِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهلِ الجَنَّةِ فَیَدْخُلُهَا﴾ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ۔

"صحیح البخاری"، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکة، ر:۳۲۰۸، ۲/۳۸.

ترجمہ : حضرت ابن مسعود سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہمیں سچے مصدوق نبی ﷺ نے خبر دی کہ تم میں سے ہر ایک کا مادۂ پیدائش ماں کے پیٹ میں جمع کیا جاتا ہے تو چالیس دن نطفہ رہتا ہے پھر اسی قدر خون کی پھٹک پھر اسی قدر لوتھڑا پھر ایک فرشتہ اس کی طرف بھیجا جاتا ہے پس وہ اس میں روح پھونکتا ہے، اور اسے چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے اس کے رزق، اس کی موت، اس کے عمل، اور نیک ہونے یا برے ہونے کو لکھنے کا، تو اس اللہ کی

قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ تم میں بعض جنتیوں کے کام کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اچانک نوشتہ تقدیر اس کے سامنے آتا ہے اور دوزخیوں کے کام کرلیتا ہے تو جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور تم میں بعض دوزخیوں کے کام کرتے ہیں یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ نوشتہ اس کے سامنے آتا ہے اور جنتیوں کے کام کرتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

راوی کے حالات

آپ کی کنیت ابو عبدالرحمن اور ابن امّ عبد ہے، قبیلہ بنی حزیل سے ہیں، قدیم الاسلام اور جلیل القدر صحابی ہیں۔ عمر فاروق سے پہلے اسلام لائے، صاحبِ ہجر تیں ہیں کہ اول حبشہ کی طرف اور پھر مدینہ پاک کی جانب ہجرت کی، بدر اور تمام غزوات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین بردار اور صاحب اسرار تھے، سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک اور پانی لوٹا آپ کے ساتھ رہتا تھا۔ عہد فاروقی میں کوفہ کے قاضی رہے، عہد عثمانی میں مدینہ پاک آگئے، ساٹھ سال سے زیادہ عمر پائی ھ میں مدینہ پاک میں وفات ہوئی، جنت البقیع میں دفن ہوئے، خلفاء راشدین کے بعد بڑے فقیہ اور عالم صحابی آپ ہیں، امام ابو حنیفہ اکثر آپ ہی کی پیروی کرتے ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مراۃ۔جلد۔ا۔ص۷۸)

قَوْلُهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: ﴿وَهو الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ﴾اَیْ: شَهِدَ اللّٰهُ لَهُ بِاَنَّهُ الصَّادِقُ، وَ الْمَصْدُوْقُ بِمَعْنٰی الْمُصَدَّقِ فِیْهِ۔ قَوْلُهُ ﷺ: ﴿یُجْمَعُ خَلْقُهُ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ﴾یَحْتَمِلُ اَنْ یُّرَادَ اَنَّهُ یُجْمَعُ بَیْنَ مَاءِ الرَّجُلِ وَ الْمَرْأَةِ فَیُخْلَقُ مِنْهُمَا الْوَلَدُ کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ﴾ الآیة، الطارق:٦۔وَ یَحْتَمِلُ اَنَّ الْمُرَادَ اَنَّهُ یُجْمَعُ مِنَ الْبَدَنِ کُلِّهٖ، وَ ذٰلِكَ اَنَّهُ قِیْلَ: اِنَّ النُّطْفَةَ فِی الطَّوْرِ الْاَوَّلِ تَسْرِیْ فِیْ جَسَدِ الْمَرْأَةِ اَرْبَعِیْنَ یَوْماً، وَ هِیَ اَیَّامُ التَّوَحُّمَةِ۔

ترجمہ: عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول: (وَھو الصَّادِقُ الْمَصْدُوْق) یعنی اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ کی گواہی دی ہے بایں طور آپ ﷺ صادق ہیں، اور مصدوق ہی بمعنی مصدَّق فِیہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان: (یُجْمَعُ خَلْقُهُ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ) یہ مراد ہونے کا بھی احتمال رکھتاہے کہ عورت اور مرد کے پانی کے درمیان جمع کیا جاتاہے پس ان دونوں سے لڑکا پیدا کیا جاتاہے جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا: (پیدا کیا گیا جست کرتے پانی سے)۔ اور اس بات کے مراد ہونے کا بھی احتمال رکھتاہے کہ تمام بدن میں جمع کیا جاتاہے، اور یہ اس طور پر کہ کہا گیا ہے: کہ نطفہ پہلی حالت میں چالیس دن تک عورت کے جسم میں سرایت کرتاہے، اور یہ حاملہ ہونے کے ایّام ہیں۔

ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ تُجْمَعُ وَیَذِرُ عَلَیْهَا مِنْ تُرْبَةِ الْمَوْلُوْدِ فَتَصِیْرُ عَلَقَةً ثُمَّ یَسْتَمِرُّ فِی الطَّوْرِ الثَّانِیْ فَیَأْخُذُ فِی الْکِبْرِ حَتّٰی تَصِیْرَ مُضْغَةً، وَ سُمِّیَتْ مُضْغَةٌ لِاَنَّهَا بِقَدْرِ اللُّقْمَةِ الَّتِی

تُمْضَغُ، ثُمَّ فِي الطَّوْرِ الثَّالِثِ يُصَوِّرُ اللهُ تِلْكَ الْمُضْغَةَ وَيَشُقُّ فِيهَا السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الشَّمَّ وَ الْفَمَ، وَ يُصَوِّرُ فِي دَاخِلِ جَوْفِهَا الْحَوَايَا وَ الْأَمْعَاءَ، قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ﴾ الآية: آل عمران:٦۔ ثُمَّ إِذَا تَمَّ الطَّوْرُ الثَّالِثُ وَ هُوَ أَرْبَعُونَ صَارَ لِلْمَوْلُودِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ نُفِخَتْ فِي الرُّوحُ، قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿يٰأَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ﴾ يَعْنِي: أَبَاكُمْ آدَمَ ﴿ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ﴾ يَعْنِي ذُرِّيَّتَهُ، وَ النُّطْفَةُ: اَلْمَنِيُّ، ، وَ أَصْلُهَا الْمَاءُ الْقَلِيلُ وَ جَمْعُهَا نِطَافٌ۔

ترجمہ: پھر اس کے بعد جمع کیا جاتا ہے اور اس پر چھوڑا جاتا ہے یعنی مولود کی مٹی تو وہ خون کی پھٹک ہو جاتا ہے پھر دوسری حالت میں گزرتا ہے تو بڑے حصہ میں اثر کرتا ہے یہاں تک کہ وہ لوتھڑا ہو جاتا ہے، اور اس کا نام مضغہ رکھا گیا اس لئے کہ یہ اس لقمہ کی مقدار میں ہوتا ہے جس کو چبایا جاتا ہے، پھر تیسری حالت میں اللہ تعالی اس مضغہ کی صورت بناتا ہے اور اس میں کان اور آنکھ اور ناک اور منہ نکالتا ہے، اور اس کے اندرونی حصہ کے بیچ میں سمٹی ہوئی آنتوں کی تصویر بناتا ہے، اللہ تعالی نے فرمایا:(وہی ہے کہ تمہاری تصویر بناتا ہے ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے)۔ پھر جب تیسری حالت پوری ہو جاتی ہے اور وہ چالیس دن ہیں تو یوں تو مولود کو چار مہینہ ہو جاتے ہیں، اب روح پھونکی جاتی ہے، اللہ تعالی نے فرمایا:(اے لوگو اگر تمہیں قیامت کے دن جینے میں کچھ شک ہو تو یہ غور کرو کہ ہم نے تمہیں پیدا کیا مٹی

سے)یعنی تمہارے باپ آدم سے (پھر پانی کی بوند سے)یعنی آدم کی اولاد کو، اور نطفہ منی کو کہتے ہیں اور اس کی اصل تھوڑا پانی ہے اور اس کی جمع نِطَافٌآتی ہے۔

﴿ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ﴾ وَ هُوَ الدَّمُ الْغَلِيْظُ الْمُتَجَمِّدُ، وَ تِلْكَ النُّطْفَةُ تَصِيْرُ دَماً غَلِيْظاً ﴿ثُمَّ مِنْ مُضْغَةٍ﴾ وَ هِيَ لَحْمَةٌ ﴿مُخَلَّقَةٍ وَ غَيْرِ مُخَلَّقَةٍ﴾ الحج:۵۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مُخَلَّقَةٌ اَيْ: تَامَّةٌ، وَ غَيْرُ مُخَلَّقَةٍ اَيْ: غَيْرُ تَامَّةٍ بَلْ نَاقِصَةُ الْخَلْقِ، وَ قَالَ مُجَاهِدٌ: مُصَوَّرَةٌ وَ غَيْرُ مُصَوَّرَةٍ، يَعْنِي السِّقْطَ۔ وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ﴿اِنَّ النُّطْفَةَ اِذَا اِسْتَقَرَّتْ فِي الرَّحِمِ أَخَذَهَا الْمَلَكُ بِكَفِّهِ فَقَالَ: اَيْ رَبِّ مُخَلَّقَةٌ أَوْ غَيْرُهُ مُخَلَّقَةٍ ۔ فَاِنْ قَالَ: غَيْرُ مُخَلَّقَةٍ، قَذَفَهَا فِي الرَّحِمِ دَماً وَ لَمْ تَكُنْ نَسَمَةً، وَ اِنْ قَالَ: مُخَلَّقَةٌ، قَالَ الْمَلَكُ: أَيْ رَبِّ أَ ذَكَرٌ أَمْ أُنْثٰى ۔ أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيْدٌ ۔ مَا الرِّزْقُ وَ مَا الْأَجَلُ وَ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوْتُ ۔ فَيُقَالُ لَهُ اِذْهَبْ اِلٰى أُمِّ الْكِتَابِ فَاِنَّكَ تَجِدُ فِيْهَا كُلَّ ذٰلِكَ ۔ فَيَذْهَبُ فَيَجِدُهَا فِي أُمِّ الْكِتَابِ فَيَنْسَخُهَا فَلَا تَزَالُ مَعَهُ حَتّٰى يَأْتِيَ اِلٰى آخَرِ صِفَتِهِ﴾۔

ترجمہ: (پھر خون کی پھٹک سے)اور وہ گاڑھا جمع ہوا خون ہیاور وہ نطفہ گاڑھا خون ہو جاتا ہے (پھر گوشت کی بوٹی سے)اور وہ گوشت ہے (نقشہ بنی اور بے بنی)۔ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مُخَلَّقَة یعنی مکمل اور غَیرُ مُخَلَّقَة یعنی غیر مکمل بلکہ ناقص الخلق، اور مجاہد نے کہا کہ مُخَلَّقَة کا معنی مُصَوَّرَةٌ تصویر دی ہوئی ہے اور غَیرُ مُخَلَّقَةٍ کا معنی غَیرُ مُصَوَّرَةٍ تصویر نہ دی ہوئی یعنی ناتمام

بچہ جو وقت سے پہلے گر جائے ہے۔اور ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (نطفہ جب رحم میں قرار پا جاتا ہے تو فرشتہ اس کو اپنی ہتھیلی میں لیتا ہے پس کہتا ہے اے میرے رب عزوجل مکمل یا غیر مکمل؟ پس اگر رب تعالی نے فرمایا غیر مکمل، تو فرشتہ اس کو رحم میں خون کی حالت میں پھینک دیتا ہے اور وہ ہوں جاندار نہیں ہوتی، اور اگر رب تعالی نے فرمایا مکمل، تو فرشتہ عرض کرتا ہے اے میرے رب عزوجل کیا مرد یا عورت؟ کیا بد بخت یا نیک بخت؟ (اس کا) رزق کتنا اور عمر کتنی اور کس زمین میں مرے گا؟ پس فرشتہ کو کہا جاتا ہے تو اُم الکتاب کی طرف جا پس تو اس میں یہ تمام چیزیں پائے گا، پس فرشتہ جاتا ہے تو اُم الکتاب میں اس کو پاتا ہے لہذا اس کو نقل کرتا ہے اور یہ نقل اس کے پاس ہمیشہ رہتی ہیںیہاں تک کہ وہ آدمی اپنی آخری حالت کی طرف آجاتا ہے)۔

وَلِهٰذَا قِيْلَ: السَّعَادَةُ قَبْلَ الْوِلَادَةِ۔ قَوْلُهُ ﷺ: ﴿فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابِ﴾ أَيْ: الَّذِى سَبَقَ فِى الْعِلْمِ ، أَوِ الَّذِى سَبَقَ فِى اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ، أَوِ الَّذِى سَبَقَ فِى بَطْنِ الْأُمِّ۔ وَقَدْ تَقَدَّمَ أَنَّ الْمَقَادِيْرَ أَرْبَعَةٌ۔ قَوْلُهُ ﷺ: ﴿حَتَّى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلاَّ ذِرَاعٌ﴾ هُوَ تَمْثِيْلٌ وَ تَقْرِيْبٌ، وَ الْمُرَادُ قِطْعَةٌ مِّنَ الزَّمَانِ مِنْ آخِرِ عُمُرِهِ وَلَيْسَ الْمُرَادُ حَقِيْقَةُ الذِّرَاعِ، وَتَحْدِيْدُهُ مِنَ الزَّمَانِ، فَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ ثُمَّ مَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَ الْمُسْلِمُ إِذَا تَكَلَّمَ فِى آخِرِ عُمُرِهِ بِكَلِمَةِ الْكُفْرِ دَخَلَ النَّارَ۔

ترجمہ: اسی وجہ سے کہا گیا کہ نیک بختی پیدائش سے پہلے ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان: (فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابِ) یعنی جو علمِ الٰہی میں گزرا، یا جو لوحِ محفوظ میں گزرا، یا جو ماں کے پیٹ میں گزرا۔ اور گزر چکا ہے کہ تقدیر چار قسم کی ہوتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان: (حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ) یہ مثال بیان کرنا اور بات کو ذہن سے قریب کرنا ہے، اور مراد آدمی کے عمر کے آخری زمانے کا ٹکڑا ہے اور ذراع کی حقیقت مراد نہیں ہے، اور اس کی حد بندی زمانے سے ہے، پس کافر جب کہے اور پھر مر جائے تو جنت میں داخل ہو گا، اور جب مسلمان اپنی عمر کے آخر میں کلمۂ کفر کہے تو جہنم میں داخل ہو گا۔

وَفِي الْحَدِيْثِ دَلِيْلٌ عَلٰى عَدَمِ الْقَطْعِ بِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ أَوِ النَّارِ، وَاِنْ عَمِلَ سَائِرَ أَنْوَاعِ الْبِرِّ، أَوْ عَمِلَ سَائِرَ أَنْوَاعِ الْفِسْقِ، وَعَلٰى أَنَّ الشَّخْصَ لَا يَتَّكِلُ عَلٰى عَمَلِهِ وَلَا يُعْجِبُ بِهِ لِأَنَّهُ لَا يَدْرِيْ مَا الْخَاتِمَةَ۔ وَيَنْبَغِيْ لِكُلِّ أَحَدٍ أَنْ يَّسْأَلَ اللهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى حُسْنَ الْخَاتِمَةِ وَيَسْتَعِيْذَ بِاللهِ تَعَالٰى مِنْ سُوْءِ الْخَاتِمَةِ وَشَرِّ الْعَاقِبَةِ۔ فَاِنْ قِيْلَ: قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا﴾ الکهف: ۳۰۔ ظَاهِرُ الْآيَةِ أَنَّ الْعَمَلَ الصَّالِحَ مِنَ الْمُخْلِصِ يُقْبَلُ، وَ اِذَا حَصَلَ الْقُبُوْلُ بِوَعْدِ الْكَرِيْمِ أَمِنَ مَعَ ذٰلِكَ مِنْ سُوْءِ الْخَاتِمَةِ (جرجونی)

ترجمہ: اور حدیث میں جنت یا جہنم میں داخل ہونے کے عدمِ قطعی ہونے پر دلیل ہے، اگرچہ اس نے نیکی کی تمام قسموں پر عمل کیا یا فسق کی تمام قسموں پر عمل کیا، اور اس بات پر

بھی دلیل ہے کہ آدمی اپنے عمل پر بھروسہ نہ کرے اور نہ اپنے عمل پر خوش ہو اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ خاتمہ کیسے ہو گا۔ اور ہر ایک کو اللہ تعالی سے اچھے خاتمہ کا سوال کرنا اور برے خاتمہ اور برے انجام سے اللہ تعالی کی پناہ چاہنا مناسب ہے۔ پس اگر کہا جائے کہ اللہ تعالی نے فرمایا: (بیشک جو ایمان لائے اور نیک کام کیے ہم ان کے نیگ ضائع نہیں کرتے جن کے کام اچھے ہوں) پس آیتِ پاک کا ظاہر یہ ہے کہ مخلص کا عملِ صالح قبول کیا جاتا ہے اور جب کریم اللہ کے وعدے سے عمل کا قبول ہونا اس شخص کو حاصل ہو گیا تو اب اس دعوے کے ساتھ برے خاتمہ سے وہ امن پا گیا؟

فَالْجَوَابُ مِنْ وَجْهَيْنِ: أَحَدُهُمَا أَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ مُعَلَّقاً عَلٰى شَرْطِ الْقُبُوْلِ وَ حُسْنِ الْخَاتِمَةِ، وَ يَحْتَمِلُ أَنَّ مَنْ آمَنَ وَ أَخْلَصَ الْعَمَلَ لَا يُخْتَمُ لَهُ دَائِماً اِلَّا بِخَيْرٍ، وَ أَنَّ خَاتِمَةَ السُّوْءِ اِنَّمَا تَكُوْنُ فِی حَقِّ مَنْ أَساءَ الْعَمَلَ أَوْ خَلَطَهُ بِالْعَمَلِ الصَّالِحِ الْمَشُوْبِ بِنَوْعٍ مِنَ الرِّيَاءِ وَ السُّمْعَةِ وَ يَدُلُّ عَلَيْهِ الْحَدِيْثُ الْآخَرُ ﴿اِنَّ أَحَدَكُمْ لِيَعْمَلَ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ﴾ أَیْ: فِيْمَا يَظْهَرُ لَهُمْ صَلَاحُ مَعَ فَسَادِ سَرِيْرَتِهِ وَ خُبْثِهِ، وَ اللّٰهُ أَعْلَمُ۔ وَفِی الْحَدِيْثِ دَلِيْلٌ عَلٰى اِسْتِحْبَابِ الْحَلْفِ لِتَأْكِيْدِ الْأَمْرِ فِی النُّفُوْسِ وَ قَدْ أَقْسَمَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَوَ رَبِّ السَّمَآءِ وَ الْأَرْضِ اِنَّهُ لَحَقٌّ﴾ الذاریات:۲۳۔ وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ بَلٰى وَ رَبِّیْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ﴾ التغابن:۷۔ وَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

ترجمہ: پس اس سوال کے جواب کی دو وجہیں ہیں: ان میں سے ایک یہ کہ اچھے خاتمہ اور عمل کے قبول ہونے کی شرط پر اس کا معلق ہونا، اور اس کا بھی احتمال رکھتا ہے کہ جو ایمان لایا اور عمل کو اخلاص کے ساتھ کیا تو ہمیشہ اس کا انجام نہیں ہوتا مگر نیک، اور برا خاتمہ محض اس کے حق میں ہوتا ہے جو برے عمل کرتا ہے یا جو نیک عمل کو ملے ہوئے عملِ صالح کے ساتھ خلط ملط کر دیتا ہے جو کہ ریا اور سمعہ کی قسم میں سے ہے، اور اس پر ایک دوسری حدیثِ پاک دلالت کرتی ہے (بیشک تم میں سے کوئی ضرور جنتیوں کا سا عمل کرتا ہے اس میں جو لوگوں کے لئے ظاہر ہوتا ہے) یعنی اس میں جو ان کے لئے ظاہر ہوتا ہے اس کے باطن کے فساد اور اس کی خباثت کے ساتھ درستگی، اور اللہ زیادہ جاننے والا ہے۔ اور حدیث میں قسم کھانے کے مباح ہونے پر بھی دلیل ہے نفوس میں امر کی تاکید کی وجہ سے اور اللہ تعالی نے قسم یاد فرمائی ہے: (تو آسمان اور زمین کے رب کی قسم بیشک یہ قرآن حق ہے) اور اللہ تعالی نے فرمایا: (تم فرماؤ کیوں نہیں میرے رب کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر تمہارے کوتک تمہیں جتا دیئے جائیں گے) اور اللہ تعالی خوب جانتا ہے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ

عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ عَبْدِ اللهِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ، وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ۔

"صحيح البخاری"، كتاب الصلح، باب إذا اصطلحوا على صلح جور...إلخ، ر:٢٦٩٧، ٢/ ٢١١.
("صحيح مسلم"، كتاب الأقضية، باب نقض الأحكام الباطلة...إلخ، ر:١٧١٨، ص٩٤٥.)

ترجمہ: حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو ہمارے دین میں ایسا نیا کام ایجاد کرے وہ جو اس دین سے نہیں وہ مردود ہے۔

راوی کے حالات

اُمُّ المؤمنین ہیں، ابو بکر صدیق کی صاحبزادی، آپ کی والدہ امّ رومان بنت عامر ابن عویمر ہیں، نبوّت کے دسویں سال شوال کے مہینہ میں ہجرت سے تین سال قبل حضور کی زوجیت میں آئیں، سات برس کی عمر میں ہجرت سے ۱۸ ماہ کے بعد شوال کے مہینہ میں نو سال کی عمر میں رخصت ہوئیں، نو سال تک حضور کے ساتھ رہیں، حضور کی وفات کے وقت آپ کی عمر شریف اٹھارہ سال کی تھی۔ حضور نے آپ کے سوا کسی کنواری بیوی سے نکاح نہیں فرمایا، آپ فقیہہ، فصیحہ، حدیث کی حافظہ، قرآن کی بہترین مفسّرہ تھیں۔ حضور نے

آپ کے سینہ پر وفات پائی اور آپ کے حجرہ میں دفن ہوئے، جب آپ کو تہمت لگائی گئی تو آپ کی بریّت میں آیات اُتریں شعر یعنی ہے سورہ نور جن کی گواہ اُن کی پُر نور صورت پہ لاکھوں سلام۔

آپ سے ۱۲۱۰ احادیث مروی ہیں، آپ نے رمضان منگل کی شب ۵۷ ہجری میں ۵۳ سال کی عمر پاکر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ امارت میں وفات پائی۔ حضرت ابوہریرہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی، جنت البقیع میں دفن ہیں۔ فقیر نے قبر انور کی زیارت کی ہے۔(مراۃ جلد۔۱۔ص۱۰۰)

قَوْلُهُ ﷺ: ﴿مَنْ أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ﴾ اَیْ: مَرْدُوْدٌ۔ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْعِبَادَاتِ مِنَ الْغُسْلِ، وَ الْوُضُوْءِ، وَ الصَوْمِ، وَ الصَّلَاةِ اِذَا فُعِلَتْ عَلٰى خِلَافِ الشَّرْعِ تَكُوْنُ مَرْدُوْدَةً عَلٰى فَاعِلِهَا، وَ اَنَّ الْمَأْخُوْذَ بِالْعَقْدِ الْفَاسِدِ يَجِبُ رَدُّهٗ عَلٰى صَاحِبِهٖ وَلَا يَمْلِكُ۔ وَ قَالَ ﷺ: لِلَّذِی قَالَ لَهٗ: اِنَّ اِبْنِیْ كَانَ عَسِيْفاً عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَأَتِهٖ، وَاِنِّیْ اُخْبِرْتُ اَنَّ عَلَى ابْنِیْ الرَّجْمَ فَ اَفْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَ وَلِيْدَةٍ، فَقَالَ ﷺ: ﴿اَلْوَلِيْدَةُ وَ الْغَنَمُ رُدَّ عَلَيْكَ﴾۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کا فرمان: (مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ) یعنی رد کیا ہوا۔ اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ عبادات یعنی غسل اور وضو اور روزہ اور نماز جب شریعت کے خلاف کئے جائیں تو وہ اس کے فاعل پر رد کیا ہوا ہوتا ہے، اور عقدِ فاسد سے لئے

ہوئے مال کو اس کے صاحب پر لوٹانا واجب ہوتا ہے اور لینے والا مالک نہیں ہوتا، اور رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے لئے فرمایا جس نے کہا: (کہ میرا لڑکا اس کے پاس مزدور تھا پس اس نے اس کی عورت کے ساتھ زنا کیا، اور مجھے خبر دی گئی کہ میرے بیٹے پر رجم ہے پس میں نے اپنے بیٹے کی جانب سے سو بکریاں اور ایک باندی فدیہ میں دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باندی اور بکریاں تجھ پر لوٹائی جائیں گی۔

وَ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ مَنْ اِبْتَدَعَ فِي الدِّيْنِ بِدْعَةً لَا تُوَافِقُ الشَّرْعَ فَاِثْمُهَا عَلَيْهِ، وَ عَمَلُهُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْهِ ، وَ اَنَّهُ يَسْتَحِقُّ الْوَعِيْدَ، وَ قَدْ قَالَ ﷺ: ﴿مَنْ اَحْدَثَ حَدْثاً اَوْ آوٰى مُحْدِثاً فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ﴾۔

ترجمہ: اور اس میں اس بات پر بھی دلیل ہے کہ جس نے دین میں کوئی نیا کام ایجاد کیا اور وہ شریعت کے موافق نہ ہو تو اس کا گناہ اس پر ہے، اور بیشک وہ وعید کا مستحق ہوگا، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جس نے کوئی نیا کام ایجاد کیا یا جس نے نئے کام ایجاد کرنے والے کو پناہ دی تو اس پر اللہ تعالی کی لعنت ہے)۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب
صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

الْحَدِيثُ السَّادِسُ

عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللهِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الحَلالَ بَيِّنٌ وَإِنَّ الحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهمَا أُمُوْرٌ مُشْتَبِهاتٌ لاَ يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهِ وعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الحَرَامِ كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَقَعَ فِيْهِ. أَلاَ وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى. أَلاَ وَإِنَّ حِمَى اللهِ مَحَارِمُهُ، أَلاَ وإِنَّ فِي الجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الجَسَدُ كُلُّهُ وإِذَا فَسَدَت فَسَدَ الجَسَدُ كُلُّهُ أَلاَ وَهِيَ القَلْبُ ـ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ۔ "صحيح البخاري"، كتاب الإيمان، باب فضل من استبرأ لدينه، ر:٥٢، ١/٣٣.

"صحيح مسلم"، كتاب المساقاة، باب أخذ الحلال وترك الشبهات، ر:١٥٩٩، ص٨٦٢.

ترجمہ: ابو عبد اللہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، کہ بے شک حلال ظاہر ہے اور بے شک حرام ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان شبہ والی چیزیں ہیں جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ پس جو شبہات والی چیزوں سے بچ گیا تو اس نے اپنے دین اور اپنی آبرو(عزت) کو بچالیا، اور جو ان شبہات والی چیزوں میں جا پڑا وہ حرام میں جا پڑا، جیسے چرواہا(اپنے ریوڑ کو) چراگاہ کے ارد گرد چراتا ہے، قریب ہے (ریوڑ کا) اس میں واقع ہونا(داخل ہو کر چرنے لگ جانا)، خبر دار! اور

بے شک ہر بادشاہ کے لئے ایک چراگاہ (حد)ہوتی ہے، خبر دار! اور بے شک اللہ کی چراگاہ(حد) اس کی حرام کردہ اشیاء ہیں، خبر دار! اور بے شک جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے، جب وہ درست ہو تو سارا جسم درست رہتا ہے، اور جب وہ فاسد ہو تو سارا جسم فاسد ہو جاتا ہے، خبر دار! اور وہ دل ہے۔ اس حدیث کو امامِ بخاری اور امامِ مسلم نے روایت کیا ہے۔

راوی کے حالات

حضرتِ ابو عبد اللہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ وہ شخص ہیں کہ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مدینہ تشریف لانے کے بعد انصار میں پیدا ہونے والے بچوں میں سب سے پہلے ہیں، آپ کوفہ کے والی تھے اور دمشق اور حمص کے قاضی بھی رہے ہیں۔

خطباتِ مصطفائی و خطباتِ شفیقی حصہ اوّل

اصلاحی و تبلیغی خطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ جس میں ۶ بیان پیر ثاقب رضا مصطفائی اور ۶ بیان مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کے شامل ہیں۔

آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطاب ملاحظہ فرمائیں گے:

	خطباتِ مصطفائی		خطباتِ شفیقی
1	عظمتِ رسالتِ مآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	1	محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ کے مظہر ہیں
2	ذکر کی فضیلت اور اس کے اثرات	2	جمیع عالم برائے مصطفی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
3	ولی کی پہچان	3	امت کا معنی اور اس کا مفہوم
4	سنّت اور بدعت	4	امت محمدیہ کی عمر کم کیوں رکھی گئی
5	نورِ حِسّی اور نورِ معنوی	5	اعلی حضرت کا عشق رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
6	تفسیر سورۂ تکاثر	6	تفسیر سورۂ کوثر: محبوب ہم نے تم کو سب کچھ دیا

خطیبِ ثانی و مرتب: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ

عَنْ أَبِیْ رُقَیَّةَ تَمِیْمِ بْنِ أَوْسٍ الدَّارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ الدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ۔ قُلْنَا: لِمَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ لِلّٰه، وَلِکِتَابِهٖ، وَلِرَسُوْلِهٖ، وَلأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ، وَعَامَّتِهِمْ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

"صحیح مسلم"، کتاب الإیمان، باب بیان أنَّ الدین النصیحة، ر:٥٥، ص٤٧.

ترجمہ: حضرتِ ابورقیہ تمیم بن اوس الداری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین خیر خواہی (کا نام) ہے، عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس کی خیر خواہی؟ فرمایا اللہ کی اور اس کے کتاب کی اور اس کے رسول کی اور مسلمانوں کے امام کی اور عام مسلمانوں کی۔ اس حدیث کو امامِ مسلم نے روایت کیا ہے۔

راوی کے حالات

آپ کا نام تمیم ابن اوس یا تمیم ابن خارجہ ہے، دار آپ کے کسی دادا کا نام ہے، جس کی کنیت ابورقیہ تھی، آپ مشہور صحابی ہیں، ۹ھ میں ایمان لائے، رات کو ایک رکعت میں قرآن ختم کرتے تھے، آپ نے ہی اولاً مسجد نبوی شریف میں چراغاں کیا، مدینہ منورہ میں قیام رہا، حضرت عثمان کی شہادت کے بعد شام چلے گئے، وہیں وفات پائی۔ مراۃ جلد۔۱۔ص ۲۴۷۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّی یَشْهَدُوْا أَنْ لَاإِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللهِ وَیُقِیْمُوْا الصَّلَاةَ وَیُؤْتُوا الزَّکَاةَ فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّی دِمَاءَ هُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلاَّ بِحَقِّ الْإِسْلاَمِ وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللهِ تَعَالٰی۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ۔

"صحیح البخاری"، کتاب الإیمان، باب فإن تابوا وأقاموا الصلاة، ر:۲۵، ۱/۲۰.

"صحیح مسلم"، کتاب الإیمان، باب الأمر بقتال الناس حتی یقولوا...إلخ، ر:۲۲، ص۳۳.

ترجمہ: حضرتِ ابنِ عمر رضی اللہ عنما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے حکم دیا گیاہے کہ میں لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں، اور جب وہ یہ اعمال کرنے لگیں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور اپنے اموال کو محفوظ کر لیا مگر اسلام کے حق سے، اور ان کا حساب اللہ تعالی پر ہے۔ اس حدیث کو امامِ بخاری اور امامِ مسلم نے روایت کیا ہے۔

راوی کی حالات

آپ کانام عبد اللہ بن عمر ہے، ظہور نبوت سے ایک سال پہلے پیدا ہوئے ۷۳ھ میں شہادتِ ابن زبیر سے تین ماہ بعد وفات پائی، ذی طویٰ کے مقبرہ مہاجرین میں دفن

ہوئے، چوراسی سال عمر شریف پائی، بڑے متقی اور اعمل بالسنۃ تھے۔ رضی اللہ عنہ۔

(مراۃ۔جلد۔ا۔ص۴۵)

الْحَدِيثُ التَّاسِعُ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوْهُ وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهٖ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ؛ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰى أَنْبِيَاءِهِمْ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ۔

"صحیح البخاری"، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ر: ۷۲۸۸، ۵۰۲/٤، بتغیر ما.

"صحیح مسلم"، کتاب الفضائل، باب توقیره صلی الله تعالی علیه وسلم وترک إکثار سؤاله...إلخ، ر: ۱۳۳۷، ص۱۲۸۲.

ترجمہ: حضرتِ ابو ہریرہ عبد الرحمن بن صخر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس چیز سے میں نے تمہیں منع کیا ہے اس سے بچو، اور جس چیز کا میں تمہیں حکم دیا اس کو بجالاؤ جتنی تم استطاعت رکھتے ہو، پس بے شک تم سے پہلے لوگوں کو ان سوال کی کثرت اور اپنے انبیاء کے بارے میں اختلاف کرنے نے ہلاک کر دیا۔ اس حدیث کو امامِ بخاری اور امامِ مسلم نے روایت کیا ہے۔

راوی کے حالات

آپ کا نام کفر میں عبد الشمس اور اسلام میں عبد الرحمن ابن صخر دوسی ہے، خیبر کے سال اسلام لائے، چار سال سفر و حضر میں حضور کے ہمراہ سایہ کی طرح رہے، آپ کو بلی بڑی پیاری تھی، حتی کہ ایک بار اپنی آستین میں بلی لیے ہوئے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا تم ابوہریرہ یعنی بلیوں والے ہو، تب آپ اس کنیت سے مشہور ہوگئے، مدینہ منورہ میں ۵۷ھ میں وفات ہوئی، جنت البقیع میں دفن ہوئے سال عمر ہوئی، غضب کا حافظہ تھا، آپ سے چار ہزار تین سو چونسٹھ حدیثیں مروی ہیں۔(مراۃ۔جلد۔۱۔ص۴۶)

خطباتِ مصطفائی و خطباتِ شفیقی حصہ سوم

اصلاحی و تبلیغی خطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ جس میں ۶ بیان پیر ثاقب رضا مصطفائی اور ۶ بیان مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کے شامل ہیں۔

آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطابات ملاحظہ فرمائیں گے:

	خطباتِ مصطفائی		خطباتِ شفیقی
13	اثبات وجودِ باری تعالی	13	حدیث کی اہمیت
14	نفس اور شیطان	14	نسبت کا بیان
15	اسلام میں احترام آدمیت	15	سرکار ﷺ آگئے
16	ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے	16	اللہ عزوجل کے نام پر مانگنا
17	مقصدِ حج	17	آؤ توبہ کریں
18	تفسیر سورۂ مائدہ	18	تفسیر سورۂ ملک، موت و حیات

خطیبِ اوّل: **مبلغ اسلام پیرزادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی**

خطیبِ ثانی و مرتب: **مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

الْحَدِيْثُ الْعَاشِرُ

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ إِنَّ اللهَ تَعَالٰى طَيِّبٌ لاَ يَقْبَلُ إِلاَّ طَيِّباً وَإِنَّ اللهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا أَمَرَبِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ: ﴿يٰاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا﴾ـ المؤمنون: ٥١، وَقَالَ: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ﴾البقرة: ١٧٢، ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ ، يَا رَبِّ يَا رَبِّ، وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

"صحیح مسلم"، کتاب الزکاۃ، باب قبول الصدقة من الكسب الطيب تربيتها، ر: ١٠١٥، ص٥٠٦.

ترجمہ: حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالی پاک ہے اور قبول نہیں کرتا مگر پاک کو، اور بے شک اللہ تعالی نے مسلمانوں کو اس چیز کا حکم دیا جس چیز کا حکم مرسلین علیہم السلام کو دیا۔ پس اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا اے پیغمبرو پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے کام کرو۔ اور فرمایا اے ایمان والو کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں۔ پھر نبی ﷺ نے ایسے شخص کا ذکر فرمایا جو طویل سفر کرکے اس حال میں آتا ہے کہ غبار میں اٹا ہوا ہے، اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر کہتا ہے اے میرے رب! اے میرے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے اور اس کا پینا

حرام ہے اور حرام سے پالا گیا ہے، پس اس کی (دعا) کیسے قبول ہو۔ اس حدیث کو امامِ مسلم نے روایت کیا ہے۔

راوی کے حالات

آپ کا نام کفر میں عبد الشمس اور اسلام میں عبد الرحمن ابن صخر دوسی ہے، خیبر کے سال اسلام لائے، چار سال سفر و حضر میں حضور کے ہمراہ سایہ کی طرح رہے، آپ کو بلی بڑی پیاری تھی، حتی کہ ایک بار اپنی آستین میں بلی لیے ہوئے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ابوہریرہ یعنی بلیوں والے ہو، تب آپ اس کنیت سے مشہور ہو گئے، مدینہ منورہ میں ھ میں وفات ہوئی، جنت البقیع میں دفن ہوئے سال عمر ہوئی، غضب کا حافظہ تھا، آپ سے چار ہزار تین سو چونسٹھ حدیثیں مروی ہیں۔ (مراۃ۔ جلد۔ ۱۔ ص ۴۶)

موت کے وقت

مرنے والے کو موت کے وقت پیش آنے والے دردناک و عبرتناک معاملات پر مشتمل واقعات کا مجموعہ ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...موت کے وقت	☆...موت کا وقت	☆...نزع کا عالم
☆...نزع کے عالم	☆...وصال کا وقت	☆...وصال کے وقت
☆...وفات کا وقت	☆...وفات کے وقت	☆...انتقال کا وقت

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

الْحَدِيْثُ الْحَادِي عَشَرَ

عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بنِ عَلِيّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ سِبْطِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَرَيْحَانَتِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم دَعْ مَا يَرِيْبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيْبُكَ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

"سنن الترمذي"، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، ر:٢٥٢٦، ٢٣٢/٤.

"سنن النسائي"، كتاب الأشربة، باب الحث على ترك الشبهات، ٣٢٧/٨.

ترجمه: نواسہ اور خوشبوئے رسول حضرتِ ابو محمد حسن بن علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے (سن کر) یاد کر لیا: تو اس چیز کو چھوڑ دے جو تجھے شک میں ڈالتی ہے۔ اس حدیث کو امامِ ترمذی اور امامِ نسائی نے روایت کیا ہے اور امامِ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

راوی کے حالات

آپ کی کنیت ابو محمد ہے، سبط رسول اللہ، ریحانہ رسول، سید شباب اہل جنت آپ کے القاب ہیں۔ ۱۵ رمضان تین ہجری میں آپ کی ولادت ہے، ۵۰ میں وفات، جنت البقیع میں مزار مقدس ہے۔ اپنے والد ماجد علی مرتضیٰ کی شہادت کے بعد آپ خلیفہ ہوئے، چالیس ہزار سے زیادہ لوگوں نے موت پر آپ سے بیعت کی لیکن آپ نے مسلمانوں میں خونریزی دفع کرنے کے لیے امیر معاویہ کے حق میں خلافت سے دست برداری فرمالی، یہ واقعہ ۱۵

جمادی اولٰی ۴۱ اکتالیس کو ہوا قریباً چھ ماہ خلافت کی، آپ کی وفات زہر دیئے جانے سے ہوئی، ۲۹ انیتس صفر یا چار ربیع الاول شنبہ کی شب ہوئی، اس کے متعلق اور بھی قول ہیں مگر چہارم ربیع الاول قوی ہے۔ (مراۃ ج۸ ص۵۵۰)

اَلْحَدِيْثُ الثَّانِي عَشَرَ

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيْهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَغَيْرُهُ هٰكَذَا۔

"سنن الترمذی"، کتاب الزهد، باب ما جاء من تکلم بالکلمة لیضحک الناس، ر:۲۳۲٤، ٤/۱٤۲.

"سنن ابن ماجه"، کتاب الفِتَن، باب کفّ اللسان فی الفتنة، ر:۳۹۷٦، ٤/۳٤٤.

ترجمہ: حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا آدمی کے اسلام کی اچھائیوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ بے فائدہ چیزوں کو چھوڑ دے۔ یہ حدیث حسن ہے، اس کو امامِ ترمذی نے روایت کیا ہے اور ان کے علاوہ نے بھی ایسے ہی روایت کی ہے۔

راوی کے حالات

آپ کا نام کفر میں عبد الشمس اور اسلام میں عبد الرحمن ابن صخر دوسی ہے، خیبر کے سال اسلام لائے، چار سال سفر و حضر میں حضور کے ہمراہ سایہ کی طرح رہے، آپ کو بلی بڑی پیاری تھی، حتی کہ ایک بار اپنی آستین میں بلی لیے ہوئے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ابو ہریرہ یعنی بلیوں والے ہو، تب آپ اس کنیت سے مشہور ہو گئے، مدینہ منورہ میں ھ میں وفات ہوئی، جنت البقیع میں دفن ہوئے سال عمر ہوئی، غضب کا حافظہ تھا، آپ سے چار ہزار تین سو چونسٹھ حدیثیں مروی ہیں۔ (مراۃ۔ جلد۔ ا۔ ص ٤٦)

اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ عَشَرَ

عَنْ أَبِیْ حَمْزَۃَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ خَادِمِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لاَ یُؤْمِنُ أَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِأَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ۔

"صحيح البخاري"، كتاب الإيمان، باب من الإيمان أن يحب لأخيه...إلخ، ر:١٣، ١٦/١.

"صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن من خصال الإيمان...إلخ، ر:٤٥، ص٤٣.

ترجمه: خادمِ رسول حضرتِ ابو حمزہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اور یہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس وقت تک تم میں سے کوئی شخص (کامل) مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ اس حدیث کو امامِ بخاری اور امامِ مسلم نے روایت کیا ہے۔

راوی کے حالات

آپ انس بن مالک ابن نضر انصاری خزرجی ہیں، حضور کے خادم خاص دس سال صحبت پاک میں رہے، سو برس سے زیادہ عمر پائی، عہد فاروقی میں بصرہ چلے گئے تھے، وہاں سے قریب ہی ۹۳ھ میں آپ کا انتقال ہوا، بصرہ میں آخری صحابی کی وفات آپ کی ہوئی، آپ کی قبر انور زیارت گاہ خاص و عام ہے، اور آپ سے ۱۲۸۲ احادیث مروی ہیں۔

(مراۃ۔ جلد۔ ۱۔ ص ۴۷)

اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ عَشَرَ

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلاَّ بِإِحْدَی ثَلَاثٍ: الثَّیِّبُ الزَّانِیْ، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالتَّارِكُ لِدِیْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ۔"

صحیح البخاری"، کتاب الدیات، باب قوله تعالی أن النفس بالنفس...إلخ، ر:٦٨٧٨، ٣٦١/٤.

"صحیح مسلم"، کتاب القسامة...إلخ، باب ما یباح به دم المسلم، ر:١٦٧٦، ص٩١٩.

ترجمہ: حضرتِ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان کا خون (قتل) جائز نہیں مگر تین باتوں میں سے ایک کے سبب (۱) شادی شدہ زانی کا، (۲) جان کے بدلے جان (کسی جان کے قاتل کا)، (۳) اور اس کا جو دین کو چھوڑ کر (مسلمانوں کی) جماعت سے علٰیحدگی اختیار کرلے۔ اس حدیث کو امامِ بخاری اور امامِ مسلم نے روایت کیا ہے۔

راوی کے حالات

آپ کی کنیت ابو عبدالرحمن اور ابن امّ عبد ہے، قبیلہ بنی حزیل سے ہیں، قدیم الاسلام اور جلیل القدر صحابی ہیں۔ عمر فاروق سے پہلے اسلام لائے، صاحبِ ہجرتین ہیں کہ اول حبشہ کی طرف اور پھر مدینہ پاک کی جانب ہجرت کی، بدر اور تمام غزوات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین بردار اور صاحب

اسرار تھے، سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک اور پانی لوٹا آپ کے ساتھ رہتا تھا۔ عہد فاروقی میں کوفہ کے قاضی رہے، عہد عثمانی میں مدینہ پاک آگئے، ساٹھ سال سے زیادہ عمر پائی اور مدینہ پاک میں وفات ہوئی، جنت البقیع میں دفن ہوئے، خلفاء راشدین کے بعد بڑے فقیہ اور عالم صحابی آپ ہیں، امام ابو حنیفہ اکثر آپ ہی کی پیروی کرتے ہیں۔ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ (مراۃ۔ جلد۔۱۔ ص۷۸)

خطباتِ مصطفائی و خطباتِ شفیقی حصہ سوم

اصلاحی و تبلیغی خطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ جس میں ٦ بیان پیر ثاقب رضا مصطفائی اور ٦ بیان مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کے شامل ہیں۔

آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطابات ملاحظہ فرمائیں گے:

	خطباتِ مصطفائی		خطباتِ شفیقی
13	اثبات وجودِ باری تعالیٰ	13	حدیث کی اہمیت
14	نفس اور شیطان	14	نسبت کا بیان
15	اسلام میں احترام آدمیت	15	سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آگئے
16	ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے	16	اللہ عزوجل کے نام پر مانگنا
17	مقصدِ حج	17	آؤ توبہ کریں
18	تفسیر سورۂ مائدہ	18	تفسیر سورۂ ملک، موت وحیات

خطیبِ اوّل: **مبلغ اسلام پیرزادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی**

خطیبِ ثانی و مرتب: **مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ عَشَرَ

عَنْ أَبِي هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللهِ وَالیَوْمِ الآخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْراً أَوْ لِیَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللهِ وَالیَومِ الآخِرِ فَلْیُكْرِمْ جَارَهُ، ومَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللهِ والیَومِ الآخِرِ فَلْیُكْرِمْ ضَیْفَهُ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ۔

"صحيح البخاری"، كتاب الأدب، باب من كان يؤمن بالله...إلخ، ر:٦٠١٨، ٤/١٠٥.

"صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب الحث على إكرام الجار...إلخ، ر:٤٧، ص٤٣.

ترجمہ: حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے، اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے ہمسائے کی عزت و تکریم کرے، اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت و تکریم کرے۔ اس حدیث کو امامِ بخاری اور امامِ مسلم نے روایت کیا ہے۔

راوی کے حالات

آپ کا نام کفر میں عبد الشمس اور اسلام میں عبد الرحمن ابن صخر دوسی ہے، خیبر کے سال اسلام لائے، چار سال سفر و حضر میں حضور کے ہمراہ سایہ کی طرح رہے، آپ کو بلی بڑی

پیاری تھی، حتی کہ ایک بار اپنی آستین میں بلی لیے ہوئے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ابوہریرہ یعنی بلیوں والے ہو، تب آپ اس کنیت سے مشہور ہو گئے، مدینہ منورہ میں ۵۹ھ میں وفات ہوئی، جنت البقیع میں دفن ہوئے ۷۸ سال عمر ہوئی، غضب کا حافظہ تھا، آپ سے چار ہزار تین سو چونسٹھ حدیثیں مروی ہیں۔(مراۃ۔جلد۔۱۔ص۴۶)

اَلْحَدِيْثُ السَّادِسُ عَشَرَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَوْصِنِيْ، قَالَ لاَ تَغْضَبْ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔ "صحيح البخاري"، كتاب الأدب، باب الحذر من الغضب، ر:٦١١٦، ٤/١٣١.

ترجمہ: حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی آپ ﷺ مجھے نصیحت فرمائیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا غصہ نہ کیا کر۔ اس حدیث کو امامِ بخاری نے روایت کیا ہے۔

راوی کے حالات

آپ کا نام کفر میں عبد الشمس اور اسلام میں عبد الرحمن ابن صخر دوسی ہے، خیبر کے سال اسلام لائے، چار سال سفر و حضر میں حضور کے ہمراہ سایہ کی طرح رہے، آپ کو بلی بڑی پیاری تھی، حتی کہ ایک بار اپنی آستین میں بلی لیے ہوئے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ابوہریرہ یعنی بلیوں والے ہو، تب آپ اس کنیت سے مشہور ہوگئے، مدینہ منورہ میں وفات ہوئی، جنت البقیع میں دفن ہوئے سال عمر ہوئی، غضب کا حافظہ تھا، آپ سے چار ہزار تین سو چونسٹھ حدیثیں مروی ہیں۔ (مراۃ۔ جلد۔ ا۔ ص۴۶)

اَلْحَدِيْثُ السَّابِعُ عَشَرَ

عَنْ أَبِي يَعْلَى شَدَّادِ بنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ إِنَّ اللهَ كَتَبَ الإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ . فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوْا القِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوْا الذِّبْحَةَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

"صحيح مسلم"، كتاب الصيد والذبائح...إلخ، باب الأمر بإحسان الذبح والقتل وتحديد الشفرة، ر:١٩٥٥، ص١٠٨٠.

ترجمه: حضرتِ ابو یعلی شدّاد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت، اور یہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالی نے ہر چیز پر احسان کو فرض کر دیا ہے، پس جب تم کسی کو قتل کرو تو اچھے طریقہ سے قتل کرو، اور جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقہ سے ذبح کرو، اور تم میں سے ایک کو اپنی چھری کو (بوقتِ ذبح) تیز کر لینا چاہئے، اور چاہئے کہ اپنے ذبیحہ کو راحت پہنچائے۔ اس حدیث کو امامِ مسلم نے روایت کیا ہے۔

راوی کے حالات

حضرتِ ابو یعلی شدّاد بن اوس رضی اللہ عنہ علم و حکمت میں جامع تھے، بیت المقدس میں سکونت اختیار فرمائی، اور وہیں ۵۸ سال کی عمر میں ۵۷ھ کو وفات پائی، آپ سے پچاس احادیث مروی ہیں۔

اَلْحَدِيْثُ الثَّامِنُ عَشَرَ

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ جُنْدُبِ بنِ جُنَادَةَ وَأَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُعَاذِ بِنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقِ اللهَ حَيْثُمَا كُنْتَ، وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ - رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَفِي بَعْضِ النُّسَخِ: حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

"سنن الترمذی". کتاب البرّ والصلة. باب ما جاء في معاشرة الناس. ر:١٩٩٤، ٣/٣٩٧.

ترجمہ: حضرتِ ابوذر جندب بن جنادہ اور ابو عبد الرحمن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور یہ دونوں حضرات رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تو جہاں بھی ہو اللہ تعالی سے ڈرتے رہو اور برائی کے بعد نیکی کرو کہ نیکی برائی کو مٹا دیتی ہے، اور لوگوں کے ساتھ حسنِ اخلاق سے پیش آؤ۔اس حدیث کو امامِ ترمذی نے روایت کیاہے، اور بعض نسخوں میں ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

راوی کے حالات

آپ کا نام جندب ابن جنادہ، کنیت ابو ذر ہے، قبیلہ بنی غفار سے ہے، آپ پانچویں مسلمان ہیں، مکہ معظمہ میں آکر مسلمان ہوئے اور حضور کے حکم سے اپنی قوم میں چلے گئے، پھر غزوہ خندق کے بعد مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے اور حضور کے ساتھ رہے، پھر ربذہ میں قیام کیا اور وہیں خلافت عثمانیہ ۳۲ھ میں وفات پائی، آپ بڑے، زاہد، عابد صحابی ہیں، مال

جمع کرنے کے بڑے مخالف تھے، اسلام سے پہلے بھی اللہ کی عبادت کرتے تھے، اور آپ نے رسول اللہ ﷺ سے ۲۸۱ احادیث روایت کیا ہے۔(مراۃ۔جلد۔ا۔ص۶۰)

راوی کے حالات

آپ معاذ بن جبل انصاری خزرجی، کنیت ابو عبد اللہ ہے، بیعت عقبہ کرنے والے ستّر انصار میں آپ بھی تھے، بدر اور تمام غزوات میں حضور کے ساتھ رہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو یمن کا گورنر بنایا، عمر فاروق نے شام کا حاکم مقرر کیا، طاعون عمواس میں بعمر۸۳ سال آپ کی وفات ہوئی، شام میں قبر شریف ہے، آپ کے فضائل بے حد وبے شمار ہیں، آپ نے رسول اللہ ﷺ سے ۱۳۰۰احادیث روایت کیا ہے۔(مراۃ۔جلد۔ا۔ص۵۹)

اَلْحَدِيْثُ التَّاسِعُ عَشَرَ

عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ عَبْدِ اللهِ بنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ يوماً فَقَالَ يَا غُلاَمُ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ: اِحْفَظِ اللهَ يَحْفَظْكَ، اِحْفَظِ اللهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الأُمَّةَ لَوْ اِجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنفَعُوْكَ بِشيءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ إِلاَّ بِشَيءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ لَكَ، وإِنِ اِجْتَمَعُوْا عَلَى أَنْ يَضُرُّوْكَ بِشيءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ إِلاَّ بِشَيءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الأَقْلاَمُ، وَجَفَّتِ الصُّحُفُ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔ وَفِي رِوَايَةٍ ۔ غَيْرُ التِّرْمِذِيِّ: ﴿اِحْفَظِ اللهَ تَجِدْهُ أَمَامَكَ، تَعَرَّفْ إِلَى اللهِ فِي الرَّخَاءِ يَعرِفْكَ فِي الشِّدَّةِ، وَاعْلَمْ أَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ، وَمَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَاعْلَمْ أَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ، وَأَنَّ الفَرَجَ مَعَ الكَرْبِ، وَأَنَّ مَعَ العُسْرِ يُسْراً۔ "سنن الترمذی"، کتاب صفة القیامة والرقائق والورع، ر:٢٥٢٤، ٢٣١/٤.

"المستدرک"، کتاب معرفة الصحابة، باب تعلیم النبیّ ابن عباس، ر:٢٥٢٤، ٢٣١/٤.

ترجمه: حضرتِ ابو عباس عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے (خچر پر) بیٹھا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے لڑکے میں تجھے چند کلمات سکھاتا ہوں: تو اللہ تعالی (کے دین) کی حفاظت کر اللہ تعالی

تیری حفاظت کرے گا، تو اللہ تعالی (کے دین) کی حفاظت کر تو اسے اپنے سامنے پائے گا، جب تو سوال کرے تو اللہ تعالی سے سوال کر، اور جب مدد چاہو تو اللہ تعالی سے مدد چاہو، اور تو جان لے کہ بے شک اگر تمام لوگ تجھے کسی چیز کا نفع پہنچانے پر جمع ہو جائیں تو وہ لوگ تجھے نفع نہیں پہنچاسکتے مگر اتنا ہی جتنا اللہ تعالی نے تیرے لئے لکھ دیا ہے، اور اگر تمام لوگ تجھے کسی چیز کا نقصان پہنچانے پر جمع ہو جائیں تو وہ لوگ تجھے نقصان نہیں پہنچاسکتے مگر اتنا ہی جتنا اللہ تعالی نے تیرے اوپر لکھ دیا ہے، قلمیں اٹھالی گئی ہیں اور (لوحِ محفوظ کے) صفحات خشک ہو چکے ہیں۔ اس حدیث کو امامِ ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ترمذی کے علاوہ کی روایت میں ہے تو اللہ (کے دین) کی حفاظت کر تو اللہ تعالی کو اپنے سامنے پائے گا، تو خوش حالی میں اللہ تعالی کو یاد رکھ وہ تجھے تنگی میں یاد رکھے گا، اور جان لو کہ جو مصیبت تجھ سے خطا ہو گئی وہ تجھے پہنچنے والی ہی نہ تھی، اور جو مصیبت تجھے پہنچی ہے وہ تجھ سے خطا ہونے والی نہ تھی، اور جان لے کہ مدد صبر کے ساتھ ہے، اور بے شک تنگی کے ساتھ کشادگی ہے، اور بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔

راوی کے حالات

آپ کا نام عبد اللہ ابن عباس ابن عبد المطلب ہے، حضور کے چچازاد ہیں، آپ کی والدہ لبابہ بنت حارث یعنی امیر المؤمنین میمونہ کی ہمشیرہ ہیں، آپ ہجرت سے تین سال پہلے پیدا ہوئے، جب تیرہ سالہ تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی، آپ کا لقب حبر امت ہے یعنی امت اسلامیہ کے بڑے عالم، تفسیر قرآن کے امام ہیں، آخر عمر میں نابینا

ہو گئے تھے، ٦٨ھ میں بمقام طائف برس عمر شریف میں وصال ہوا، طائف میں مزار شریف ہے فقیر نے زیارت کی ہے، اور آپ سے ١٦٦٠ احادیث مروی ہیں۔

(مراۃ۔ جلد۔ ا۔ ص ۵۳)

اَلْحَدِیْثُ الْعِشْرُوْنَ

عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بنِ عَمْرٍو الأَنْصَارِيِّ البَدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِنَّ مِمَّا أَدرَكَ النَّاسُ مِن كَلاَمِ النُّبُوَّةِ الأُوْلٰى إِذا لَم تَسْتَحِ فاصْنَعْ مَا شِئتَ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

"صحیح البخاری"، کتاب الأدب، باب إذا لم تستح فاصنع ما شئت، ر:٦١٢٠، ١٣١/٤.

ترجمہ: حضرتِ ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا بے شک لوگوں نے جو کچھ پہلے انبیاء کرام کے کلام سے سمجھا (اس میں سے یہ بھی تھا کہ) جب (تجھ میں) حیا نہ رہی تو تو جو چاہے کرے۔ اس حدیث کو امامِ بخاری نے روایت کیا ہے۔

راوی کے حالات

تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرتِ ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری رضی اللہ عنہ بیعتِ عقبہ میں حاضر تھے، اور ان کے جنگِ بدر میں حاضر ہونے میں علماء نے اختلاف کیا ہے، ہاں آپ جنگِ اُحد میں حاضر تھے، آپ نے کوفہ میں سکونت اختیار فرمائی اور چالیس ہجری میں وفات پائی، آپ نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ۲۰۲ احادیث روایت کیا ہے۔

اَلْحَدِیْثُ الْحَادِی وَالْعِشْرُوْنَ

عَنِ أَبِیْ عَمْرٍو، وَقِیْلَ، أَبِیْ عَمْرَةَ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قُلْ لِیْ فِی الإِسْلَامِ قَوْلاً لاَ أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَداً غَیْرَكَ قَالَ قُلْ آمَنْتُ بِاللهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

"صحیح مسلم"، کتاب الإیمان، باب جامع أوصاف الإسلام، ر:٣٨، ص٤٠.

ترجمہ: حضرتِ ابو عمرو، اور کہا گیا ہے کہ ابو عمرہ سفیان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آپ مجھے اسلام کے (متعلق) ایک ایسی بات ارشاد فرمادیں کہ میں آپ کے علاوہ کسی اور سے اس کے بارے میں نہ پوچھوں، پس رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہہ کہ میں اللہ تعالی پر ایمان لایا پھر اس پر قائم رہو۔ اس حدیث کو امامِ مسلم نے روایت کیا ہے۔

راوی کے حالات

حضرتِ ابو عمرو یا ابو عمرہ سفیان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ طائف کے وفد کے ساتھ اسلام لائے، اور حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے ان کو طائف کے صدقات وصول کرنے پر مامور فرمایا تھا، ان سے صرف پانچ احادیث مروی ہیں۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّانِیْ وَالْعِشْرُوْنَ

عَنْ أَبِیْ عَبْدِ اللهِ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: أَرَأَیْتَ إِذَا صَلَّیْتُ الْمَکْتُوبَاتِ، وَصُمْتُ رَمَضَانَ، وَأَحْلَلْتُ الْحَلاَلَ، وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ، وَلَمْ أَزِدْ عَلٰی ذٰلِكَ شَیْئاً أَأَدْخُلُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ نَعَمْ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

"صحیح مسلم"، کتاب الإیمان، باب الإیمان الذی یدخل به الجنة...إلخ، ر:١٥، ص٢٦.

ترجمہ: حضرتِ ابو عبد اللہ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے سوال کیا، پس اس نے عرض کیا آپ کی کیا رائے ہے کہ جب میں فرض نمازیں ادا کر لوں اور رمضان کے (فرض) روزہ رکھ لوں اور میں حلال کو حلال جانوں اور حرام کو حرام جانوں اور میں اس پر کسی چیز کی زیادتی نہ کروں تو کیا میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں۔ اس کو امامِ مسلم نے روایت کیا ہے۔

راوی کے حالات

آپ کا نام جابر ابن عبد اللہ، کنیت ابو عبد اللہ ہے، انصاری ہیں، سلمی ہیں۔ مشہور صحابی، بہت بڑے محدث ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزووں میں شریک رہے، بدر میں بھی ساتھ تھے، آخر میں شام اور مصر میں قیام رہا نابینا ہو گئے تھے، ۹۴ سال عمر پا کر ۷۴ھ

میں وفات ہوئی، جنت البقیع میں مزار پر انوار ہے، آپ مدینہ کے آخری صحابی ہیں، آپ سے ۵۴۰ حدیثیں مروی ہیں۔(مراۃ۔جلد۔۱۔ص۶۸)

امّتِ محمدیہ کے سوالات اوران کے قرآنی جوابات

حضرتِ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امتِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے کم سوال کسی امت نے نہ کئے کہ امتِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صرف ۱۴ سوالات کئے۔(التفسیر الکبیر جلد ۳ ص ۱۰۲) اس کتاب میں ان سوالات کے جوابات کے ساتھ ساتھ مختصر تشریح بھی بیان کی گئی ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...امتِ محمدیہ کے ۱۴ سوالات

☆...انفال کا معنی

☆...چاند کے گھٹنے اور بڑھنے کی حکمت

☆...حضورِ اقدس ﷺ کو روح کا علم حاصل ہے

☆...شراب حرام ہونے کا ۱۰ انداز میں بیان

☆...ذوالقرنین کے تین سفر

☆...جوئے کے دنیوی نقصانات

☆...سدِ سکندری کب ٹوٹے گی؟

☆...حَیض کی حکمت

☆...اہلِ ایمان کی شفاعت کی دلیل

☆...بندوک کی گولی سے شکار کرنے کا شرعی حکم

☆...شفاعت سے متعلق (۵) اَحادیث

☆...نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو قیامت قائم ہونے کے وقت کا علم دیا گیا ہے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

اَلْحَدِيْثُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْحَارِثِ بْنِ عَاصِمٍ الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الطُّهُوْرُ شَطْرُ الإِيمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ، وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ ـ أَوْ تَمْلَأُ ـ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُوْرٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ ، وَالقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَو عَلَيْكَ، كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

"صحيح مسلم"، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء ، ر:۲۲۳، ص۱٤۰.

ترجمہ: حضرتِ ابومالک حارث بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا پاکیزگی نصف ایمان ہے، اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (کہنا) میزان کو بھر دیتا ہے، اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ (کہنا) اس چیز کو بھر دیتے ہیں جو آسمان و زمین کے درمیان ہے، اور نماز نور ہے، اور صدقہ برہان (دلیل) ہے، اور صبر روشنی ہے، اور قرآن تیرے لئے (تیرے حق میں) حجت ہے یا تجھ پر (تیرے خلاف) حجت ہے، ہر آدمی صبح کرتا ہے تو وہ اپنی جان کا بیچنے والا ہوتا ہے پس وہ یا تو (اچھے اعمال سے) اپنی جان کو آزاد کروا لے گا یا (برے اعمال کرکے) اپنی جان کو ہلاک کرلیگا۔ اس حدیث کو امامِ مسلم نے روایت کیا ہے۔

راوی کے حالات

آپ صحابی ہیں، حضرت ابو موسیٰ اشعری کے چچا ہیں، مصر میں آپ نے سکونت اختیار فرمائی ، اور عہد فاروقی میں طاعون کے مرض کے سبب ۱۸ ہجری میں وفات پائی۔(مراۃ۔جلد۔ا۔ص۲۲۴)

اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

عَنْ أَبِی ذَرٍّ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْمَا یَرْوِیْهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ أَنَّهُ قَالَ:یَا عِبَادِیْ إِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَجَعَلْتُهُ بَیْنَکُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا، یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ ضَالٌّ إِلاَّ مَنْ هَدَیْتُهُ فَاسْتَهْدُوْنِی أَهْدِکُمْ، یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ جَائِعٌ إِلاَّ مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُوْنِی أُطْعِمْکُمْ، یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ عَارٍ إِلاَّ مَنْ کَسَوْتُهُ فَاسْتَکْسُوْنِیْ أَکْسُکُمْ، یَا عِبَادِیْ إِنَّکُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ أَغْفِرْ لَکُمْ، یَا عِبَادِیْ إِنَّکُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّیْ فَتَضُرُّوْنِیْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِیْ فَتَنْفَعُوْنِیْ، یَا عِبَادِیْ لَوْ أَنَّ أَوَّلَکُمْ وَآخِرَکُمْ وَإِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی أَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْکُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِیْ مُلْکِیْ شَیْئًا. یَا عِبَادِیْ لَوْ أَنَّ أَوَّلَکُمْ وَآخِرَکُمْ وَإِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلَی أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْکُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْکِیْ شَیْئًا، یَا عِبَادِیْ لَوْ أَنَّ أَوَّلَکُمْ وَآخِرَکُمْ وَإِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ قَامُوْا فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُوْنِیْ فَأَعْطَیْتُ کُلَّ وَاحِدٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِیْ إِلاَّ کَمَا یَنْقُصُ الْمِخْیَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ، یَا عِبَادِیْ إِنَّمَا هِیَ أَعْمَالُکُمْ أُحْصِیْهَا لَکُمْ ثُمَّ

أُوَفِّيْكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلاَ يَلُوْمَنَّ إِلاَّ نَفْسَهُ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

"صحيح مسلم"، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم الظلم، ر: ٢٥٧٧، ص١٣٩٣.

ترجمہ: حضرتِ ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اور آپ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے روایت کرتے ہیں اس میں جس میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنے رب سے روایت کرتے ہیں، کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا اے میرے بندو! بے شک میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر لیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام بنا(قرار) دیا ہے، پس ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو، اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر وہ جسے میں ہدایت دوں، پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تم کو ہدایت دوں گا، اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر وہ جسے میں کھلا دوں پس تم مجھ سے کھانا طلب کرو میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا، اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو مگر وہ جسے میں پہنا دوں پس تم مجھ سے کپڑا طلب کرو میں تمہیں کپڑا پہناؤں گا، اے میرے بندو! تم رات اور دن خطاء کرتے ہو اور میں تمہارے سارے گناہ بخشتا ہوں پس تم مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تم کو بخش دوں گا، اے میرے بندو! بے شک تم مجھ کو ہرگز ضرر نہیں پہنچا سکتے اگر تم مجھ کو ضرر پہنچانا چاہو، اور تم مجھ کو ہرگز نفع نہیں پہنچا سکتے اگر تم مجھ کو نفع پہنچانا چاہو، اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے، تمہارے انس اور جن تم میں سے پرہیز گار شخص کے دل جیسے ہو جائیں تو وہ میری مملکت میں کچھ بھی اضافہ نہیں کر سکتے، اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے، تمہارے انس اور جن تم میں سے فاسق و فاجر شخص

کے دل جیسے ہو جائیں تو وہ میری مملکت میں کچھ بھی کمی نہیں کرسکتے، اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے، تمہارے انس اور جن ایک میدان میں جمع ہو جائیں اور مجھ سے سوال کریں اور میں ہر ایک کو اس کے سوال کے مطابق عطا کر دوں تو اس (میرے خزانہ) میں سے کچھ بھی کمی نہ ہوگی جو میرے پاس ہے، مگر جس طرح سوئی کو سمندر میں ڈبونے سے اس (سمندر) کے پانی میں کمی آتی ہے، اے میرے بندو! یہ صرف تمہارے اعمال ہی ہیں جنہیں میں تمہارے لئے شمار کرلیتا ہوں پھر تم کو ان پر پورا پورا بدلہ دوں گا، تو جو کوئی بھلائی پائے وہ اللہ کی حمد (شکر ادا) کرے اور جو کوئی اس کے برعکس پائے تو وہ ملامت نہ کرے مگر اپنے نفس کو۔ اس حدیث کو امامِ مسلم نے روایت کیا ہے۔

راوی کے حالات

آپ کا نام جندب ابن جنادہ ہے، عظیم الشان صحابی ہیں، حضور کی ہجرت سے پہلے مکہ معظمہ آکر ایمان لائے، آپ پانچویں مؤمن ہیں، پھر اپنی قوم میں واپس گئے، پھر غزوہ خندق کے بعد حضور انور کی خدمت میں مدینہ منورہ حاضر ہوئے، پھر خلافت عثمانیہ میں مقام ربذہ میں رہے وہاں ہی وفات پائی، ۳۲ میں آپ کی وفات ہے، آپ اسلام سے پہلے بھی موحّد تھے ایک اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ (مراۃ ج ۸ ص ۵۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَيضاً أَنَّ أُنَاساً مِنْ أَصحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالُوْا لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا رَسُولَ اللهِ: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالأُجُوْرِ، يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ أَمْوَالِهِمْ، قَالَ أَوَ لَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللهُ لَكُمْ مَا تَصَّدَّقُوْنَ؟ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً. وَكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةً، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَفِيْ بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَة قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَيَأْتِيْ أَحَدُنَا شَهوتَهُ وَيَكُوْنُ لَهُ فِيْهَا أَجْرٌ؟ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ وِزْرٌ؟ فَكَذٰلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ترجمہ: حضرتِ ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعض اصحابِ رسول ﷺ ورضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اہلِ ثروت (ہم سے) ثواب میں بڑھ گئے، وہ لوگ ہمارے جیسے نماز پڑھتے ہیں اور ہمارے جیسے روزہ رکھتے ہیں، اور وہ لوگ اپنے زائد اموال سے صدقہ کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا اللہ تعالی نے تمہارے لئے (اسی طرح) صدقہ کے مواقع فراہم نہیں کئے، بے شک (تمہارے لئے) ہر تسبیح (سبحان اللہ کہنا) صدقہ ہے، اور (تمہارے لئے) ہر تکبیر (اللہ اکبر کہنا) صدقہ ہے، اور

(تمہارے لئے) ہر تحمید (الحمد للہ کہنا) صدقہ ہے، اور (تمہارے لئے) ہر تہلیل (لا الہ الا اللہ کہنا) صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے، اور تم میں سے ایک شخص کے لئے اپنی بیوی سے جماع کرنا صدقہ ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہم میں سے کوئی اپنی شہوت پوری کرتا ہے تو کیا اسے اس میں بھی اجر ملتا ہے؟ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے (تمہاری کیا رائے ہے) اگر وہ اپنی شہوت حرام طریقہ سے پوری کرے تو کیا اس پر (حرام کا) بوجھ ہو گا یا نہیں، پس ایسے ہی جب وہ اپنی شہوت حلال طریقہ سے پوری کرے تو اس کے لئے اجر ہے۔ اس حدیث کو امامِ مسلم نے روایت کیا ہے۔

راوی کے حالات

آپ کا نام جندب ابن جنادہ ہے، عظیم الشان صحابی ہیں، حضور کی ہجرت سے پہلے مکہ معظمہ آکر ایمان لائے، آپ پانچویں مؤمن ہیں، پھر اپنی قوم میں واپس گئے، پھر غزوہ خندق کے بعد حضور انور کی خدمت میں مدینہ منورہ حاضر ہوئے، پھر خلافت عثمانیہ میں مقام ربذہ میں رہے وہاں ہی وفات پائی، ۳۲ھ میں آپ کی وفات ہے، آپ اسلام سے پہلے بھی موحّد تھے ایک اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ (مراۃ ج ۸ ص ۵۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

الْحَدِيثُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُونَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَومٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ: تَعْدِلُ بَيْنَ اثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ فَتَحْمِلُ لَهُ عَلَيْهَا أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَتُمِيطُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ۔

"صحيح البخاری"، کتاب الجهاد، باب فضل من حمل متاع صاحبه فی السفر، ر:٢٨٩١، ٢٧٩/٢.

"صحيح مسلم"، کتاب الزکاة، باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف، ر:١٠٠٩، ص٥٠٤.

ترجمہ: حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا آدمی کے ہر جوڑ کا اس پر صدقہ (واجب) ہے، ہر دن جس میں سورج نکلتا ہے، تو دو فریقین کے درمیان عدل کرے (یہ بھی) صدقہ ہے، اور تو کسی شخص کی اس کے جانور میں مدد کرے کہ تو اس کو اس جانور پر سوار کر دے یا اس کا سامان جانور پر رکھ دے (یہ بھی) صدقہ ہے، اور اچھی بات (کہنا) صدقہ ہے، اور ہر قدم جس کے ذریعہ تو نماز کے لئے جاتا ہے (یہ بھی) صدقہ ہے، تو راستہ سے کوئی تکلیف دہ چیز ہٹا دے (یہ بھی) صدقہ ہے۔ اس حدیث کو امامِ بخاری اور امامِ مسلم نے روایت کیا ہے۔

راوی کے حالات

آپ کا نام کفر میں عبد الشمس اور اسلام میں عبد الرحمن ابن صخر دوسی ہے، خیبر کے سال اسلام لائے، چار سال سفر و حضر میں حضور کے ہمراہ سایہ کی طرح رہے، آپ کو بلی بڑی پیاری تھی، حتی کہ ایک بار اپنی آستین میں بلی لیے ہوئے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ابوہریرہ یعنی بلیوں والے ہو، تب آپ اس کنیت سے مشہور ہوگئے، مدینہ منورہ میں وفات ہوئی، جنت البقیع میں دفن ہوئے سال عمر ہوئی، غضب کا حافظہ تھا، آپ سے چار ہزار تین سو چونسٹھ حدیثیں مروی ہیں۔(مراۃ۔جلد۔۱۔ص۴۶)

اَلْحَدِيْثُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

"صحيح مسلم"، كتاب البر والصلة والآداب، باب تفسير البر والإثم، ر: ۲۵۵۳، ص۱۳۸۳.

وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ؛ قَالَ اِسْتَفْتِ قَلْبَكَ؛ اَلْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ، وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ وَأَفْتَوْكَ۔ حَدِيْثٌ حَسَنٌ، رَوَيْنَاهُ فِيْ مُسْنَدَيِ الْإِمَامَيْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَالدَّارِمِيِّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

"مسند أحمد"، مسند الشاميين، حديث وابصة بن معبد الأسدي، ر: ۱۸۰۲۳، ۲۹۲/٦، بتغير ما.

"مسند أحمد"، مسند الشاميين، حديث وابصة بن معبد الأسدي، ر: ۱۸۰۲۳، ۲۹۲/٦، بتغير ما.

ترجمہ: حضرتِ نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اور آپ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نیکی حسنِ اخلاق (کا نام ہے)، اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے، اور تم اس بات میں کراہت محسوس کرو کہ لوگ اس پر مطلع ہوں ۔اس حدیث کو امامِ مسلم نے روایت کیا ہے۔

اور حضرتِ وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو نیکی اور گناہ کے بارے میں سوال کرنے آیا ہے؟ تو میں نے عرض کی جی ہاں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے دل سے فتوی پوچھ، نیکی وہ ہے جس سے تیرا نفس اور دل مطمئن ہو اور برائی وہ ہے جو تیرے نفس میں کھٹکے اور سینے میں تردد (شک) پیدا کرے، اگرچہ لوگ تجھے (اس کے جواز کا) فتوی دیتے ہوں، اگرچہ لوگ تجھے (اس کے جواز کا) فتوی دیتے ہوں۔ یہ حدیث حسن کے درجہ کی ہے۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور امام دارمی نے اپنی اپنی مسند میں اسنادِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

راوی کے حالات

آپ کا نسب یہ ہے نواس بن سمعان بن خالد بن عبد اللہ بن ابو بکر بن کلاب بن ربیعہ کلابی، آپ کے والد سمعان نبی ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو نبی ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی اور آپ کو اپنی نعلین شریفین عطا فرمائی۔

راوی کے حالات

آپ کا نام وابصہ بن معبد بن مالک بن عبید اسدی ہے، آپ قبیلۂ بنو اسد بن خزیمہ سے ہیں، آپ کی کنیت ابو شداد ہے، آپ نے کوفہ میں سکونت اختیار کی پھر رقہ منتقل ہو گئے اور وہیں ساٹھ ہجری میں وفات پائی، آپ سے امام ابو داؤد اور امام ترمذی اور امام ابنِ ماجہ نے حدیث کی روایت کیا ہے۔

اَلْحَدِيْثُ الثَّامِنُ وَّالْعِشْرُوْنَ

عَنْ أَبِي نَجِيحٍ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ. فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَأَوْصِنَا، قَالَ: أُوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلافاً كَثِيراً؛ فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمَذِيُّ۔ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

"سنن أبي داود"، كتاب السنة، باب لزوم السنة، ر:٤٦٠٧، ٤/٢٦٧.

"سنن الترمذی"، کتاب العلم، باب ما جاء فی الأخذ فی السنة...إلخ، ر:٢٦٨٥، ٤/٣٠٨.

ترجمہ: حضرتِ ابو نجیح عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے (ایک روز) ہمیں ایسا وعظ ارشاد فرمایا جس سے ہمارے دل دہل گئے اور آنکھیں بھیگ گئیں، پس ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آپ کا وعظ کسی الوداع کہنے والے شخص کے وعظ کی طرح ہے، لہذا آپ ہمیں کچھ اور نصیحت کیجئے، ارشاد فرمایا، میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں اور سمع و طاعت (سننے اور اطاعت کرنے) کی نصیحت کرتا ہوں، اگرچہ تمہارے اوپر کوئی غلام ہی امیر بن جائے، اور تم میں سے جو لمبی عمر

پائے گا وہ عنقریب بہت سے اختلاف دیکھے گا، پس تم پر میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت پر عمل کرنا واجب و لازم ہے، اس (سنت) کو اپنے داڑھوں کے ذریعہ مضبوطی سے پکڑے رہنا، خبر دار! (دین میں) نئے کاموں سے بچنا، کہ بے شک ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔اس حدیث کو امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے روایت کیاہے اور امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

راوی کے حالات

آپ صحابی ہیں، آپ کے والد ساریہ کی کنیت ابو نجیح تھی، حضرت عرباض اصحاب صفہ میں سے ہیں، شوقِ الٰہی اور خوفِ الٰہی اپنے دل میں بہت رکھتے تھے، شام میں قیام کیا اور ۷۵ھ میں وہیں وفات پائی، آپ سے ۱۳ احادیث مروی ہیں، حمّص میں آپ کا مزار ہے۔(مراۃ۔جلد۔۱۔ص۲۶۱)

الْحَدِيْثُ التَّاسِعُ وَّالْعِشْرُوْنَ

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ: تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ. ثُمَّ قَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ: الصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ تَلَا ﴿تَتَجَافَىٰ جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ السجدة: ١٦. حَتَّى بَلَغَ ﴿يَعْمَلُوْنَ﴾ السجدة: ١٧. ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُوْدِهِ وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ؟ قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ وَعَمُوْدُهُ الصَّلَاةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهِ؟ قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ. فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ وَقَالَ: كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا. قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ ﷺ وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ؟ فَقَالَ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذُ. وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوْهِهِمْ أَوْ قَالَ: عَلَى مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

"سنن الترمذی"، کتاب الإيمان عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم، باب ما جاء في حرمت الصلاة، ر:٢٦٢٥، ٢٨٠/٤.

ترجمہ: حضرتِ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ میں عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ آپ مجھے ایسے عمل کی خبر دیں (بتائیں) جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور مجھے جہنم سے دور کر دے، ارشاد فرمایا تم نے بہت بڑے امر کے بارے میں سوال کیا ہے، اور بے شک یہ اس شخص کے لئے آسان ہے جس کے لئے اللہ تعالی اسے آسان کر دے، تو اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرا، اور نماز ادا کر، اور زکوۃ ادا کر، اور ماہِ رمضان کے روزے رکھ، اور بیت اللہ کا حج کر، پھر فرمایا کیا میں تمہیں خیر کے دروازوں سے مطلع نہ کروں؟ روزہ ڈھال ہے، اور صدقہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے، درمیانی رات میں آدمی کا نماز پڑھنا، پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ السجدة: ١٦. (ان کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں) یہاں تک کہ آپ آیت کے آخر يَعْمَلُوْنَ، السجدة: ١٧. تک پہنچ گئے، پھر ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں کام کے سر اور کام کے عمود اور اس کے بلند کوہان کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں عرض کی کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ، تو آپ ﷺ اپنی مبارک زبان کو پکڑا اور فرمایا اس کو اپنے اوپر روک لو، میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ﷺ ہم جو کچھ اس زبان سے بولتے ہیں کیا اس پر مواخذہ ہو گا؟ ارشاد فرمایا اے معاذ! تیری ماں تجھے کھوئے، لوگوں کو ان کے منہ کے بل یا فرمایا ان کے ناک کے بل جہنم میں نہیں گرایا جائے گا مگر ان کی زبانوں کی کھیتی (کے سبب)۔ اس حدیث کو امامِ ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

راوی کے حالات

آپ معاذ بن جبل انصاری خزرجی، کنیت ابو عبد اللہ ہے، بیعت عقبہ کرنے والے ستّر انصار میں آپ بھی تھے، بدر اور تمام غزوات میں حضور کے ساتھ رہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو یمن کا گورنر بنایا، عمر فاروق نے شام کا حاکم مقرر کیا، طاعون عمواس میں بعمر ۸۳ سال آپ کی وفات ہوئی، شام میں قبر شریف ہے، آپ کے فضائل بے حد و بے شمار ہیں، آپ نے رسول اللہ ﷺ سے ۱۳۰۰ احادیث روایت کیا ہے۔ (مراۃ۔جلد۔۱۔ص۵۹)

اَلْحَدِيْثُ الثَّلَاثُوْنَ

عَنْ أَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ جُرْثُوْمِ بْنِ نَاشِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ إِنَّ اللهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا، وَحَدَّ حُدُوْداً فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَحَرَّمَ أَشْيَاءَ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا، وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ رَحْمَةً لَكُمْ غَيْرَ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا۔ حَدِيْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ۔ وَغَيْرُهُ۔ "سنن الدارقطني"، كتاب الرضاع، ر:٤٣٥٠، ٢١٧/٤.

ترجمہ: ابو ثعلبہ خشنی جرثوم بن ناشر رضی اللہ عنہ سے روایت، آپ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالی نے فرائض کو لازم قرار دے دیا ہے تو تم ان کو ضائع نہ کرو، اور حدود کا تعین کر دیا ہے تو تم ان سے تجاوز نہ کرو، اور بعض اشیاء کو حرام کر دیا ہے تو تم ان کی بے حرمتی نہ کرو، اور بعض اشیاء کے بارے میں سکوت فرمایا ہے (اور یہ سکوت کرنا) تمہارے لئے رحمت سے ہے نہ کہ بھول کر، پس ان کے بارے میں بحث نہ کرو (ان کو کریدو مت)۔ یہ حدیث حسن ہے، اور اس کو دار قطنی اور ان کے علاوہ دیگر محدثین نے بھی روایت کی ہے۔

راوی کے حالات

حضرتِ ابو ثعلبہ خشنی جرثوم بن ناشر رضی اللہ عنہ مشہور صحابہ میں سے ہیں، بیعتِ رضوان میں ان کی حاضری رہی، ان کی وفات ۹۵ سال کی عمر میں بمقام ملکِ شام میں ہوئی، ان سے نبی ﷺ کی چالیس احادیث مروی ہیں۔

اَلْحَدِيْثُ الْحَادِي وَّالثَّلَاثُوْنَ

عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَعْدِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِي اللهُ، وَأَحَبَّنِي النَّاسُ فَقَالَ اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللهُ، وَازْهَدْ فِيْمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ۔ حَدِيْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه۔ وَغَيْرُهُ بِأَسَانِيْدَ حَسَنَةٍ۔

"سنن ابن ماجه"، كتاب الزهد، باب الزهد في الدنيا، ر:٤١٠٢، ٤/٤٢٢.

ترجمہ: حضرتِ ابو عباس سعد بن سہل ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا ایک شخص نبی ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے ایسے عمل کی راہنمائی فرمائیں کہ جب میں اس پر عمل کروں تو اللہ تعالی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں؟ پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تو دنیا سے بے پرواہو جا اللہ تعالی تجھ سے محبت کرے گا، اور اس چیز سے بے نیاز ہو جا جو لوگوں کے پاس ہے تو لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔ یہ حدیث حسن ہے اور اس کو ابنِ ماجہ اور ان کے علاوہ دیگر محدثین نے بھی باسنادِ حسن اس کی روایت کی ہے۔

راوی کے حالات

آپ ساعدی ہیں، انصاری ہیں، آپ کا نام پہلے حزن تھا، حضور نے سہل رکھا، کنیت ابو العباس یا ابو یحیی ہے، خود بھی صحابی اور والد ماجد بھی صحابی ہیں، حضور کی وفات کے وقت

آپ کی عمر پندرہ سال تھی، ۹۱ ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی، مدینہ طیبہ میں سب سے آخری صحابی آپ ہی ہیں کہ ان کی وفات سے مدینہ طیّبہ صحابہ سے خالی ہو گیا، آپ سے ۱۸۸ حدیثیں مروی ہیں۔

اَلْحَدِيْثُ الثَّانِيْ وَالثَّلَاثُوْنَ

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ۔ حَدِيْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه، وَالدَّارُقُطْنِيُّ وَغَيْرُهُمَا مُسْنَداً، وَرَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّأِ مُرْسَلاً عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَسْقَطَ أَبَا سَعِيْدٍ، وَلَهُ طُرُقٌ يُقَوِّيْ بَعْضُهَا بَعْضاً۔

"سنن ابن ماجه"، كتاب الأحكام، باب من بنى في حقه ما يضر بجاره، ر: ۲۳٤۰، ۳/ ۱۰٦.

ترجمہ: حضرتِ ابو سعید سعد بن مالک بن سنان خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہ نقصان اٹھاؤ اور نہ کسی کو نقصان پہنچاؤ۔ یہ حدیث حسن ہے، اور اس کو ابنِ ماجہ اور دار قطنی اور ان کے علاوہ دیگر محدثین نے بھی اپنی مسند میں روایت کی ہے، اور امامِ مالک رضی اللہ عنہ نے موطأمیں عمرو بن یحیٰ سے اور یہ اپنے والد سے اور وہ نبی ﷺ سے مرسلاًروایت کیاہے اور ابو سعید (راوی) کو چھوڑ دیاہے، اور اس روایت کی بعض دوسری سندیں بھی ہیں جو ایک دوسرے کو تقویت دیتی ہیں۔

راوی کے حالات

آپ کا نام شریف سعد ابن مالک انصاری ہے، خدرہ انصار کا ایک قبیلہ ہے جس کی طرف آپ کی نسبت ہے، بڑے عالم، احادیث کے ماہر صحابی ہیں، غزوہ خندق اور بارہ غزووں میں آپ حضور کے ساتھ شریک رہے، آپ نے چوراسی سال کی عمر پاکر ٦٤ھ میں وفات

پائی، جنت البقیع میں مدفون ہیں، فقیر نے بھی قبر انور کی زیارت کی ہے، آپ سے ۱۱۷۰ حدیثیں مروی ہیں۔(مراۃ۔جلد۔۱۔ص۵۶)

اَلْحَدِيْثُ الثَّالِثُ وَّالثَّلَاثُوْنَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ قَالَ لَوْ یُعْطَی النَّاسُ بِدَعْوَاھِمْ لَادَّعَی رِجَالٌ أَمْوَالَ قَوْمٍ وَدِمَاءَ ھُمْ، وَلٰکِنَّ الْبَیِّنَةَ عَلَی الْمُدَّعِی، وَالْیَمِیْنُ عَلٰی مَنْ أَنْکَرَ۔حَدِیْثٌ حَسَنٌ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ وَغَیْرُہُ ھٰکَذَا وَبَعْضُہُ فِی الصَّحِیْحَیْنِ۔

"سنن البیہقی الکبری"، کتاب الدعوی والبینات، باب البینة علی المدعی، ر:٢١٢٠١، ١٠/٤٢٧.

"صحیح البخاری"، تفسیر سورة آل عمران، باب قوله تعالی: إن الذین یشترون بعهد الله، ر:٤٥٥٢، ٤/١٩٠.

ترجمہ: حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر لوگوں کو ان کے دعوی کے مطابق دیا جائے تو ضرور لوگ قوم کے اموال اور ان کے خون کا دعوی کریں گے، لیکن مدعی پر دلیل ہے اور قسم اس پر ہے جو انکار کرے (مدعی علیہ)۔ یہ حدیث حسن ہے اور اس کو بیہقی نے اور ان کے علاوہ نے بھی ایسے ہی روایت کیا ہے اور اس حدیث کے بعض کلمات صحیحین میں بھی ہیں۔

راوی کے حالات

آپ کا نام عبد اللہ ابن عباس ابن عبد المطلب ہے، حضور کے چچازاد ہیں، آپ کی والدہ لبابہ بنت حارث یعنی امیر المؤمنین میمونہ کی ہمشیرہ ہیں، آپ ہجرت سے تین سال پہلے پیدا ہوئے، جب تیرہ سالہ تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی، آپ کا لقب

حبر امت ہے یعنی امت اسلامیہ کے بڑے عالم، تفسیر قرآن کے امام ہیں، آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے، ۶۸ھ میں بمقام طائف برس عمر شریف میں وصال ہوا، طائف میں مزار شریف ہے فقیر نے زیارت کی ہے، اور آپ سے ۱۶۶۰ احادیث مروی ہیں۔

(مراۃ۔جلد۔۱۔ص۵۳)

مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ

غفلت اڑا کر فکرِ آخرت پیدا کرنے والے واقیات کا مجموعہ بنام "ما فعل اللہ بک" یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد ہے کیونکہ اس کتاب میں ان واقعات کو جمع کیا گیا ہے جن میں خواب دیکھنے والا مرنے والے سے مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ (یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟) کے ذریعہ سوال کرکے مرنے کے بعد پیش آنے والے معاملات دریافت کرتا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...اولیاء اپنے پیروکاروں کی شفاعت کریں گے

☆...دنیا میں سب سے زیادہ رونے والے حضرات

☆...ایک رقت انگیز رخصتی

☆...چالیس سال تک گناہ نہیں کیا

☆...شہوت پرستی کے مختلف انداز

☆...لوگوں کی چار اقسام

☆...دنیا کی چھ چیزیں اور ان کی حقیقت

☆...سفید بالوں کی فضیلت

☆...ناپ تول میں کمی کا وبال

☆...حوریں پانے کا عمل

☆...قربِ الٰہی پانے کا طریقہ

☆...رسول اللہ ﷺ پھلوں کو چوما کرتے تھے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ وَّالثَّلَاثُوْنَ

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَراً فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

"صحیح مسلم"، کتاب الإیمان، باب بیان قوم النهی عن المنکر من الإیمان إلخ، ر: ٤٩، ص ٤٤.

ترجمہ: حضرتِ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا تم میں سے جو شخص برائی ہوتے دیکھے تو اسے چاہئے کہ وہ اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے، پس اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھے تو اپنی زبان سے (اس برائی کو روکے)، اور اگر (اس کی بھی) استطاعت نہ ہو تو اپنے دل سے (اسے برا جانے)، اور یہ کمزور ترین ایمان (کی نشانی) ہے۔ اس حدیث کو امامِ مسلم نے روایت کیا ہے۔

راوی کے حالات

آپ کا نام شریف سعد ابن مالک انصاری ہے، خدرہ انصار کا ایک قبیلہ ہے جس کی طرف آپ کی نسبت ہے، بڑے عالم، احادیث کے ماہر صحابی ہیں، غزوۂ خندق اور بارہ غزووں میں آپ حضور کے ساتھ شریک رہے، آپ نے چوراسی ۸۴ سال کی عمر پا کر ۶۴ھ میں وفات پائی، جنت البقیع میں مدفون ہیں، فقیر نے بھی قبر انور کی زیارت کی ہے۔ (مراۃ ج ۱ ص ۱۷)

اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ وَّالثَّلَاثُوْنَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَنَاجَشُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا، الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ، التَّقْوٰى هَاهُنَا ـ وَيُشِيْرُ إِلٰى صَدْرِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ـ بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

"صحيح مسلم"، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم ظلم المسلم وخذله واحتقاره...إلخ، ر:٢٥٦٤، ص١٣٨٦.

ترجمہ: حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، اور (دوسرے مسلمان کو پھنسانے کی غرض سے) چیزوں کے دام نہ بڑھاؤ، اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، اور ایک دوسرے کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو، تم میں سے بعض بعض کی بیع پر بیع نہ کرے، اور اللہ کے بندو آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ، کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس پر نہ ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو تنہا چھوڑتا ہے اور نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ اس کو حقیر جانتا ہے، تقوی یہاں ہے اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے تین مرتبہ اپنے سینہ کی جانب اشارہ فرمایا، آدمی کے برا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر (اپنے سے کمتر) جانے، ہر مسلمان پر

دوسرے مسلمان کا خون اور اس کا مال اور اس کی عزت و آبرو حرام ہے۔ اس حدیث کو امامِ مسلم نے روایت کیا ہے۔

راوی کے حالات

آپ کا نام کفر میں عبد الشمس اور اسلام میں عبد الرحمن ابن صخر دوسی ہے، خیبر کے سال اسلام لائے، چار سال سفر و حضر میں حضور کے ہمراہ سایہ کی طرح رہے، آپ کو بلی بڑی پیاری تھی، حتی کہ ایک بار اپنی آستین میں بلی لیے ہوئے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ابو ہریرہ یعنی بلیوں والے ہو، تب آپ اس کنیت سے مشہور ہو گئے، مدینہ منورہ میں وفات ہوئی، جنت البقیع میں دفن ہوئے سال عمر ہوئی، غضب کا حافظہ تھا، آپ سے چار ہزار تین سو چونسٹھ حدیثیں مروی ہیں۔

(مراۃ۔جلد۔۱۔ص۴۶)

اَلْحَدِيْثُ السَّادِسُ وَّالثَّلَاثُوْنَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَومِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلىٰ مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيْهِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقاً يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْماً سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهِ طَرِيْقاً إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ إِلاّ نَزَلَتْ عَلَيْهِمِ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ بِهٰذَا اللَّفْظِ۔

"صحيح مسلم"، كتاب الذكر والدعاء والتوبة...إلخ، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ر:٢٦٩٩، ص١٤٤٧.

ترجمہ: حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت اور یہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے کسی مؤمن کی دنیوی تکالیف میں سے کسی تکلیف کو دور کیا تو اللہ تعالی روزِ قیامت کی تکالیف میں سے ایک تکلیف اس سے دور کرے گا، جس نے کسی مشکل میں گھرے شخص پر آسانی کی، تو اللہ تعالی اس پر دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا، اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالی بھی دنیا اور آخرت میں

اس کی پردہ پوشی فرمائے گا،اور جب تک کوئی بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے تب تک اللہ تعالی اس کی مدد میں رہتا ہے،اور جو شخص ایسے راستہ پر چلا جس میں چل کر وہ علم حاصل کرے تو اللہ تعالی اس کے ذریعہ سے اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے،اور جو قوم اللہ تعالی کے گھروں میں سے کسی گھر (مسجد) میں جمع ہوئی تا کہ وہ اللہ تعالی کی کتاب کی تلاوت کریں اور اسے ایک دوسرے کو پڑھائیں تو ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے ،اور فرشتیں ان کے گرد گھیرا ڈال لیتے ہیں اور اللہ تعالی ان کا ذکر ان میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں،اور جس کا عمل اس کو پیچھے کر دے اس کا نسب اسے آگے نہیں کر سکتا۔اس حدیث کو امامِ مسلم نے ان لفظوں کے ساتھ روایت کیا ہے۔

راوی کے حالات

آپ کا نام کفر میں عبد الشمس اور اسلام میں عبد الرحمن ابن صخر دوسی ہے، خیبر کے سال اسلام لائے،چار سال سفر و حضر میں حضور کے ہمراہ سایہ کی طرح رہے، آپ کو بلی بڑی پیاری تھی، حتی کہ ایک بار اپنی آستین میں بلی لیے ہوئے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ابو ہریرہ یعنی بلیوں والے ہو،تب آپ اس کنیت سے مشہور ہوگئے،مدینہ منورہ میں وفات ہوئی،جنت البقیع میں دفن ہوئے سال عمر ہوئی،غضب کا حافظہ تھا،آپ سے چار ہزار تین سو چونسٹھ حدیثیں مروی ہیں۔(مراۃ۔جلد۔ا۔ص۴٦)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

اَلْحَدِيْثُ السَّابِعُ وَّالثَّلَاثُوْنَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ؛ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلٰى أَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ. وَإِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَإِنْ هُمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي صَحِيْحَيْهِمَا بِهٰذِهِ الْحُرُوْفِ.

"صحيح البخاري"، كتاب الرقاق، باب من هم بحسنة أو بسيءة، ر:٦٤٩١، ٢٤٤/٤.

"صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب إذا هم العبد بحسنة كتبت...إلخ، ر:١٣١، ص٨٠.

ترجمہ: حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور یہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے روایت اس میں کرتے ہیں جس کی روایت نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنے رب تعالی سے کرتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالی نے نیکیاں اور برائیاں لکھی ہیں پھر اس کو بیان فرمایا، کہ جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہیں کیا تو اللہ تعالی اس کو اپنے یہاں ایک مکمل نیکی لکھ لیتا ہے، اور اگر اس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالی اس کو اپنے یہاں دس سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کئی گنا نیکیاں لکھ لیتا ہے، اور اگر وہ کسی برائی کا ارادہ کرتا ہے لیکن اس پر عمل نہیں کرتا تو اللہ تعالی اس کو اپنے یہاں ایک کامل نیکی لکھتا ہے، اور اگر اس

نے برائی کا ارادہ کیا اور اس برائی کو کر بھی لیا تو اللہ تعالی اس کو ایک ہی برائی لکھتا ہے۔ اس حدیث کو امامِ بخاری اور امامِ مسلم نے ان حروف کے ساتھ اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

راوی کے حالات

آپ کا نام عبد اللہ ابن عباس ابن عبد المطلب ہے، حضور کے چچازاد ہیں، آپ کی والدہ لبابہ بنت حارث یعنی امیر المؤمنین میمونہ کی ہمشیرہ ہیں، آپ ہجرت سے تین سال پہلے پیدا ہوئے،جب تیرہ سالہ تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی، آپ کا لقب حبرامت ہے یعنی امت اسلامیہ کے بڑے عالم، تفسیر قرآن کے امام ہیں، آخر عمر میں نابینا ہوگئے تھے، ٦٨ھ میں بمقام طائف برس عمر شریف میں وصال ہوا،طائف میں مزار شریف ہے فقیر نے زیارت کی ہے،اور آپ سے ١٦٦٠ احادیث مروی ہیں۔

(مراۃ۔جلد۔١۔ص٥٣)

اَلْحَدِيْثُ الثَّامِنُ وَّالثَّلَاثُوْنَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَالَ: مَنْ عَادٰى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ. وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ. وَلَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ، وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ، وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا. وَلَئِنْ سَأَلَنِيْ لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَأُعِيْذَنَّهُ۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔ "صحيح البخاری"، كتاب الرقاق، باب التواضع، ر:٦٥٠٢، ٤/٢٤٨.

ترجمہ: حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا جس نے میرے کسی دوست سے دشمنی کی تو میں اس کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیتا ہوں، اور میرا بندہ جن چیزوں کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں میرے عائد کردہ فرائض سے بڑھ کر کوئی چیز مجھے محبوب نہیں، اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اور اس کی ٹانگ بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، اب اگر وہ مجھ

سے سوال کرے گا تو میں ضرور اس کو عطا کروں گا، اور اگر وہ مجھ سے پناہ چاہے تو میں ضرور اس کو پناہ دوں گا۔ اس حدیث کو امامِ بخاری نے روایت کیا ہے۔

راوی کے حالات

آپ کا نام کفر میں عبد الشمس اور اسلام میں عبد الرحمن ابن صخر دوسی ہے، خیبر کے سال اسلام لائے، چار سال سفر و حضر میں حضور کے ہمراہ سایہ کی طرح رہے، آپ کو بلی بڑی پیاری تھی، حتی کہ ایک بار اپنی آستین میں بلی لیے ہوئے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ابو ہریرہ یعنی بلیوں والے ہو، تب آپ اس کنیت سے مشہور ہوگئے، مدینہ منورہ میں وفات ہوئی، جنت البقیع میں دفن ہوئے سال عمر ہوئی، غضب کا حافظہ تھا، آپ سے چار ہزار تین سو چونسٹھ حدیثیں مروی ہیں۔ (مراۃ۔ جلد۔ ۱۔ ص۴۶)

عقائد کی حکمتیں

اس کتاب میں عقائدِ اہلسنت کی عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ ساتھ اچھوتے انداز میں حکمتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... حکمت کیا ہے
☆... حکمت کہاں اور کیسے ملتی ہے
☆ اللہ پاک کا ہونا کیوں ضروری ہے؟...
☆... اللہ پاک کا اولاد سے پاک ہونے کی حکمتیں
☆... اللہ کو اللہ کہنے کی حکمتیں
☆... کیا اللہ پاک سوتا بھی ہے؟
☆... اللہ کا مکان سے پاک ہونے کی حکمتیں
☆... اللہ پاک کے کل کتنے نام ہیں؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

اَلْحَدِیْثُ التَّاسِعُ وَّالثَّلَاثُوْنَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ لِیْ عَنْ أُمَّتِی الْخَطَأَ وَالنِّسْیَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَیْهِ۔ حَدِیْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه۔ وَالْبَیْهَقِیُّ۔ وَغَیْرُهُمَا.

"صحیح ابن ماجه"، کتاب الطلاق، باب طلاق المكره والناسی، ر:۲۰٤٥، ۲/۵۱۳.

"سنن الكبری للبیهقی"، کتاب الخلع والطلاق، باب ما جاء فی طلاق المكره...إلخ، ر:۱۵۰۹٦، ۷/۵۸٤.

ترجمہ: حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالی نے میری خاطر میری امت سے خطا، بھول چوک اور مجبوری کے عالم میں کئے گئے کاموں سے در گزر فرمائی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور اس کو ابنِ ماجہ اور بیہقی اوران دونوں کے علاوہ نے بھی روایت کیا ہے۔

راوی کے حالات

آپ کا نام عبد اللہ ابن عباس ابن عبد المطلب ہے، حضور کے چچازاد ہیں، آپ کی والدہ لبابہ بنت حارث یعنی امیر المؤمنین میمونہ کی ہمشیرہ ہیں، آپ ہجرت سے تین سال پہلے پیدا ہوئے، جب تیرہ سالہ تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی، آپ کا لقب حبر امت ہے یعنی امت اسلامیہ کے بڑے عالم، تفسیر قرآن کے امام ہیں، آخر عمر میں نابینا

ہو گئے تھے، ۶۸ھ میں بمقام طائف برس عمر شریف میں وصال ہوا، طائف میں مزار شریف ہے فقیر نے زیارت کی ہے، اور آپ سے ۱۶۶۰ احادیث مروی ہیں۔

(مراۃ۔جلد۔۱۔ص۵۳)

کامیابی کے 10 اصول

مایوسی کا خاتمہ کر کے کامیابی کی جانب گامزن کرنے والے اصولوں کا مجموعہ بنام "کامیابی کے دس اصول" یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد ہے کیونکہ اس کتاب میں ان اصولوں کو جمع کیا گیا ہے جن سے مایوسی کا خاتمہ ہونے کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ کر کچھ کر گزرنے کا جذبہ نو پیدا ہوتا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مثبت سوچ رکھنے والا ہو ☆... نظم وضبط کے ساتھ رہنے والا ہو

☆... لوگوں کے مزاج کو پرکھنے کی صلاحیت رکھنے والا ہو ☆... اپنے کام کو شوق و لگن کے ساتھ کرنے والا ہوں

☆... ناکام لوگوں سے سبق حاصل کرنے والا ہو ☆... سخت محنت کرنے والا، اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے والا ہو

☆... کام کو بانٹنے والا ہو ☆... خدار اور متوکل ہو

☆... آخرت کی فکر کو مقدم رکھنے والا ہو ☆... ان سب کا سرچشمہ خوفِ خدا والا ہو

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

اَلْحَدِیْثُ الْاَرْبَعُوْنَ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِمَنْكِبِيَّ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ. وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

"صحيح البخاري"، كتاب الرقاق، باب قول النبي: كن في الدنيا كأنك غريب...إلخ، ر:٦٤١٦، ٤/٢٢٣.

ترجمہ: حضرتِ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے دونوں کندھوں کو پکڑا اور فرمایا دنیا میں اس طرح ہو جا گویا کہ تو پردیسی ہو یا راہ چلتا مسافر، اور ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے جب تو شام کرلے تو صبح کا انتظار نہ کر، اور جب صبح کرلے تو شام کا انتظار نہ کر، اور اپنی بیماری سے پہلے اپنی صحت کو غنیمت جان، اور اپنی موت سے پہلے اپنی زندگی کو غنیمت جان۔ اس حدیث کو امامِ بخاری نے روایت کیا ہے۔

راوی کی حالات

آپ کا نام عبداللہ بن عمر ہے، ظہور نبوت سے ایک سال پہلے پیدا ہوئے ۷۳ھ میں شہادتِ ابن زبیر سے تین ماہ بعد وفات پائی، ذی طویٰ کے مقبرہ مہاجرین میں دفن ہوئے، چوراسی سال عمر شریف پائی، بڑے متقی اور اعمل بالسنۃ تھے۔ رضی اللہ عنہ۔

(مراۃ۔جلد۔۱۔ص۴۵)

اَلْحَدِیْثُ الْحَادِی وَالْاَرْبَعُوْنَ

عَنْ أَبِیْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا یُؤْمِنُ أَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعاً لِمَا جِئْتُ بِهٖ۔ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ رَوَیْنَاهُ فِیْ کِتَابِ الْحُجَّةِ بِإِسْنَادٍ صَحِیْحٍ.

"نوادر الأصول فی أحادیث الرسول". الأصل الثامن والسبعون والمائتان، ٤/١٦٤.

ترجمہ: حضرتِ ابو محمد عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ ہو جائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے، اور ہم نے اس کو کتاب الحجۃ میں صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

راوی کے حالات

آپ سہمی قریشی ہیں، آپ اپنے والد سے پہلے ایمان لائے آپ کے والد آپ سے تیرہ سال بڑے تھے، آپ بڑے عالم حافظ تھے، آپ نے حضور انور سے احادیث لکھنے کی اجازت حاصل کی، آپ کی وفات میں بڑا اختلاف ہے آپ کی وفات ٦٣ھ حرہ کے واقعہ میں ہوئی یا ٧٣ تہتّر میں یا ٦٧ سرسٹھ میں مکہ معظمہ میں یا ۵۵ میں طائف میں یا ٦۵ میں مصر میں، یعلیٰ ابن عطاء اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت ابن عمرو کے لیے سرمہ تیار

رکھتی تھی تاکہ لگا کر سوئیں مگر آپ چراغ گل کر دیتے تھے پھر خوفِ خدا سے رویا کرتے تھے حتی کہ آپ کی آنکھیں ابھر گئی تھیں یعنی خراب ہو گئیں تھیں۔(مراۃ ج ۸ ص ۵۸۲)

تدریس کے 26 طریقے

جدید دور میں جدید و قدیم تدریس کے طریقوں کا مجموعہ بنام ''تدریس کے 26 طریقے'' اس کتاب میں تدریس کے طریقوں کے ساتھ ساتھ اپنی تدریس کو بہتر اور مقبولِ عام بنانے کے فارمولے بھی بیان کئے گئے ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...تدریس کے نکات

☆...تدریس کے ۲۶ طریقے

☆...درجے کی ترقی کے فارمولے

☆...طلبا کے درمیان کئے جانے والے بیان

☆...انوکھی باتیں

☆...انوکھے سوالات

☆...انوکھی حکایات

☆...انوکھی حکمتیں

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

اَلْحَدِيْثُ الثَّانِيْ وَّالْاَرْبَعُوْنَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ تَعَالٰى يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا أُبَالِيْ، يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ، يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئاً لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

"سنن الترمذی"، کتاب الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب فی فضل التوبۃ والاستغفار...إلخ، ر: ۳۵۵۱، ۵/۳۱۹.

ترجمہ: حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالی نے فرمایا اے ابنِ آدم جب تک تو مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے امید رکھے گا تب تک میں تیرے گناہوں کو بخشتا رہوں گا، اور مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں، اے ابنِ آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں تجھ کو بخش دوں گا، اے ابنِ آدم! اگر تو میرے پاس زمین کی وسعت کے برابر خطائیں لے کر آئے پھر تو مجھ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ تو نے میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھرایا تو میں اتنی ہی مغفرت لے کر تیرے پاس آؤں گا۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

راوی کے حالات

آپ انس بن مالک ابن نضر انصاری خزرجی ہیں، حضور کے خادم خاص دس سال صحبت پاک میں رہے، سو برس سے زیادہ عمر پائی، عہد فاروقی میں بصرہ چلے گئے تھے، وہاں سے قریب ہی ۹۳ھ میں آپ کا انتقال ہوا، بصرہ میں آخری صحابی کی وفات آپ کی ہوئی، آپ کی قبر انور زیارت گاہ خاص و عام ہے، اور آپ سے ۱۲۸۲ احادیث مروی ہیں۔(مراۃ۔جلد۔۱۔ص۴۷)

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

تاریخِ اختتام

اس کتاب کی عربی عبارت اور اس کے اردو ترجمہ کی ابتداء ۷ مئی ۲۰۱۶ء، بمطابق ۲۹ رجب المرجب ۱۴۳۷ھ بروز ہفتہ کو کی تھی اور الحمد للہ عزوجل محنتِ شاقہ سے ۱۴ دن کے بعد ۲۰ مئی ۲۰۱۶ء بمطابق ۱۲ شعبان المعظم ۱۴۳۷ھ بروز جمعۃ المبارک کے صبح کے ٹھیک ۱۰ بجے مکمل ہو گئی۔ بحمدہ تعالی۔

ابو شفیع محمد شفیق عطاری المدنی۔ استاد جامعۃ المدینہ فیضانِ صدّیقِ اکبر آگرہ۔

مترجم کی دیگر کتب کا تعارف

(1)۔۔۔ مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ

غفلت اڑا کر فکرِ آخرت پیدا کرنے والے واقیات کا مجموعہ بنام "ما فعل اللہ بک" یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد ہے کیونکہ اس کتاب میں ان واقعات کو جمع کیا گیا ہے جن میں خواب دیکھنے والا مرنے والے سے مَا فَعَلَ اللہُ بِكَ (یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟) کے ذریعہ سوال کرکے مرنے کے بعد پیش آنے والے معاملات دریافت کرتا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...اولیاء اپنے پیروکاروں کی شفاعت کریں گے
☆...دنیا میں سب سے زیادہ رونے والے حضرات
☆...ایک رقت انگیز رخصتی
☆...چالیس سال تک گناہ نہیں کیا
☆...شہوت پرستی کے مختلف انداز
☆...لوگوں کی چار اقسام
☆...دنیا کی چھ چیزیں اور ان کی حقیقت
☆...سفید بالوں کی فضیلت
☆...ناپ تول میں کمی کا وبال
☆...حوریں پانے کا عمل
☆...قربِ الٰہی پانے کا طریقہ
☆...رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پھلوں کو چوما کرتے تھے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(2)۔۔۔ میری سنّت میری امّت

ان احادیث کا مجموعہ جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی سنت اور اپنی امت کا تذکرۂ دلنواز فرمایا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...میری سنت کو زندہ کرنے کا مطلب
☆...میری سنت میں سے یہ چیزیں ہیں
☆...میری سنت سے جس نے محبت کی
☆...میری سنت میں جس کا سکون ہو
☆...میری امت کا سلام
☆...میری امت میں ایسا شخص پیدا فرمایا
☆...میری امت کے لئے امان ہیں
☆...میری امت کی گوشہ نشینی
☆...پچھلی امتوں کی بیماریاں

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(3)---کیا حال ہے؟

دلچسپ و عبرت ناک واقعات کا مجموعہ بنام "کیا حال ہے؟

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... پہلا باب : کیا حال ہے
☆...دوسرا باب: صبح کس حال میں کی
☆...تیسرا باب: آپ کیسے ہیں؟
☆...چوتھا باب: کیسے ہو؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(4)---موت کے وقت

مرنے والے کو موت کے وقت پیش آنے والے درد ناک و عبرت ناک معاملات پر مشتمل واقعات کا مجموعہ ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...موت کے وقت
☆...موت کا وقت
☆...نزع کا عالم
☆...نزع کے عالم
☆...وصال کا وقت
☆...وصال کے وقت
☆...وفات کا وقت
☆...وفات کے وقت
☆...انتقال کا وقت

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(5)---عقائد کی حکمتیں

اس کتاب میں عقائدِ اہلسنت کی عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ ساتھ اچھوتے انداز میں حکمتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... حکمت کیا ہے
☆... حکمت کہاں اور کیسے ملتی ہے
☆اللہ پاک کا ہونا کیوں ضروری ہے؟...
☆... اللہ پاک کا اولاد سے پاک ہونے کی حکمتیں
☆... اللہ کو اللہ کہنے کی حکمتیں
☆... کیا اللہ پاک سوتا بھی ہے؟
☆... اللہ کا مکان سے پاک ہونے کی حکمتیں
☆... اللہ پاک کے کل کتنے نام ہیں؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(6)---پانچ نمازوں کی حکمت

اس کتاب میں نماز اور ارکانِ نماز کی عقلی دلائل کے ساتھ ساتھ اچھوتے انداز میں حکمتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... قرآن میں لفظِ صلوۃ کتنی بار آیا؟
☆... نماز کے اعظم الفرائض ہونے کی چھ حکمت
☆... نماز کو صلوۃ کہنے کی چار حکمت
☆... نماز کے افضل العبادات ہونے کی پانچ حکمت
☆... نماز کی برکات
☆... پانچ نمازوں کے فرض ہونے کی سات حکمت
☆... انسانی زندگی کی پانچ حالت
☆... سورج کی پانچ حالت

☆... نماز کے شرائط و فرائض کی حکمتیں
☆... قبلہ مقرر کرنے کی چار حکمت
☆... کعبہ کو قبلہ مقرر کرنے کی نو حکمت
☆... نمازوں کی رکعتوں کے مختلف ہونے کی حکمتیں
☆... احکامِ الٰہی کے مختلف ہونے کی حکمت
☆... پانچ نمازوں کے ناموں کی حکمت
☆... فرضوں کے ساتھ سنن کی حکمت
☆... اعمالِ نماز کا شرعی جائزہ

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(7)---قرآنی سورتوں کے مضامین

قرآنِ عظیم کی (۱۱۴) سورتوں کے متعلق اجمالی دلچسپ معلومات پر مشتمل یہ کتاب ہے جو اپنے اعتبار سے بہت علمی کتاب ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... سورت کا مقامِ نزول
☆... آیات، کلمات اور حروف کی تعداد
☆... سورت کا نام رکھے جانے کی وجہ
☆... سورت کے فضائل
☆... سورت کے مضامین
☆... پچھلی سورت کے ساتھ مناسبت
☆... اور رنگ برنگے مدنی پھول

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(8)---سب سے پہلے سب سے آخر

دلچسپ معلومات کا ایک اچھوتا انداز "سب سے پہلے فلاں کام کس نے کیا" پر مشتمل کتاب ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... سب سے پہلے کس نے منبر پر خطبہ پڑھا؟ ☆... سب سے پہلے کس نے راہِ خدا میں جہاد کیا؟
☆... سب سے پہلے کس نے ثرید تیار کیا؟ ☆... سب سے پہلے ترازو کس نے بنایا؟
☆... سب سے پہلے کس نے ہتھیار بنائے؟ ☆... سب سے پہلے "اَمَّا بَعْدُ" کس نے کہا؟

☆... سب سے پہلے اسلام میں مسجد کس نے بنائی؟ ☆... سب سے پہلے اسلام میں سولی کس کو دی گئی؟
☆... سب سے پہلے اسلام میں خطبہ کون سا پڑھا گیا؟ ☆... سب سے پہلے کس نے تاج شاہی سر پر رکھا؟
☆ راہب کے ۶۲ سوالات اور ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے جوابات ☆

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(9)---جانشینِ انبیاء کا تعارف

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(10)---قصور کس کا ہے؟

کئی لڑکیاں پیدا ہونے کے بعد لوگ کہتے ہیں "اس عورت کو طلاق دے دو" آخر لڑکیوں کی پیدائش میں قصور کس کا ہے؟ مرد کا، یا عورت کا، اس کتاب میں اور اسلام اور سائنس کی روشنی میں بڑے اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے مزید دلچسپ سوالات وجوابات بھی ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... زمانۂ جاہلیت کی کچھ یادیں
☆... پانچ لرزہ خیز واردات
☆... بیٹیوں کے فضائل
☆... سائنس کیا کہتی ہے؟
☆... دلچسپ سوالات وجوابات
☆... عِلْمُ الْجَنِیْن کیا ہے؟
☆... بچے کی پیدائش کا سبب کیا ہے؟
☆... بچے کی پیدائش کا مرحلہ
☆... بے اولادی کے 4 روحانی علاج
☆... اولادِ نرینہ کے روحانی علاج

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(11)---نصاب مسائلِ نماز

امامت ٹیسٹ کی تیاری کرنے کے لئے بہترین کتاب جس میں نماز کے بنیادی مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...اپنی ضرورت کا علم سیکھنا فرض ہے!☆...حصولِ علم کے ذرائع ☆...چندے کے مسائل

☆...شرائطِ نماز ☆... فرائضِ نماز ☆...واجبات نماز

☆... مفسداتِ نماز ☆...مکروہاتِ نماز ☆...مسائلِ سجدۂ سہو

☆...امامت کی شرائط ☆...اقتداء کی شرائط ☆...مسائلِ نمازِ جمعہ

☆...مسائلِ نمازِ عیدین ☆...مسائلِ معذورِ شرعی ☆...جماعت کا ایک اہم مسئلہ

☆...مسائلِ شرعی مسافر ☆...مسائلِ نمازِ جنازہ ☆...مسائلِ سجدۂ تلاوت

☆...مسائلِ اذان واقامت ☆...مسائلِ لقمہ ☆...چاند کب نکلے گا؟

مرتب: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(12)...خطباتِ مصطفائی و خطباتِ شفیقی حصہ اوّل

اصلاحی و تبلیغی خطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ جس میں ۶ بیان پیر ثاقب رضا مصطفائی اور ۶ بیان مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کے شامل ہیں۔

آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطاب ملاحظہ فرمائیں گے:

	خطباتِ مصطفائی		خطباتِ شفیقی
1	عظمتِ رسالتِ مآب ﷺ	1	محمد ﷺ اللہ کے مظہر ہیں
2	ذکر کی فضیلت اور اس کے اثرات	2	جمیع عالم برائے مصطفی ﷺ
3	ولی کی پہچان	3	امت کا معنی اور اس کا مفہوم
4	سنّت اور بدعت	4	امت محمدیہ کی عمر کم کیوں رکھی گئی
5	نورِ حِسّی اور نورِ معنوی	5	اعلی حضرت کا عشق رسول ﷺ
6	تفسیر سورۂ تکاثر	6	تفسیر سورۂ کوثر: محبوب ہم نے تم کو سب کچھ دیا

خطیبِ اوّل: **مبلغ اسلام پیرزادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی**

خطیبِ ثانی و مرتب: **مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

(13)۔۔۔خطباتِ مصطفائی و خطباتِ شفیقی حصہ دوم

اصلاحی و تبلیغی خطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ جس میں ٦ بیان پیر ثاقب رضا مصطفائی اور ٦ بیان مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کے شامل ہیں۔

آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطابات ملاحظہ فرمائیں گے:

	خطباتِ مصطفائی		خطباتِ شفیقی
7	حب رسول ﷺ اور اس کے تقاضے	7	شانِ مصطفی ﷺ
8	منی سے کربلا تک	8	مصطفی ﷺ دنیا کی جان ہیں
9	آؤ در تواب پے روتے ہوئے آؤ	9	اللہ عزوجل سے محبت کیجئے
10	اہلِ تقویٰ اور جنت	10	ماں باپ کے حقوق
11	فلسفہ رمضان	11	اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا چرچا رہے گا
12	تفسیر سورۂ بلد	12	تفسیر سورۂ عصر، قیامت کا بیان

خطیبِ اوّل: **مبلغ اسلام پیرزادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی**

خطیبِ ثانی و مرتب: **مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

(14)۔۔۔خطباتِ مصطفائی و خطباتِ شفیقی حصہ سوم

اصلاحی و تبلیغی خطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ جس میں ٦ بیان پیر ثاقب رضا مصطفائی اور ٦ بیان مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کے شامل ہیں۔

آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطابات ملاحظہ فرمائیں گے:

	خطباتِ مصطفائی		خطباتِ شفیقی
13	اثبات وجودِ باری تعالی	13	حدیث کی اہمیت
14	نفس اور شیطان	14	نسبت کا بیان
15	اسلام میں احترام آدمیت	15	سرکار ﷺ آگئے
16	ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے	16	اللہ عزوجل کے نام پر مانگنا

17	مقصدِ حج	17	آؤ توبہ کریں
18	تفسیر سورۂ مائدہ	18	تفسیر سورۂ ملک، موت وحیات

خطیبِ اوّل: **مبلغ اسلام پیر زادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی**

خطیبِ ثانی و مرتب: **مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

(15)۔۔۔تدریس کے 26 طریقے

جدید دور میں جدید و قدیم تدریس کے طریقوں کا مجموعہ بنام ''تدریس کے 26 طریقے'' اس کتاب میں تدریس کے طریقوں کے ساتھ ساتھ اپنی تدریس کو بہتر اور مقبولِ عام بنانے کے فارمولے بھی بیان کئے گئے ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆۔۔۔تدریس کے نکات

☆۔۔۔تدریس کے ۲۶ طریقے

☆۔۔۔درجے کی ترقی کے فارمولے

☆۔۔۔طلبا کے درمیان کئے جانے والے بیان

☆۔۔۔انوکھی باتیں

☆۔۔۔انوکھے سوالات

☆۔۔۔انوکھی حکایات

☆۔۔۔انوکھی حکمتیں

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(16)۔۔۔رفیق التدریس

استاد کو تدریس کے اعلیٰ منصب کی جانب لے جانے والی ایک نمایاں تحریر جس میں تدریس میں نکھار پیدا کرنے والی چیزوں کو بیان کیا گیا ہے۔

اس کتاب میں چھ ابواب ہیں جو درج ذیل ہیں:

☆۔۔۔**پہلا باب:** 63 انوکھی معلومات

☆۔۔۔**دوسرا باب:** 63 انوکھے سوالات

☆... **تیسرا باب:** 63انوکھے چٹکلے ☆... **چوتھا باب:** 63انوکھی پہیلیاں

☆... **پانچواں باب:** 63 انوکھی حکمتیں ☆... **چھٹا باب:** 63انوکھی حکایات

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(17)۔۔۔تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے

تاریخ ساز شخصیت بننے کی ایک رہنما کتاب

آپ اس باب میں ملاحظہ فرمائیں گے:

☆... شخصیت کسے کہتے ہیں؟ ☆... تاریخ ساز شخصیت کی خصوصیات

☆... شخصیت کی تعمیر ایسے کریں ☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا پہلا فارمولہ

☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا دوسرا فارمولہ ☆... دنیا بھر میں اسلام کیسے پہنچا؟

☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا دوسرا فارمولہ ☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا تیسرا فارمولہ

☆... ادارے قائم کرنے کے 7 فامولے ☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا چوتھا فارمولہ

☆... تمام عورتوں تک پیغام پہنچانے کا فارمولہ ☆... تاریخ ساز شخصیت کی خوبیاں

☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا پانچواں فارمولہ ☆... دوسروں کو بلند کرنا خود کی بلندی ہے

☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا چھٹا فارمولہ ☆... ایک بادشاہ اور چار آدمی

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(18)۔۔۔فیضانِ قرآن کورس

90دن میں صرف 30منٹ کی کلاس میں قرآن، اذکارِ نماز، دعا، سنتیں اور آداب سیکھنے کا

منفرد کورس

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...فیضانِ قرآن کورس کے فوائد　　☆...فیضانِ قرآن کورس کے جدول چلانے کی رہنمائی

☆...مدنی قاعدہ کے 22 اسباق　　☆...22 کاموں کی سنتیں اور آداب

☆...23 دعائیں　　☆...10 قرآنی سورتوں کا حفظ و مشق

☆...اذکارِ نماز کا حفظ و مشق　　☆...5 کلمے، ایمانِ مجمل و ایمانِ مفصل کا حفظ و مشق

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(19)---فیضانِ شریعت کورس

صرف 30 منٹ کی کلاس میں عقائد، عبادات، معاملات، منجیات، مہلکات اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سنتوں کے متعلق بہت کچھ سیکھنے کا منفرد کورس

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...فیضانِ شریعت کورس کے فوائد

☆...فیضانِ شریعت کورس کے جدول چلانے کا طریقہ کار

پہلا باب ☆...عقائد کے 19 بیانات　　**دوسرا باب** ☆...عبادات کے 19 بیانات

تیسرا باب ☆...معاملات کے 19 بیانات　　**چوتھا باب** ☆...مُنْجِیَات کے 19 بیانات

پانچواں باب ☆...مُہْلِکَات کے 19 بیانات　　**چھٹا باب** ☆... سنتیں اور آداب

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(20)---آسان فرض علوم

فرض علوم پر مشتمل جدید انداز کی آسان ترین کتاب جس میں عقائدِ اہلسنت کو عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور مسائل کو نہایت آسان کر کے عوام کے پڑھنے کے قابل بنایا گیا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... کتاب العقائد　☆... تہتر فرقوں کا بیان　☆... کتاب الطہارۃ

☆... کتاب الصلوٰۃ　☆... کتاب الجنائز　☆... کتاب الصوم

☆... کتاب الزکوٰۃ　☆... کتاب الحج　☆... کتاب النکاح

☆... کتاب الطلاق　☆... کتاب الاضحیہ　☆... کتاب القسم

☆... کتاب الحدود　☆... حلال طریقے سے کمانے کا بیان

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(21)---آسان خطباتِ محرم

ماہِ محرم میں کی جانے والی تقریروں کا آسان اور دلچسپ معلوماتی گلدستہ بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

1☆... دین اسلام کی خوبیاں　2☆... سیرتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

3☆... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم　4☆... حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

5☆... حضرتِ عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ　6☆... حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ

7☆... حضرتِ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ　8☆... حضرتِ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

9☆... حضرتِ امام حسن رضی اللہ عنہ　10☆... حضرتِ امامِ حسین رضی اللہ عنہ

11☆... شہادتِ امامِ حسین رضی اللہ عنہ　12☆... یزید اور یزیدیوں کا انجام

13☆... دسویں محرم الحرام کے فضائل

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(22)---تنظیمی نصاب وبیانات

مجلس امامت کورس میں داخلِ نصاب کتاب بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...12 دینی کاموں کی تفصیل
☆... سنتیں اور آداب
☆... انفرادی کوشش کی ترغیبات
☆... اجتماعِ پاک کی دعائیں
☆... فیضانِ تجوید کے اسباق
☆... امام کے ۳۰ مدنی پھول
☆... اذکارِ نماز
☆... درودِ تاج
☆... بیاناتِ عصر
☆... بیاناتِ مغرب

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(23)---اعلی حضرت کا چرچا رہے گا

اعلی حضرت کا تذکرۂ دل نواز قرآن، حدیث اور میٹھ کی روشنی میں خطباتِ شفیقی جلد دوم کا ایک منفرد بیان بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... درود شریف کی انوکھی فضیلت
☆... اولیاء اللہ کے تذکرے کیوں باقی رہتے ہیں؟
☆... بادشاہوں کے مقبروں کا حال
☆... اولیاء کے مزاروں کا حال
☆... تذکرے باقی رہنے کے چند اسباب
☆... اولیائے کرام کے تذکرے زمین و آسمان میں
☆... فنا ہو کر 9 کا عدد بن جاتا ہے
☆... اس لیے مخلوق اولیاء کا عرس مناتی ہے
☆... اولیاء پر رب نوازشات
☆... 9 کے عدد کی چار عجیب باتیں
☆... اعلی حضرت کے پاس سب کچھ ہے
☆... بارگاہِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے مشین عطا ہوئی
☆... اعلی حضرت کے سونے کا منفرد انداز
☆... اعلی حضرت کے فنافی الرسول ہونے کی دلیل
☆... ہر وقت نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ثنا
☆... دورانِ میلاد بیٹھنے کا انداز
☆... تعارفِ اعلی حضرت
☆... منقبتِ اعلی حضرت

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(24)---آسان حنفی نماز

<u>आम मुसलमान के लिये नमाज़ और उस के ज़रूरी अहकाम सीखने के लिये बेहतिरीन किताब बनाम</u>

आसान हनफ़ी नमाज़

नमाज़ पढ़ने का आसान तरीक़ा

सवालन जवाबन

<u>आप इस किताब में पढ़ सकेगें</u>

दीनी इल्म सीखने की फ़ज़ीलत
वुज़ू के मसाइल
तयम्मुम के मसाइल
कपड़े पाक करने के तरीक़े
सज्दए सहव के मसाइल
माज़ूरे शरई के मसाइल
ईद के मसाइल
मुसाफ़िर के मसाइल
अज़ानो इक़ामत के मसाइल
नमाज़ में लुक़्मा के मसाइल
मस्जिद के मसाइल
गुस्ल के मसाइल
नजासतों के मसाइल
नमाज़ के मसाइल
इमामत के मसाइल
जुमा के मसाइल
इक़्तिदा के मसाइल
नमाज़े जनाज़ा के मसाइल
सज्दए तिलावत के मसाइल

मुरत्तिब

मौलाना अबू शफ़ीअ मुहम्मद शफ़ीक़ ख़ान अत्तारी मदनी फ़तेहपुरी

मकतबा दारुस्सुन्ना दिल्ली

(25)۔۔۔عیدِ میلاد النبی کیوں اور کیسے؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(26)۔۔۔محمد اور احمد کے اسرار

اللہ پاک کے آخری نبی، محمدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مبارک نام "محمد" اور "احمد" کی لاجواب تشریح پر مشتمل "خطباتِ شفیقی" حصہ اول کا ایک منفرد بیان بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...درود شریف کی انوکھی فضیلت
☆...اللہ پاک کے تین ہزار نام
☆... حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ۱۴۰۰ نام
☆... محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ کے مظہر ہیں
☆...اسمِ محمد اسمِ اللہ کا مظہر
☆...چار میں عجیب لطف ہے
☆...نقطہ عیب ہے
☆... مشدد حرف لانے کی حکمت
☆...صفاتِ محمد صفاتِ خدا کا مظہر
☆...افعالِ محمد افعالِ خدا کا مظہر
☆...ہر چیز میں محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا نور ہے
☆...خصائصِ مصطفی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کتنے ہیں؟
☆... حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چار نام حمد سے مشتق ہیں
☆...احمد نام رکھنے کی وجہ

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(27)۔۔۔مدینہ جانا کیوں ضروری ہے؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(28)۔۔۔ایک سے دس تک

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(29)۔۔۔نکتے ہی نکتے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(30)۔۔۔امّتِ محمدیہ کے سوالات اور ان کے قرآنی جوابات

حضرتِ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امتِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے کم سوال کسی امت نے نہ کئے کہ امتِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صرف ۱۴ سوالات کئے۔(التفسیر الکبیر جلد ۳ ص ۱۰۲) اس کتاب میں ان سوالات کے جوابات کے ساتھ ساتھ مختصر تشریح بھی بیان کی گئی ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆۔۔۔امتِ محمدیہ کے ۱۴ سوالات

☆۔۔۔انفال کا معنی

☆۔۔۔چاند کے گھٹنے اور بڑھنے کی حکمت

☆۔۔۔حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو روح کا علم حاصل ہے

☆۔۔۔شراب حرام ہونے کا ۱۰ انداز میں بیان

☆۔۔۔ذوالقرنین کے تین سفر

☆۔۔۔جوئے کے دنیوی نقصانات

☆۔۔۔سدِ سکندری کب ٹوٹے گی؟

☆۔۔۔حَیض کی حکمت

☆۔۔۔اہلِ ایمان کی شفاعت کی دلیل

☆۔۔۔بندوک کی گولی سے شکار کرنے کا شرعی حکم

☆۔۔۔شفاعت سے متعلق (۵) اَحادیث

☆۔۔۔نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو قیامت قائم ہونے کے وقت کا علم دیا گیا ہے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(31)۔۔۔کامیابی کے 10 اصول

مایوسی کا خاتمہ کر کے کامیابی کی جانب گامزن کرنے والے اصولوں کا مجموعہ بنام "کامیابی کے دس اصول" یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد ہے کیونکہ اس کتاب میں ان اصولوں کو جمع کیا گیا ہے جن سے مایوسی کا خاتمہ ہونے کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ کر کچھ کر گزرنے کا جذبہ نو پیدا ہوتا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مثبت سوچ رکھنے والا ہو　　　☆... نظم وضبط کے ساتھ رہنے والا ہو

☆...لوگوں کے مزاج کو پرکھنے کی صلاحیت رکھنے والا ہو☆...اپنے کام کو شوق ولگن کے ساتھ کرنے والا ہوں

☆...ناکام لوگوں سے سبق حاصل کرنے والا ہو　　　☆... سخت محنت کرنے والا، اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے والا ہو

☆...کام کو بانٹنے والا ہو　　　☆... خدار اور متوکل ہو

☆... آخرت کی فکر کو مقدم رکھنے والا ہو　　　☆... ان سب کا سر چشمہ خوفِ خدا والا ہو

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(32)---درسِ تصوف

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(33)---علماء کو اتنی فضیلت کیوں ملی؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(34)---درود کی حکمتیں

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(35)---چاند کی گواہی

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(36)---شفیق المصباح شرح مراح الارواح

دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ کے نصاب میں شامل علمِ صرف کی مشہور و معروف کتاب بنام ''مراح الارواح'' کی آسان اردو شرح ہے جس میں عربی عبارت پر اعراب و اردو ترجمہ کے ساتھ ساتھ سوالاً جواباً تشریح پیش کی گئی ہے جو اپنے اعتبار سے بڑی مفید و دلچسپ کتاب ہے۔

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(37)۔۔۔شفیقیہ

اس کتاب میں شارح مسلم کی چالیس احادیث کا مجموعہ، مشہورِ زمانہ کتاب ''الاربعین النوویہ'' کا آسان اردو ترجمہ نیز راویوں کے حالات کے بھی بیان کیے گئے ہیں

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مصنف کا تعارف　☆... مترجم کا تعارف　☆... عبارت مع اعراب

☆... سلیس اردو ترجمہ　☆... راویوں کے حالات

مصنف: شیخ الاسلام الحافظ الامام محی الدین ابوزکریا یحیٰ بن شرف نووی(علیہ رحمۃ اللہ القوی)

مترجم: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(38)۔۔۔شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو حصہ اول

دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ کے درجۂ اولی کے نصاب میں شامل علمِ نحو کی مشہور و معروف کتاب بنام ''خلاصۃ النحو'' کی تمارین کو حل کیا گیا ہے۔

مرتب: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(39)۔۔۔شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو حصہ دوم

دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ کے درجۂ اولی کے نصاب میں شامل علمِ نحو کی مشہور و معروف کتاب بنام ''خلاصۃ النحو'' کی تمارین کو حل کیا گیا ہے۔

مرتب: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(40)۔۔۔نور المغیث شرح تیسیر مصطلح الحدیث

درسِ نظامی کے درجہ سادسہ میں داخلِ نصاب اصولِ حدیث کی بہترین کتاب "تیسیر مصطلح الحدیث" کی اردو شرح بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مصنف کا تعارف　　☆... شارح کا تعارف

☆... عربی عبارت مع اعراب　　☆... عربی عبارت کا آسان اردو ترجمہ

☆... عربی عبارت کی شرح　　☆... سوال وجواب

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(41)---القول الاظہر شرح الفقہ الاکبر

عقائد کے متعلق ۱۳۰۰ سال پرانی امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی اہم کتاب "الفقہ الاکبر" کی آسان اردو شرح ہے مزید باطل فرقوں کے مختصر تعارف وعقائد کا بھی بیان شامل ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... عقائد کے کتنے اور کون کون سے امام ہیں؟　　☆... اللہ پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟

☆... واحد اور احد میں کیا فرق ہے؟　　☆... کیا اللہ عدد کے اعتبار سے ایک ہے؟

☆... کیا اللہ اپنی مخلوق کے مشابہ ہے؟　　☆... اللہ کی صفات ذاتی اور فعلی کیا ہیں؟

☆... حادث اور قدیم کا کیا معنی ہے؟　　☆... قرآن کے مخلوق ہونے، نہ ہونے کی بحث

☆... اللہ کی صفات قدیم کیسے ہیں؟　　☆... اہل سنت کی نشانی در زمانۂ امام اعظم

☆... کیا زمین گھومتی ہے؟　　☆... اللہ کا کسی کو گمراہ کرنے کے کیا معنی ہیں؟

☆... بندوں کے افعال کا خالق کون ہے؟　　☆... کیا گناہ بھی اللہ کے حکم سے ہوتے ہیں؟

☆... مرتکب کبیرہ کے بارے میں معرکۃ الآرا بحث　　☆ کیا تمام قرآنی فضیلت میں برابر ہیں؟...

☆... ۷۳ فرقوں کے بارے میں مختصر معلومات اور ان کے عقائد۔

☆... اگلے مہینے کا چاند کب نظر آئے گا معلوم کرنے کا فارمولا

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(42)---شارق الفلاح شرح نور الایضاح

درسِ نظامی کے کورس میں داخلِ نصاب کتاب ''نور الایضاح'' کی آسان اردو شرح ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مصنف کا تعارف ☆... شارح کا تعارف ☆... فقہی اصطلاحات

☆... بنیادی باتیں ☆... صاحبِ نور الایضاح کے غیر مفتی بہ اقوال

☆... عبارت مع اعراب ☆... سلیس اردو ترجمہ ☆... سوالاً جواباً عبارت کی شرح

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(43)---عرفان الاثار شرح معانی الاثار

فقہ حنفی کی دلائل پر مشتمل احادیث کی مستند کتاب معانی الاثار کی اردو شرح ہے جو درسِ نظامی میں داخلِ نصاب ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مصنف کا تعارف ☆... شارح کا تعارف

☆... متن مع اعراب ☆... متن کا سلیس اردو ترجمہ

☆... اختلافِ فقہائے کرام مع دلائل ☆... ترجیحاتِ مذہبِ احناف

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(44)---عنایۃ الحکمت لحل بدایۃ الحکمت

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(45)---خلیلیہ شرح مناظرۃ الرشیدیہ

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(46)---کلام الوقایہ شرح شرح الوقایہ

علمِ فقہ کی شاندار کتاب "شرح الوقایہ" کی اردو شرح بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... عربی عبارت مع اعراب　☆... عربی عبارت کا اردو سلیس ترجمہ

☆... متن کی شرح　☆ ... مفتی بہ اقوال کی نشاندہی

☆... اختلافِ ائمہ　☆... ترجیحات احناف

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(47)---رحمۃ الباری شرح تفسیر البیضاوی

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(48)---مختار التاویل شرح مدارک التنزیل

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(49)---الدلالۃ الشاھدۃ شرح البلاغۃ الواضحۃ

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(50)---المعتبر المعترف لحل المعتقد المنتقد

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(51)---سلیم النظر شرح نزھۃ النظر

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(52)---شفیق النعمانی لحل شرح الجامی

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(53)۔۔۔عطایۃ الحکمت شرح ہدایۃ الحکمت

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(54)۔۔۔نحو کے دلچسپ سوالات

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(55)۔۔۔صرف کے دلچسپ سوالات

علمِ صرف کی بہترین کتاب جس میں صرف کے قاعدوں کی علتیں اور افعال کے مختلف صیغوں کی وجہ و حکمت بیان کی گئی ہیں، مزید مراح الارواح کا متن مع اعراب وترجمہ بھی شامل کیا گیا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...وزن کے لئے ''ف،ع،ل'' کو کیوں خاص کیا گیا؟　☆... فعل ماضی کے ۱۴ صیغے ہی کیوں آتے ہیں؟

☆... فعل ماضی مبنی ہے حالانکہ اس کے آخر میں حرکت ہے؟　☆... فعل مضارع معرب کیوں ہوتا ہے؟

☆... فعل مضارع بنانے کے لئے حروف اتین کا اضافہ کیوں کرتے ہیں؟☆... فعل امر کو مضارع سے ہی کیوں بناتے ہیں؟

☆... ثلاثی مجرد کے اسم فاعل میں الف کا اضافہ کیوں کرتے ہیں؟　☆...اسم مفعول بنانے میں میم کا اضافہ کیوں کیا گیا؟

☆... صیغوں کی تعلیل کرنے کے آسان ۱۶ قاعدے　☆...نون تثنیہ اور تنوین میں فرق

☆...ان چیزوں کا بیان جن سے ثقل لازم آتا ہے　☆...ان چیزوں کا بیان جن سے خفت پیدا ہوتی ہے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(56)۔۔۔تسلیم التوقیت

یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے کہ اس میں چار علوم کو یکجا کیا گیا ہے:(۱)۔ علمِ توقیت۔(۲)۔ علمِ فلکیات۔(۳)علمِ تقویم۔ (۴)۔ علمِ طب۔ان چار علوم کے متعلق ایک اہم اور آسان تصنیف ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... علمِ توقیت　　　　　　☆... علمِ فلکیات

☆... علمِ تقویم　　　　　　☆... علمِ طب

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری